در بیان تصوف - فقر - و سلوک -

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ

الحمد لله والمنة که درین زمان سعادت توامان کتاب نافع اولوا الالباب اعنی

افضل الشمائل

۱۳۲۲

مع

جامع الاوراد

مولانا شاه محمد عبد الرزاق قدس الله سره

حسب فرمایش جناب سبحان علی خانصاحب ناظر ریاست والا باهتمام محمد عبد الخالق منیجر

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکهنو بزیور انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد
وآلہ وصحابہ وازواجہ امہات المومنین اجمعین امابعد فقیر محمد قیام الدین
عبدالباری انصاری عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ اس زمانہ مین اکثر متوسلین
خاندان عالیہ قادریہ رزاقیہ نے حضرت عمدۃ السالکین زبدۃ الواصلین
ابی ومرشدی مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالوہاب صاحب
مداللہ ظلہ العالی وادام فیوضہ سے معمولات طریقۂ عالیہ کو دریافت کیا
توحضرت مدظلہ العالی نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جناب والد ماجد قبلۂ کونین
وکعبۂ دارین قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین پیشوائے عشاق حضرت
مولانا حافظ شاہ محمد عبدالرزاق قدس سرہ العزیز وادام اللہ فیوضہ علینا نے

ایک مختصر رسالہ عربی مین موسومہ بعمدۃ الوسائل تحریر فرمایا ہی اور
خود ہی اوسکی شرح زبان فارسی مین تحریر کی اور ضروری امور خاندانی کو
اُسمین مذکور کیا ہی اوسکو تم اُردو زبان مین ترجمہ کردو تاکہ وہ لوگ بھی
فیضیاب ہون جنکو فارسی مین دستگاہ نہین ہی لہذا حسب الارشاد فقیر نے اُس شرح کو
اُردو مین لکھا اور اُسمین ضروری فوائد اور خاندانی اوراد و اذکار کا اضافہ کیا اور
زوائد فوائد کو مترجم کہتا ہی سے جدا کردیا اور نام اوسکا افضل الشمائل ترجمہ
احسن الخصائل شرح عمدۃ الوسائل لکسب الفضائل رکھا
اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام فرمائے اور لوگونکو اس سے نفع تام عطا فرمائے
سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہی جو پالنے والا ہی تمام عالم کا اور
ہر رحمت نازل ہو اوسکے رسول پر جو سردار ہین پہلون کے اور پچھلون کے
اور آل پر اونکی اور اصحاب پر اونکے سب پر لیکن بعد حمد و صلوۃ کے
کہتا ہی فقیر حقیر ذمیم اخلاق محمد عبد الرزاق فرزند مولوی
جمال الدین احمد صاحب افاض اللہ علینا من برکاتہ جو فرزند
ہین عارف کامل فانی فی اللہ باقی باللہ مولانا ملک العلما مولوی
علاء الدین احمد انصاری کے غفرہم اللہ الباری کہ اس زمانہ مین

اکثر دین کے خراب کرنے والے دعوی فقر و سلوک کا کرتے ہین اور
کوئی بھی ادب سالکون کا شعار اونکا نہین ہی بلکہ ریا و مکاری کو جو
مخالف پایۂ فقر کے ہی جامہ اپنا بنایا ہی باوجودیکہ فقر موجب تقرب ہی
او رمنجملہ عبادات خالق اکبر کے ہی جو علت غائیہ پیدائش انسان کی ہی
اسلئے کہ حق جل وعلا فرماتا ہی مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور انسان کو مگر اپنی پرستش کے لئے
اور حصول اسکا بغیر فقر کے جو عبارت حاصل کرنے علم باطنی سے ہی
غیر ممکن ہی قوله تعالی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی نہین ہی
کوئی ڈرتا خدا سے اوسکے بندون مین بجز علما کے اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے العالم من یعمل بعلمه عالم وہ ہی جو عمل کرے اپنے علم پر
لہذا رسالہ مختصر موسوم بعمدة الوسائل زبان عربی مین لکھنے کا
اتفاق ہوا کہ باعث ہدایت خلق اور مغفرت خاکسار ہو بموجب آنحضرت
علیہ السلام کے فرمانے کے الدال علی الخیر کفاعله تعلیم کرنیوالا نیکی کا
مثل نیکی کرنے والے کے ہی بعد کو خیال آیا کہ بہتیرے اس بزرگ
فن کے طالب زبان عربی مین نہین چل سکتے ہین تو باعانت توفیق باری

ترجمہ اسکا زبان فارسی مین لکھتا ہون کہ ہر خاص و عام کو فائدہ بخش ہو وہی تمام کرنے والا ہی ہر نیک کام کا اور نام اسکا احسن الخصائل فی شرح عمدۃ الوسائل مین نے رکھا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع کرتا ہون مین اس رسالہ کو اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر دوست ہون یا دشمن دنیا مین روزی دینے کے ساتھ اور رحم کرنے والا ہی اپنے دوستون پر آخرت مین مغفرت کرکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِالبیعۃ سب حمد اوسی خدا کے لیئے ثابت ہی

جسنے شرف بیعت ہمکو عنایت فرمایا علی یدا الشیخ الاکمل العارف باللہ ہاتھ پر شیخ کے جو نزدیک صوفیہ کے مراد ہی اوس دستگیر سے کہ مرید کے قلب پر افاضہ آثار عشق کرتا ہی کہ اکمل ہین لا اکمل مراد ہی ایسے شیخ سے کہ جسکی فیض رسانی اوسکی موجودگی پر موقوف نہو بلکہ پیچھے بھی مثل سامنے کے مصروف تعلیم اور تنبیہ پر مرید کے ہو جیسا کہ احوال سے مولوی عبد الحق رزاقی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتے ہین کہ خیر اندیش خان مرحوم نے ہاتھ پر حضرت موصوف کے فائز بہ بیعت ہو کر عرض کی کہ یا حضرت اس غلام سے بُرے کام جیسے لواطت و زنا

ترک نہین ہوتے امیدوار درگاہ عالی سے ہون کہ توجہ فرماکر ایسے
امور سے باز رکھین حضرت نے جواب دیا خدا ہی تعالی قادر ہی ہر چیز
پر بعد اسکے خیراندیش خان مرحوم جسوقت اور جس جگہ ان کا مومنین سے
کسی کام کا بھی ارادہ کرتے اور اسباب اوسکے مہیا ہوتے تمثال حضرت
رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے خان مذکور کے حاضر ہو جاتے اور خان مسطور
تمثال کی ہیبت کے سبب سے محفوظ رہتے اور اسی حالت سے چھ ماہ
گذرے بعد اسکے خان مذکور نے حرکات مرقومہ سے رہائی پائی ایسے
شیخ اکمل کہ عارف باللہ ہین عارف باللہ اوس شخص کو کہتے ہین جو
اسباب دنیوی کو ترک کرے اور ریاضت اخروی کیطرف رجوع ہو
خالص اللہ کی خوشنودی کے لیے الفانی فی اللہ الباقی باللہ ایسے شیخ
جو فانی فی اللہ ہین فانی فی اللہ اوس شخص کو کہتے ہین جسنے علائق
غیر سے رہائی پائی ہووے یہ رہائی پانا بعیت ملازمت کا ثمرہ ہی
باقی باللہ ہین باقی باللہ اوس شخص کو کہتے ہین جو مرتبہ فنا طی کرکے
بسبب کثرت ریاضات کے اخلاق الٰہی کے ساتھ متخلق ہو گیا ہو
چنانچہ اسکی تمثیل مین ذکر کرتے ہین کہ لوہے کو جب آگ مین گرم کرتے ہین

وہ کام آگ کا کرتا ہی یہ جلانا اوسکا نہین ہی مگر آگ کی تاثیر کے سبب سے
ایسے ہی باقی باللہ وہی بندہ ہی جو پہلے تھا لیکن بسبب بہت لگاؤ رکھنے
کے یاد آلہی سے وہ کام جو انسان کی قدرت سے باہر ہین اوس سے
ظاہر ہوتے این جیسے ہوا مین اُڑنا اور پانی پر چلنا اور پاؤن تک
بھی نہ تر ہونا جیسا کہ خواجہ علاء الدین باشندۂ اودہ فرماتے ہین شعر

رشتۂ دلق شان نگردد نم	گر بدریا در او فتند بوجد

یعنی اگر دریا مین بھی وجد سے گرین تو اونکی گدڑی کا ایک دھاگا بھی نم نہو گا

اور ایسی ہی جو کرامت ہو لمسالک العلوم حاوی ولمنافع السلوک واف
علم کی راہون کو گھیرے ہین (یعنی علوم دینیہ کو جسکا جاننا اخذ بیعت
کی شرطون سے ہی کما حقہ جانے ہین اور تحقیق کیے ہین) اور بھر لینے والے
ہین سلوک کی منفعتون کو اور سلوک سے مراد طریقۂ زہد و ورع اور
التزام توکل و صفا ہی اور اوسکے منافع یہی اوصاف ہین جو اوپر
بیان کیے گئے ہین ولطریق العرفان ھادے اور راہ خداشناسی
کے رہنما ہین اور عرفان کہتے ہین تلاش کرنا اللہ تعالی کے اوصاف کا
اور اوسمین متحیر ہو جانا اور ہدایت اوسکی راہ کی اشغال و اکساب کی

تعلیم ہی الشیخ الاعظم العالی المولوی محمد عبد الوالی افاض اللہ علینا

من فیضہ السارے ایسے شیخ کہ بزرگ ہین بالاتر اپنے زمانہ
کے شیوخ سے مولوی محمد عبد الوالی کہ فقیر کے ماموں ہین فرزند
مولوی ابوالکرم صاحب کے جو فرزند ہین مولوی محمد یعقوب صاحب
مفتی شہر کے جو فرزند ہین مولوی عبد العزیز صاحب کے جو بھائی
ہین مولوی عبد الحق صاحب کے ڈہانپ لے اللہ تعالی اونکو اپنی بخشش
مین برساوے خدا ابر ترحم پر فیض شیخ مذکور کا ایسا فیض جو سرایت کرتا
ہی طالبون کے دلون مین والصلوۃ علی رسولہ محمد آلکریم اور درود ہو
رسول خدا تعالی پر کہ محمد بزرگ ہین اور صلوۃ کی لغت مین معنی طلب
رحمت کے ہین لیکن جب نسبت اوسکی حقتعالی کی جانب کی جائے
معنی رحمت کے مراد ہوتے ہین مجازا اس لیے کہ خدا یتعالی بری و
پاک ہی طلب سے کیونکہ یہ علامت عجز ہی اور جب نسبت کی جائے
خالق و مخلوق دونون کی طرف جیسے قول اللہ تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تحقیق خدا اور فرشتہ اوسکے درود بھیجتے ہین نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر) تو معنی مجازی یعنی افاضہ خیر مراد لیے جاوینگے

تاکہ عام ہو رحمت اور طلب رحمت دونون سے لیکن اگر دونون اکھٹا
مراد ہونگے تو جمع بین الحقیقۃ والمجاز لازم آئیگا اور یہ نادرست ہی
اور جو فقط رحمت مراد ہوگی شرکت فرشتون کی باری تعالی کی صفت
مین لازم ہوگی اور اگر صرف طلب رحمت مراد لینگے تو عجز باری لازم
آئیگا جیسا کہ گذرا لہذا مجاز کو اختیار کرنا پڑا اسلیئے کہ عموم مجاز مین کوئی
قبح نہین اور رسول سے مراد ایسا شخص ہی جو بھیجا گیا ہو حق جل وعلا کی
جانب سے خلق کی طرف احکام شرع کے سکھانے کے لیے اور اوسکے
ساتھ کتاب بھی ہو اور کوئی دین بھی ہو اور کریم سے مراد ایسا شخص
ہی کہ جو خود نہ کھائے دوسرون کو دیتا رہے یعنی اور سب لوگونکی
غرض اپنی غرض پر مقدم رکھتا ہو یہی مرتبہ ہی اتیار کا الشفیع العظیم
بخشانے ولاے حق جل وعلا سے اپنی امت کے گنہگارون کو
(قیامت کے روز بخشائینگے) بڑے یعنی صاحب خلق عظیم کہ
حق جل وعلا نے اپنے قول اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے بڑائی آنحضرتؐ
کی بیان فرمائی الھادی الی الصراط المستقیم رہنما راہ راست کے
کہ صوفیہ کے نزدیک راہ عرفان یا عشق حقیقی ہی وعلی الہ واصحابہ

الذین ارشدوا جمیعہ من بعدھم الی الحق القویم درود ہواونکی آل ؎
اور اصحاب پر وہ آل واصحاب جنھون نے بتائی تمام مسلمانون کو
بعد اونکے سیدھی اور ٹھیک راہ یعنی مسائل شرعیہ جو لئے گئے
ہین کتاب اور سنت سے اور سکھائے اونھون نے طریقے اجماع
اور قیاس کے اور بتائے لوگون کو درجے سلوک و عرفان کے
آل عبارت ہی اولاد امجاد سے اور ممکن ہی کہ مراد ہون پیرو
طریقہ نبویہ کیونکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَن سَلَكَ
طَرِیقَتِی فَھُوَ آلِی جو میری راہ پر چلا وہی میری آل ہی اور بھی
حقتعالی نے اطلاق لفظ آل کا جابجا بجاے لفظ تابع کے اور
عوض لفظ قوم کے کیا ہی جیسے آلِ موسیٰ اور آلِ فرعون اور آلِ
تُبَّع اور آلِ عمران وغیرہ تو ذکر اصحاب کا بعد ذکر آل کے قبیل تخصیص
بعد تعمیم کے ہی کہ تعظیم کو مفید ہی اور اصحاب عبارت ہی اون سے
جنھون نے آنحضرت صلعم کو حاسۂ بصر سے دیکھا ایمان کے ساتھ اور
ایمان کے ساتھ وفات پائی ذکر اونکا بعد ذکر رسول کے اتباع
رسول ہی جیسا کہ آئیگا انشاء اللہ تعالی و بینوا الاحکام من الحلال

وَتحریم بالبیان الساطع اور بیان کیا اور ظاہر کیا آل و اصحاب نے اون احکام کو جو خدا اور رسول سے ثابت ہوے مِنْ اسجگہ بیانیہ ہی یعنی وہ احکام جو حلال ہین یا حرام ہین بیان واضح اور ظاہر سے کہ سالم ہی اِغلاق اور دوسرے فسادون سے وافاضوا

علی الفقراء والمساکین من الامر الحق المتعلق بالقلب المستقیم اور افاضہ کیا فقرا و مساکین پر امر حق کا کہ تعلق رکھتا ہی قلب سے جو آلودہ خبائث نفسانیہ کے ساتھ نہین ہی یعنی فقرا و مساکین کو تعلیم امور صفائی کی اور فقیر سے فقہا کے نزدیک مراد ہی وہ شخص جو اپنے پاس تھوڑی چیز رکھتا ہو اور مسکین سے مراد وہ شخص ہی جو کچھہ نہ رکھتا ہو اور مراد اسجگہ یہ ہی کہ سب تارکان دنیا کو چاہیے دنیا کو اونھون نے بالکل ترک کر دیا یا قدرے چھوڑا فیض عشق

پہونچاتے ہین واللہ اعلم وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور گواہی دیتا ہون مین کہ نہین ہی کوئی معبود جو سواے خدا کے درحالیکہ وہ تنہا ہی نہین ہی کوئی اوسکا شریک جو ہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق

محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین بعض حدیثون مین آیا ہی کہ جس
خطبہ مین شہادت نہو تمام نہین ہی یعنی مفید مطلب نہین ہی مثل
ناتمام چیز کے وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ اور درود بھیجتا ہے خداتیعالی انپر
اور اونکی اولاد پر اور سلام پہونچاتا ہے اما بعد فہذا تحریر ما وصلت بہ الی
السلسلۃ القادریۃ المفیضۃ من الامانۃ التی وردت فی القرآن لیکن حمد اور درود کے
بعد پس یہ جو بیان کرتا ہون تحریر اور بیان ایسی چیز کا ہی جسکے طفیل سے
پہونچا مین طرف سلسلۂ قادریہ کے جو افاضہ کرتا ہی مریدون پر وہ
امانت جو وارد ہی یعنی مذکور ہی قرآن مین سلسلہ کہتے ہین نام ذکر کرنیکو
پیرون اور فقر سکھانے والے مردون کے جنکے واسطے سے اوپر والے
بزرگ تک طریقہ پہونچتا ہی اور اوس سلسلہ کو اونھین پیر کے نام
سے منسوب کرتے ہین مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ بعض مشائخ
طریقت واسطے تبرک کے حضرت غوثیت رضی اللہ عنہ کی نسب
پدری اور نسب مادری مین جو حضرات ہین اونسے توسل کرتے
ہین جسطرح سلسلہ کے مشائخ سے توسل کرتے ہین چنانچہ اس ہمارے
طریقہ مین بھی دستور حضرات مذکورین سے توسل کرنے کا رہا ہی

اور ہمارے بزرگ بھی تعلیم فرماتے رہے ہین اسلیے یہ دونون نسب تحریر
کیے جاتے ہین اور عوام کا جو خیال ہی کہ حضرت کا سلسلہ بیعت مادری
اور پدری طریقہ سے بھی ہی یہ بے اصل بات ہی اور توسل کچھ منحصر
بیعت کے ساتھ نہین ہی شجرہ پدری حضرت غوثیت رحمۃ اللہ علیہ کا
یہ ہی حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد عبد القادر
جیلانی بن ابی صالح موسی جنگی دوست بن عبد اللہ بن یحیی زاہد
بن محمد بن داؤد بن موسیٰ ثانی بن عبد اللہ بن موسی جَون بن عبد اللہ
محض بن حسن مُثنّیٰ بن امام حسنؑ مجتبیٰ بن امیر المومنین علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہم اور حضرت کا نسب مادری اسطرح پر ہی
حضرت غوث الاعظم قطب العالم محبوب ربانی غوث یزدانی میر
سید محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی ابن اُمّ الخیر اَمَۃ الجبّار
فاطمہ بنت ابی عبد اللہ صَومَعی بن سید ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمد
بن سید طاہر بن سید ابی عطا بن سید عبد اللہ بن سید ابی کمال بن
سید عیسیٰ بن سید ابی علاء الدین بن سید محمد بن سید علی عُریضی بن امام
جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین

سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن امام امیر المومنین علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہم اجمعین واللہ اعلم و ہے عبارۃ عن العشق
اور اوس امانت سے مراد عشق ہی قولہ تعالی انا عرضنا
الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا و اشفقن منھا
وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا یعنی ہمنے پیش کی امانت آسمانون پر
اور زمین اور پہاڑون پر پس انکار کیا سبھون نے اوسکے اوٹھانے
سے اور ڈر گئے (یعنی) اپنے ضعف کے ڈر سے اوسکو قبول نکیا
اور عذر کیا چونکہ اس امر مین بوے عجز پائی جاتی تھی بخشدیئے گئے
اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے تحقیق کہ وہی انسان ظالم تھا
اپنے نفس پر اور انجان اوسکی گرانی سے (یہ اوٹھالینا آدمی کا
تکبر کے جنس سے نہین ہی بلکہ اطاعت و توکل کے مرتبہ اعلی
سے ہی کہ حال اپنے ضعف کا لاحظہ نکرکے قدرت خالق پر اعتماد
کرکے اوٹھالیا اور قبول کیا اس سبب سے بزرگ ہوگیا اور خطاب
ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم
من الطیبات وفضلنٰھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۰ کا پایا

یعنی بزرگ کیا ہمنے اور عزت دی ہمنے اولاد آدم کو اور مالک کیا
ہمنے اور سیر کرائی ہمنے اونکو بیابان مین اور دریامین اور روزی
دی ہمنے اونکو خوبیان اور بزرگی دی ہمنے اونکو بہت سے لوگون
پر جنکو ہمنے پیدا کیا کامل تر بزرگی دینا اسواسطے کہ یہان مفعول
مطلق واسطے تاکید کے ہے اور حضرت فاعل مطلق نے جب تاکید
اپنے فعل کی تاثیر کے خلق مخلوقات مین بیان فرمائی پس مراد کثیرا
سے کثرت مراتب و فضائل ہوگی اور اون سب پر تفضیل بنی آدم
کی ارشاد فرمائی پس جبکہ فضیلت بنی آدم کی انواع کثیر المراتب پر
(جیسے فرشتہ اور ارواح مجردہ و دیگر علویات سماویہ کے)
ثابت ہوے مفضولات پر اونکے بطریق اولی ثابت ہوگی
آیۂ شریف تفضیل بنی آدم مین تمامی عوالم پر جاری ہوئے اس
حکم مین ہوئے کہ گویا فضلناھم علی العالمین ارشاد ہوا حاصل
معنی آیت کے یہ ہوے کہ فضیلت دی ہمنے اونکو تمام عالم پر
لیکن چونکہ پورا کرنے مین اس امانت کے موانع اور عوائق بہت
پیش ہین اسواسطے کہ عشق بہت سے امتحانون کا باعث ہے

اور بڑے رہزنون سے بھرا ہوا ہی کہ نفس و شیطان ہین وہ روشن
راہ مارتے ہین اور مسافرون کو قتل کرتے ہین اسوجہ سے ایسا
رفیق چاہیئے جسکی رفاقت سے ان سب کے شرون سے نجات
پائے اور اصل مقصود تک پہونچے پس بیعت کرنا چاہیئے
کسی شیخ کامل کے ہاتھ پر جو جاننے والا ہو اسرار طریقت کا اور
دفع کرنے والا ممانعت نفس و شیطان کا تاکہ تعلیم اور مدد سے
اوسکی راہ ادائے امانت کی ملے فاعلم انی بایعت علی ید
الشیخ العارف الکامل سیدی ومولائی المولوی محمد عبد الوالی
افاض اللہ علینا من برکاتہ پھر جاننا چاہیئے کہ تحقیق اس
فقیر نے بیعت کی ہاتھ پر شیخ عارف کامل میرے سردار میرے
مالک مولوی عبد الوالی صاحب کے کہ میرے ماموں ہین
بہاوے اللہ برترا ہم پر برکت اونکی برکات سے اور نیز اجازت
اخذ بیعت کی دی اونھون نے فقیر کو مترجم کہتا ہی کہ فقیر سے
حضرت جدی مرشدی قدس سرہ نے اپنی ذات کو مراد لیا ہی اور
حضرت کو اجازت اخذ بیعت اونکے والد جناب مولانا مولوی

جمال الدین احمد نے بھی اپنے سلسلہ کی دی اور حضرت شاہ درویش احمد
صابری ردولوی اور حضرت شاہ امام احمد صابری ردولوی اور
حضرت شاہ محمد احمدی صابری ردولوی نے اپنے اپنے سلسلونکی
دی اور حضرت شاہ محمد نتھر مدراسی نے اور جناب مولوی عبدالوحید
صاحب نے اپنے سلسلہ کی اجازت دی جنکے شجرے آگے لکھے
جائینگے وھو مجاز بہا من شیخہ وجدہ قدوۃ

السالکین زبدۃ العارفین العارف الکامل الفقیر
المولوی انوار الحق قدس اللہ سرہ اور میرے شیخ کو
اجازت اخذ بیعت ہوئی اونکے شیخ سے کہ اونکے نانا ہین عارفون کے پیشوا
کہ عارف اونکے زمانے کے اونھین کے پیرو ہے خلاصہ میدان عرفان
کے چلنے والون کے عارف کامل فقیر فقیر کہتے ہین اوسکو جو اپنی خودی سے
گذر گیا ہو راہ عشق مین کیونکہ فقیر بروزن فعیل مشتق فقر سے ہے اور فقر کی فا
اشارہ فنا کا ہے اور قاف اشارہ قصد کا ہے کہ جو توسط اور طلب حق ہے
اور را اشارہ ریاضت کا ہے مولوی انوار الحق کہ میرے پردادا ہین یعنی
والد مولوی علاء الدین احمد مغفور کے ہین پاک اور بزرگ کرے خدا تعالی

اونکے رازون کو مترجم کہتا ہی نیز حضرت مولانا عبدالوالی قدس سرہٗ کو
اجازت تھی اپنے والد حضرت مولانا ابوالکرم قدس سرہٖ سے اور حضرت
شاہ امام احمد ردولوی صابری اور حضرت شیخ محمد ردولوی صابری
قدس سرہم سے کذا افاد شیخی ووالدی عم فیضہ واللہ اعلم وہو عن
ابیہ الشیخ الفانی فی اللہ الباقی باللہ قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین
المولوی عبد الحق اونھون نے بیعت کی اور اجازت
حاصل کی اپنے باپ شیخ فانی فی اللہ باقی باللہ پیشوائے عارفان
خلاصۂ سالکان مولوی احمد عبدالحق فرزند مولوی محمد سعید بن مولوی
شاہ قطب الدین شہید سہالوی انصاری چشتی سے رحمت کرے
اللہ اون سب پر مترجم کہتا ہی اور نیز حضرت مولانا انوار الحق
قدس سرہٗ کو اجازت اخذ بیعت تھی حضرت شاہ قدرت اللہ
صفی پوری [illegible] سے اونکے سلسلہ مین وہو عن شیخہ العارف
الکامل السید عبد الرزاق البانسوی اور اونھون نے
یعنی حضرت مولوی احمد عبدالحق نے بیعت کی اور خلافت پائی
اپنے پیر عارف کامل سید عبدالرزاق باشندہ بانسہ سے جو ایک

گانون ہی ولایت ہندمین متعلقات صوبۂ اودہ سے مترجم کہتا ہی
نیز حضرت مولانا احمد عبد الحق قدس سرہٗ کو اجازت اخذ بیعت
لینے والد ملا محمد سعید صابری سے تھی اونکے سلسلہ مین دھو

عن السید عبد الصمد خدا نما احمد آبادے

اور وہ دست بیع ہوسے سید عبد الصمد خدانما سے مترجم کہتا ہی
اور نیز حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی کو بطریق اُویسیّت
اجازت حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی صابری اور حضرت
خواجہ نصیر الدین چراغ دھلی نظامی اور حضرت خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی قدس سرہم سے تھی خدا نما لقب حضرت سید عبد الصمد
کا ہی اسیوجہ سے استعمال اوسکا بلفظہ عبارت عربی مین اسجگہ آیا باشندے
احمد آباد کے مترجم کہتا ہی کہ مزار شریف حضرت سید عبد الصمد خدانما
قدس سرہ کا احمد آباد گجرات مین قریب لال دروازہ زیر دیوار محبس ہی
اور مزار شریف پر درخت برگد کا ہی اور عرس شریف آپکا تیسری تاریخ

ربیع الثانی کو ہوتا ہی ؛ ھو عن شیخ الاسلام ھدایۃ اللہ خدا نما قادری

اور اونھون نے بیعت کی شیخ الاسلام یعنی بزرگ اہل اسلام کی

شیخ ہدایت اللہ خدانما سے جو منسوب سلسلۂ قادریہ کی طرف ہین
اور یہ تخصیص نسبت اسوجہ سے ہی کہ اونکے معتقد بہت تھے احتمال
ہوا اونکو کہ شاید سلسلہ اونکے نام سے قرار دیتے تو اونھون نے اپنے کو
ملقب بقادری کیا اور نیز بعض گرویدہ اونکے اونکو چشتیہ سے
جانتے تھے تو یہ لقب ہونا سلسلہ کے اظہار کے لیے ہی واللہ اعلم
وھو عن الشیخ شاہ حسین خدانما البرھانپوری اور اونھون نے
اجازت حاصل کی اور بیعت کی شیخ حسین خدانما باشندۂ برہان پور
سے اس جگہ بھی شاہ کی لفظ بوجہ کثرت استعمال کے مثل جزو نام کے
ہوگئی پس لانا اس مجموع کا بلفظہ ضرور ہی وھو عن الشیخ شاہ امان اللہ
امانی اور اونھون نے بیعت کی شاہ امان اللہ امانی سے یعنی
منسوب بامان خدای تعالی وھو عن الشیخ شاہ ابراھیم البھکری
اور اونھون نے بیعت کی شیخ شاہ ابراہیم سے جو منسوب شہر بھکر
کی طرف ہین مترجم کہتا ہی بھکر بفتح با و مخرج ہا و تشدید کاف مفتوح
ایک شہر ہی وھو عن شاہ ابراھیم الملتانی اور اونھون نے بیعت کی
شاہ ابراہیم ملتانی سے وھو عن شیخ الاسلام میران سید بخش فرید البھکری

اور اونھون نے بیعت کی شیخ الاسلام میران سید بخش فرید بھکری سے میران
اسم عرفی اونکا تھا اور سید بخش فرید اصلی نام اونکا بھکری نسبت ہی
اونکے وطن کی جانب وھو عن الشیخ شاہ جلال قادری اور
اونھون نے بیعت کی شیخ شاہ جلال قادری سے وھو عن الشیخ
محمد اور اونھون نے بیعت کی شیخ محمد سے مترجم کہتا ہی شاید یہ
وہی ہین جنکا مزار شریف بیدر متعلقہ ریاست نظام مین ہی وھو
عن الشیخ بہاء الدین اور اونھون نے بیعت کی شیخ بہاء الدین
سے مترجم کہتا ہی مزار شریف حضرت شاہ بہاء الدین قدس سرہ کا
مقام دولت آباد مین ہی اور لقب آپکا مجرد تھا اسی سے وہان کے
عوام آپکو لنگوٹ بند کہتے ہین آپ انصاری تھے مزار شریف آپکا
دولت آباد مین شرقی جانب مزار حضرت سید ابو العباس کے ہی
وھو عن شیخ الاسلام ابی العباس اور اونھون نے بیعت کی
ہاتھ پر شیخ الاسلام ابو العباس کے مترجم کہتا ہی نام آپکا احمد اور
ابو العباس کنیت ہی مزار آپکا دولت آباد مین ہی وھو عن شیخ الاسلام
السید حسن قادری اونھون نے بیعت کی شیخ اہل اسلام سید حسن

قادری سے اس جگہ لقب ساتھہ لفظ قادری کے پہچان اور تمیز کے لئے ہی کیونکہ اوس زمانہ مین سید حسن چشتی بھی تھے وھو عن شیخ الاسلام الشیخ موسی قادری اور اونھون نے بعیت کی شیخ اہل اسلام شیخ موسٰی قادری سے وجہ اس لقب رکھنے کی صرف اپنی نسبت اپنے سلسلہ کی طرف کرکے برکت لینا ہی اور کچھ نہین وھو عن شیخ الاسلام السید علی قادری اور اونھون نے بعیت کی بزرگ اہل اسلام سید علی قادری سے اس جگہ بھی برکت لینا لفظ قادری سے ہی مترجم کہتا ہی کہ بعض شجرات مین ہی کہ حضرت سید علی کو بعیت حضرت سید محمد سے تھی اونکو حضرت سید حسن سے اونکو حضرت سید احمد سے تھی مگر مناقب زاقیہ مین یہ واسطے نہین لکھے ہین یا سہو سے کاتب کی رہگئے یا اختلاف طرق ہی کذا افاد والدی و مرشدی وھو عن

شیخ الاسلام میر السید احمد اخی السید محمد البغدادی

اور اونھون نے بعیت کی شیخ الاسلام میر سید احمد برادر سید محمد بغدادی سے لفظ میر کے اصل مین امیر تھے بمعنی رئیس کے ہمزہ بوجہ تصرف فارسیون کے محذوف ہی پس لفظ میر بمنزلہ لفظ فارسی کے ہی

اسلیئے الف ولام اوسپر نہین لایا گیا اور لانا اوسکا عربی عبارت
مین اس وجہ سے ہی کہ شیخ مذکور اس لفظ سے معروف تھے یہ لفظ
بمنزلہ علم کے ہوگئی وھو عن شیخ الاسلام السید محمد بن ابی
صالح قادری اور اونھون نے بعیت کی ہاتھہ پر شیخ الاسلام سید محمد
فرزند سید ابوصالح قادری سے لفظ قادری اس جگہ پر تبرک کے
لیے ہی اور نہ لانا الف ولام کا اسپر بھی اسیوجہ سے ہی کہ ان شیوخ کے
نامون مین سب جگہ بسبب کثرت استعمال کے بمنزلۂ لقب کے ہوگیا ہی
واللہ اعلم مترجم کہتا ہی وفات آپکی شب دوشنبہ دوازدہم شوال
سنہ ۶۵۶ ہجری ہی مزار شریف بغداد شریف مین کذا افاد الاستاد
وھو عن شیخ الاسلام السید عبد الرزاق اور اونھون نے
بعیت کی ہاتھہ پر بزرگ اہل اسلام سید عبد الرزاق کے مترجم
کہتا ہی حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ نے اس مقام پر باتباع
مناقب رزاقیہ حضرت ملا نظام الدین قدس سرہ درمیان سید محمد
اور سید عبد الرزاق کے واسطہ ذکر نہین کیا مگر بعض تواریخ و
نیز بعض شجرات سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت سید محمد کو بعیت اپنے والد

حضرت ابو صالح قدس سرہ سے ہی اور اونکو اپنے والد قاضی القضات
حضرت عبد الرزاق قدس سرہ سے کذا افاد الاستاذ وفات سید
ابو صالح کی شب یک شنبہ چھٹہ شوال سنہ ۶۲۳ ہجری کو ہوئی اور
مزار شریف بغداد مین ہی اور سید عبد الرزاق قدس سرہ کی وفات
بغداد مین چھٹی شوال شب دو شنبہ سنہ ۶۰۳ھ مزار شریف بھی بغداد مین
ہی کذا قال الاستاد وھو عن ابیہ الشیخ قطب الملۃ غوث الثقلین المحبوب
الربانی محی الدین عبد القادر الجیلانی اور اونھون نے
بیعت اور خلافت پائی اپنے والد سے جو شیخ ہین اور قطب طریقۂ
حق کے ہین (قطب اوس عارف کو کہتے ہین جو درجے
بقا کے طی کر چکا ہو اور ظاہری انتظام عالم کا اوسکے سپرد ہو)
اور غوث ہین دونون فرقون کے یعنی جن وانس کے (اور
غوث مراد اوس سے ہی جو کہ قطب کا مرتبہ بھی طی کر چکا ہو اور جسم
اوسکا خاکیت سے تجاوز کر کے نورانیت کو پہونچ گیا ہو بعد اوسکے
مرتبہ ابدال کا ہی کہ مراد ہی بدل جانے سے اخلاق ذمیمۂ بشریہ کے
اخلاق حمیدۂ الٰہیہ کے ساتھہ اور یہ مرتبہ بھی حضرت پیران پیر کو

حاصل تھا اور قطب کے آثار سے یہ ہی کہ جا بجا نہ پھرے جیسا کہ مثل مشہور ہی قطب از جائی جنبد یعنی قطب اپنی جگہ سے نہین ہلتا اور غوث کے لیے ایک ذکر مخصوص ہی کہ اوسمین اعضا باہم جدا ہو جاتے ہین اور پھر باہم مل جاتے ہین آور ابدال ہوا کے اوپر اوڑتے ہین) اور محبوب ربانی ہین اور نام اونکا عبد القادر ہی جیلان کے رہنے والے ہین جیلان معرب گیلان کا ہی (وھو عن شیخ الاسلام ابی سعید المبارک المخزومی) اور اونھون نے بیعت کی اور خلافت پائی شیخ الاسلام ابی سعید سے یہ کنیت اونکی ہی اور مبارک اونکا نام ہی اور بعضون نے مبارک کے لفظ کو اونکا لقب قرار دیا ہی یعنی والا حضرت مظہر تھے برکات آلہیہ کے منسوب طرف مخزوم زا معجمہ کے ساتھہ واللہ اعلم

فائدہ رسالہ فتح المبین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ بنی مخزوم قبیلہ ہی عرب کے قبائل سے اوسکی طرف حضرت منسوب تھے اور انساب سمعانی وغیرہ مین ہی کہ مخرم ایک مشہور محلہ ہی بغداد مین وہان کے حضرت رہنے والے تھے اسیوجہ سے مُخرمی کہلاتے ہین مخرمی بضم میم و فتح خاے معجمہ و کسر راے مشددہ (وھو عن شیخ الاسلام ابی الحسن علی الهنکار)

اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر شیخ الاسلام ابی الحسن کے کہ یہ کنیت اونکی
ہی اور نام اونکا علی ہی اور رہنے والے ہنکار کے ہین جو قریہ ہی مترجم
کہتا ہی ہنکاری ساتھہ فتح ہا و نون غنہ کے و فتح کاف کے اکثر شجرون مین
پایا گیا ہی لیکن قاموس مین ہی الھکاریۃ مشدد ناحیۃ فوق الموصل
یعنی ہکاریہ ساتھہ فتح ہا و تشدید کاف کے ایک ناحیہ ہی موصل کے
اوپر اور انساب سمعانی مین ہی ہکاریہ بہت سے قریہ ہین موصل کے
اوپر الجزائر مین کہ ابو الحسن ہکاری انھین قریون کے رہنے والے تھے
اور وفات حضرت کی غرہ محرم سنہ ۴۸۶ ہجری مین ہوئی مزار شریف
ہکاریہ مین ہی د ھو عن شیخ الاسلام ابی الفرح یوسف الطرطوسی

اور اونھون نے فیض پایا شیخ الاسلام ابی الفرح یوسف سے جو
رہنے والے طرطوس کے ہین کہ ولایت شام کے شہرون مین سے
ایک شہر ہی مترجم کہتا ہی طرطوس ساتھہ راے ساکنہ کے درمیان
دو طاے مہملہ کے پہلی مفتوحہ دوسری مضمومہ بعد اوسکے واو ہی
آخر مین سین ہی شہر ہی بلاد شام سے ایسے انساب مین ہی اور بعض
شجرون مین طرسوس ہی اور یہ بھی شہر ہی بلاد شام سے د ھو عن شیخ

الاسلام عبد الواحد الیمنی اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر شیخ الاسلام عبد الواحد کے جو رہنے والے یمن کے ہین مترجم کہتا ہی مؤلف کتاب حضرت جدی و مرشدی قدس سرہٗ نے تبعیت مناقب رزاقیہ شیخ الاسلام عبد الواحد الیمنی اور ایسے ہی الشیخ عبد العزیز یمنی تحریر فرمایا ہی لیکن ابن حجر وغیرہ اپنی اثبات مین انکو عبد الواحد تمیمی اور ایسے ہی عبد العزیز تمیمی لکھتے ہین یہ نسبت ہی بنی تمیم کی جانب جو ایک مشہور قبیلہ ہی عرب کے قبائل سے کذا افاد الاستاد وھو عن ابیہ الشیخ عبد العزیز الیمنی اور اونھون نے بیعت کی اپنے باپ شیخ عبد العزیز یمنی کے ہاتھہ پر مترجم کہتا ہی تحقیق یمنی کی شیخ عبد الواحد کے نام کے تحت مین ہو چکی کہ ابن حجر وغیرہ تمیمی لکھتے ہین وھو عن الشیخ ابی بکر الشبلی اور اونھون نے بیعت کی شیخ ابی بکر شبلی سے مترجم کہتا ہی انساب سمعانی مین ہی شبلی نسبت ہی طرف شبلہ کے کہ ایک قریہ ہی اسروشنہ سے وہان کے رہنے والے حضرت ابو بکر شبلی ہین اور بعض شجرہ ان مین واسطہ شیخ عبد العزیز کا ذکر نہین کیا اور بعض [illegible] لیکن ابن حجر کے ثبت مین ان دونون [illegible] ابو الفرح

اور حضرت عبد الواحد کو بلا واسطہ حضرت شبلی سے بھی فیض ہو واللہ اعلم
بالصواب کذا افاد الاستاد وھو عن سید الطائفہ جنید البغدادی اور
اونھون نے بیعت کی گروہ فقرا اور عرفا کے سردار حضرت جنید کے ہاتھہ پر
جو رہنے والے بغداد کے ہین کہ شہر ہی عراق عرب سے وھو عن خالہ
الشیخ سری السقطی اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر اپنے ماموں
شیخ سری سقطی کے سری لقب ہی اونکا منسوب بسر یعنی صاحب اسرار الٰہی
یہ لقب مشہور ہو گیا بجای اسم کے اور اسم ترک ہو گیا اسی وجہ سے الف لام
تعریف کا اوسپر داخل نہین کیا گیا مترجم کہتا ہی مشہور ہو گیا ہی کہ حضرت
کا لقب سِرِّی سَقطی ہی یعنی بکسر سین مہملہ و تشدید راے مکسورہ
اور یہ ہی معروف ہی مشائخ ہند مین لیکن قاموس مین ہی سَرِیّ
کغنیّ سَرِیّ بفتح سین و تخفیف راے مہملہ و تشدید یاء بوزن
غَنِیّ کے ہی اور سَقطی بفتحتین منسوب ہی بیع سَقَط کی طرف اور سَقَط
متاع ردی کو کہتے ہین ایسا ہی قاموس مین ہی وھو عن الشیخ
معروف الکرخی اور اونھون نے بیعت کی ہاتھہ پر حضرت
شیخ معروف کے جو باشندے کرخ کے ہین مترجم کہتا ہی

قاموس مین ہی کہ کرخ ایک محلہ ہی بغداد کا اور اوسکی طرف حضرت معروف منسوب ہین واللہ اعلم دهوعن الشیخ داؤد الطائی رضی اللہ عنہ اور اونھون سنے بیعت کی ہاتھہ پر حضرت داود کے کہ ایک شاگرد حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے تھے قبیلۂ طی کے مترجم کہتا ہی قاموس مین ہی کہ طی بروزن حی یمن کا ایک قبیلہ ہی جسکی طرف نسبت طائی کے لفظ سے ہوتی ہی دهوعن الشیخ حبیب الاعجمی اور اونھون نے بیعت کی شیخ حبیب اعجمی کے ہاتھہ پر مترجم کہتا ہی اعجمی بعض شجرون مین ساتھہ ہمزہ کے مکتوب پایا گیا اور شائد کہ الف زائد ہی جیسے اسکندر مین اور بعض شجرون مین اس خاندان انواریہ کے عجمی بدون ہمزہ کے پایا گیا ہی اور یہ ظاہر ہی اسواسطے انساب سمعانی مین ہی عَجَمِی وہ شخص ہی جسکی زبان عربی نہو اور اسی سے حضرت حبیب عَجَمی کہلاتے ہین دهوعن الامام حسن البصری اور اونھون سنے بیعت کی ہاتھہ پر امام حسن بصری کے نسبت ہی شہر بصرہ کی جانب کہ ایک شہر مشہور ہی قدس اللہ اسرارهم پاک کیے ہین اللہ نے اسرار اون سب شیوخ کے جو ذکر کیئے گئے ہین یا کلمہ دعا کا ہی یعنی پاک کرے خدا

اونکے اسرار کو کہ قلبون پر مریدون کے جلوہ گر ہین نفس کی چوری سے
بر تقدیر دعا کی مراد یہ ہی کہ حق تعالی فیوض کو اونکے مریدون کے قلبون ؟
مستقر رکھے کہ نفوس امارہ مریدون کے اسرار کو چرا نہ سکین اور بر تقدیر
صفت کے معنی یہ ہونگے کہ باطن اونکے پاک ہین تعلقات نفسانیہ

سے وھو عن امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ
اور اونھون نے بعیت کی عالم مثال مین ہاتھہ پر مومنون کے سردار
خلیفۂ رسول بعد خلفاء ثلثہ علی بن ابی طالب کے کہ چچازاد بھائی
ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ کیا ہی اللہ نے اونکی ذات کو
دعا سے حضرت رسالتمآب کی اللھم ادر الحق مع علے
حیث دار ای بار خدایا کر دے تو حق کو علی کے ساتھہ جدہر علی
رُخ کرین مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت
حسن بصری کی ملاقات نزدیک محدثین کے ثابت نہین اور محققین کے
نزدیک لقا حضرت حسن بصری کی بلکہ روایت حضرت حسن بصری کی
حضرت علی رضہ سے ثابت ہی جسکا جی چاہے اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ
سیوطی کا اور دیگر رسائل دیکھکر تحقیق کرلے پس اس صورت مین اتصال

سند مین کوئی اشکال نہین ہی ہان بر تقدیر قول دیگر محدثین اتصال
سند مین اشکال ہی مگر مشائخ کے نزدیک استفاضہ حضرت حسن رضکا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کا لمجمع علیہ ہی پس اگر لقاے ظاہری
نہین ثابت ہوئی تو واجب ہی کہ یہ اتصال بطریق اویسیت کے ہو
اور وہ نہین ہو سکتا ہی مگر بلقاے مثالی پس قول حضرت
قدس سرہ کا کہ بعیت کی حضرت حسن بصری نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے عالم مثال مین بر تقدیر تنزل کے ہی درصورتیکہ
تسلیم کر لی جاے عدم لقاے ظاہری فتامل فیہ کذا قررہ الاستاد

وھو عن سید المرسلین امام الاولین والآخرین محبوب رب العالمین محمد خیر

البریہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

اور اونھون نے بعیت کی ہاتھہ پر رسولون کے سردار اگلے پچھلون کے
پیشوا محبوب پروردگار عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر تمام مخلوقات سے
کہ علت غائیہ پیدا کرنے اور پیدا ہونے کے آپ ہی ہین درود پہونچے
خدا اونپر اور سلام اور اونکی آل پر اور اونکے اصحاب پر اور اونکی بیبیون پر
سب پر مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مختلف

امور پر اپنے صحابہ سے بیعت لیا کرتے تھے جیسے بیعت خلافت
اور بیعت اسلام اور بیعت تمسک بتقوی اور بیعت ہجرت و جہاد
وغیرہ بیعت اسلام اور ایسے ہی بیعت تمسک بتقوی زمانہ خلفای
راشدین مین بوجہ بعض مصالح کے متروک تھی بعد اسکے لوگ بادشاہون کے
ہاتھہ پر بیعت خلافت کرتے تھے صوفیہ کو خوف ہوا کہ اگر کسی قسم کی بھی بیعت
جاری رکھینگے تو اوس سے فتنے پیدا ہونگے اسواسطے خرقہ کو اونھون نے
قائم مقام بیعت کے قرار دیا لیکن جب رسم بیعت بادشاہون کے یہان سے
موقوف ہو گئی صوفیون کو موقع اس سنت کے ادا کرنے کا ملا وہ بیعت
متعارف لینے لگے پس حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز نے
ہر پیر کے استفاضہ کو بیعت کر کے تعبیر کیا ہی تو یہ بطریق مجاز ہی اور مراد
اس سے استفاضہ ہی کذا قررہ الاستاذ واللہ اعلم و اعلم ان معروفا

الکرخی رحمہ اللہ قد استفاض من الامام علی موسے الرضا

جاننا چاہیے کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے نیز فیض حاصل
کیا ہی امام علی موسی رضا سے علی آپکا نام ہی موسی آپ کے والد کا نام ہی
اور معمولات سے عرب کے ہی کہ اکثر اضافت کرتے ہین باپ کے نام کیطرف

اور مرکب کو نام قرار دیتے ہین اور رضا اونکا لقب ہی یعنی راضی برضائے الٰہی
تھے واللہ اعلم وھو عن ابیہ الامام موسی کاظم علیہ السلام
اور اونھون نے فیض حاصل کیا ہی اپنے والد حضرت امام موسی کاظم سے
موسی نام آپکا ہی اور کاظم لقب ہی مشتق ہی کظام بالکسر سے بمعنی درست
ہونے کے یعنی درست تھے اپنے اعمال و اخلاق مین قاموس مین ہی و
ککتاب سداد الشئی یا مشتق ہی کظوم سے معنی مین خاموش رہنے کے یعنی کم
کلام کرتے تھے جیساکہ قاموس مین ہی و کظم کمنع سکت و قوم کُظَّم کرکّعٍ ساکتون
یہ سب اوصاف آپکی ذات بابرکات مین جمع تھے سلام ہو اونپر وھو عن
ابیہ الامام جعفر الصادق علیہ السلام اور
اونھون نے اپنے والد امام جعفرؓ سے کہ نام اونکا ہی اور صادق لقب ہی
یعنی سچے امور دین مین اور سچے عشق کے فیض پہونچانے مین طالبون کو
سلام ہو اونپر وھو عن ابیہ الامام محمد الباقر علیہ السلام اور
اونھون نے اپنے والد امام محمد سے کہ نام اونکا ہی باقر لقب اونکا ہی کہ مشتق
ہی بقر سے بمعنی چیرنے اور کشادہ کرنے کے اسلیے کہ علم اونکا وسیع تھا
قاموس مین ہی و بقرہ کمنعہ شقہ و وسعہ اور دوسری جگہ اسی لغت مین

مذکور ہی والباقر محمد بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم لتبحرہ فی العلم یعنی آپکو باقر
بوجہ آپکی تبحر علمی کے کہتے ہین وھو عن ابیہ الامام علی زین العابدین
علیہ السلام اور اونھون نے بعیت کی اپنے والد علی سے کہ نام اونکا
ہی امام زین العابدین لقب ہی یعنی زینت دیتے تھے عابدون کی مجلس کو
اپنے زمانے مین اپنے تقوی کی وجہ سے سلام ہو اونپر وھو عن ابیہ
الامام سید الشہداء ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام
اور اونھون نے اپنے والد امام سے (کہ عبارت ہی فقرا کے نزدیک اوس
شخص سے جو کہ آداب سلوک مین یگانہ اپنے زمانے مین ہو اور جامع
شریعت اور طریقت اور حقیقت کا ہو اور عالم و فقیہ ہو اور محدثین کہتے
ہین اوس شخص کو کہ جسنے یاد کی ہون ایک لاکھ حدیثین تحقیق عبارت و
معانی و اسناد کے ساتھہ اور احوال روات جرح و تعجیل سے سردار
شہیدون کے اسلیے حضرت امام حسین ع جزو اور صحابی اور متبنی اور محبوب
رسول تھے اور شہید کہتے ہین اوس شخص کو کہ جو ناحق مار ڈالا جائے
اور قتل کرنے سے اوسکے مال نہ واجب ہو اور زخم کھلنے کے بعد
کوئی چیز صحت کی علامات سے جیسے کھانا پینا سونا دوا کرنا اوس سے

صادق نہو زخم لو ہے کے کسی چیز باڑہ دار سے ہو یہ تفسیر ہی باعتبار حکم فقہ
کے لیکن باعتبار ثواب کے قتل ہو جانا ناحق جس نہج پر ہو کافی
ہی شہادت مین اور فقرا کہتے ہین شہید وہ لوگ ہین جنھون نے
جان دیدی ہو خدا کی راہ مین قتل ہونے سے یا ریاضت کرنے سے
واللہ اعلم یہ سب وجوہ ذات بابرکات مین حضرت امام حسین علیہ السلام
کے مجتمع تھے ابی عبد اللہ کنیت آنحضرت کی ہی اور عبد اللہ نام ہی
آپکے چھوٹے صاحبزادے کا جو معرکہ کربلا مین حضرت کی گود مین شہید
ہوئے ایسا ہی لکھا ہی حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمہ نے
رسالہ سر الشہادتین مین شاید انھین کے سبب سے حضرت کی کنیت
اس نام کے ساتھ رکھی گئی غلبہ محبت کے سبب سے اور حسین
نام آپکا ہی سلام ہو اور نیز جاننا چاہیے کہ سلام بھیجنا غائب پر جائز ہی
کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین اوس شخص کے جو پیام سلام
کا آنحضرت کو پہونچاتا تھا فرماتے تھے عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور کبھی
فقط وَعَلَيْهِ السَّلَام فرمایا ہی اور نیز قرآن مجید مین آیا ہی سَلَامٌ عَلیٰ ابرٰهیم
اور کوئی دلیل اوسکی ممانعت اور تخصیص پر ثابت نہین ہوئی لیکن

صلوٰۃ پس وہ خاص ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور دوسرون
پر بدون آنحضرت صلعم کے ذکر کے روا نہین ہی لیکن ہمراہ آنحضرت صلعم کے
دوسرون پر جائز ہی مثل الصلوۃ علیہ وعلی آلہ ایسا ہی فتاوی قاضیخان
مین ہی ویکرہ ان یصلی علی غیر النبی علیہ السلام وحدہ فیقول اللھم
صل علی فلان ولو جمع فی الصلوۃ بین النبی علیہ السلام وبین غیرہ فیقول
اللھم صل علی محمد واصحابہ جاز لان فیہ تعظیم النبی علیہ الصلوۃ والسلام
یعنی مکروہ ہی کہ درود بھیجا جائے غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا پس کہے اللھم صل علی فلان
اور اگر جمع کرے درود مین درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان آپ کے غیر کے
پس کہے اللھم صل علی محمد وآلہ وصحابہ تو یہ جائز ہی اسواسطے کہ اسمین تعظیم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی اور بھی ذکر اصحاب کا بدون کلمۂ تعظیم کے نہ کرنا چاہیئے اسواسطے
کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا
فلیس منا جسنے تعظیم نہ کی ہماری امت کے بزرگونکی اور رحم نہ کیا ہماری امت
کے چھوٹون پر وہ ہماری امت سے نہین ہی اور کون شخص بعد انبیا
کے بزرگ تر اصحاب سے ہو سکتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکی شان مین فرماتے ہین فان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا

لم یبلغ مد احدھم و لا نصیفہ اگر تم مین کا کوئی اُحد کے برابر بھی سونا دے تو اونکی ایک مُد کو نہ پہونچیگا اور نہ اوسکے آدھے کو اسیوجہ سے ہمارے کبار مشائخ علیہم الرحمہ نے رضی اللہ عنہ صحابہ کے لیے خاص کر دیا ہے کہ دوسرون کے حق مین استعمال نہین کرتے ہین واللہ اعلم فرمایا اللہ جل شانہ نے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ سبقت کرنے والے اگلے کہ مہاجرین و انصار ہین اور وہ جنھون نے پیروی کی اونکی نیکی کے ساتھہ تو وہ صحاب جو ایمان بعد اونکے لائے اور صحاب مین شمار کیے گئے ہین داخل ہین مژدۂ رضائے الٰہی مین راضی ہے اللہ اوسے اور وہ اللہ سے راضی ہین واللہ اعلم بالحق والصواب

وھو عن ابیہ الامام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اونھون نے یعنی امام حسین علیہ السلام نے بیعت کی اور فیض حاصل کیا اپنے والد سے کہ پیشوا اور سردار سب اہل ایمان کے ہین بعد خلفائے ثلثہ کے علی فرزند ابی طالب رضی اللہ اونسے کہ اصحاب کبار اور خلفائے رسول اور اہل بیعت الرضوان مین تھے

اور خدای تعالی اہل بعیت الرضوان کو مژدہ رضامندی کا دیتا ہی

وھو عن سید المرسلین محمد رسول اللہ شفیع الامۃ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اونھون نے فیض حاصل کیا رسولون کے سردار سے اکہ خدای تعالی نے تمام انبیا سے عہد لیا ہی کہ وقت ظہور آنحضرت کے اگر حاضر و موجود ہون اتباع آنحضرت کی بجا لائین قول اللہ تعالی کا یہ ہے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون یاد کیجئے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کو کہ جب لیا خدا نے پیغمبرون سے عہد کہ یقینی جو مین نے تمکو کتاب اور حکمت اکہ کہتے ہین نبوت کو پھر آوے تمھارے پاس رسول اگر زندہ رہو اوس وقت مین اسلیئے کہ آنا کسی شخص کا پاس کسی کے بدون حیات کے ممکن نہین ہی اور نکرہ لانا رسول کا اسجگہ تعظیمی ہی یعنی رسول معظم کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم تصدیق کرنے والے اوسکے جو تمھارے ساتھ ہو کتاب اور دین

ضرور ضرور ایمان لاؤ تم اوپر اوسکے اور مدد کرو اوسکی فرمایا اللہ نے اقرار کیا تمنے اور قرار پکڑا تمنے اپنے عہد پر اور اختیار کیا تمنے اس امر پر میثاق میرا یعنی عہد واثق کیا اونھون نے کہا ہان فرمایا اللہ تعالی نے یعنی بعد اونکے اقرار کرنے اور عہد دینے کے تو گواہ رہو یعنی مستقل رہو اپنے عہد پر کیونکہ گواہ ہونا اپنے عہد پر نہین ہوتا ہی مگر مستقل رہنا اوسپر اور مین تمھارے ساتھ شاہدون مین سے ہون پھر جو شخص مُنہ پھیر لیگا بعد اوسکے تو وہی ہین گذر جانے والے فسق مین یعنی کافر ہین پھر جاننا چاہیے کہ یاد دلانا باری تعالی کا نہین ہی مگر آگاہ کرانا اوسکا آنحضرت کو اوسپر واللہ اعلم محمد رسول خدا کے شفاعت کرنے والے اور بخشانے والے امت کے درود بھیجے خدا

اونپر اور سلام پہونچائے تم المولوی العظیم عبد الوحید محمد لما اراد السفر

الی پانی پت لزیارۃ ابیہ فحبہ وعنایتہ التی کانت لہ علی قال

پھر جاننا چاہیے کہ مولوی بزرگ عبد الوحید محمد بن مولوی محمد عبد الواحد بن مولوی محمد عبد الاعلی بن مولانا عبد العلی بن مولانا نظام الدین احمد قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ سامان سفر کا پانی پت کے لیے زیارت کرنے کو اپنے والد کی درست کیا پس اوس محبت اور عنایت کی وجہ سے

جو فقیر کے حال پر مبذول رکھتے تھے کہا انی اریدان تاخذ منی

شیئا یبقی عندک لتذکرنی بہ ولا اجد شیئا سوی ان اجیزک بسلسلتی

کہ بہ تحقیق مین چاہتا ہون کہ کوئی چیز یادگار میری تمھارے پاس رہے

حالانکہ کوئی چیز نہین پاتا ہون مین بجز اسکے کہ اجازت دون مین تمکو

اپنے سلسلہ کی اور در حقیقت باعث اسکا یہ تھا کہ خواب مین مین نے

دیکھا تھا حضرت مولانا عبد العلی کو کہ فقیر سے فرماتے ہین مین چاہتا

ہون کہ میرا سلسلہ اگر تم سے رواج پائے تو اچھا ہے پھر قلب مین انکے

القا ہوا کہ مجکو اجازت دین اگرچہ مین نے اظہار اپنے خواب کا کسی سے

نہین کیا تھا فاجازنی عن ابیہ المولوی محمد عبد الواحد پس

اجازت دی مولوی صاحب موصوف نے جانب سے اپنے والد

مولوی عبد الواحد مرحوم کے وھو عن جدہ الشیخ مولانا بحر العلوم ملک

العلماء قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین المولوی عبد العلی قدس اللہ سرہ

اور راوںھون نے اپنے دادا شیخ مولانا بحر العلوم سے کہ لقب اونکا تھا یعنی

جیساکہ پانی دریا سے موج مارتا ہے اسیطرح علوم منقولہ ومعقولہ حضرت

والا سے موج مارتے تھے بسبب کمال علم کے ملک العلما اونکا خطاب

رئیس مدراس سے تھا کہ شاگرد حضرت کے تھے مقتدا عارفون کے
خلاصہ سالکون کے حضرت مولوی عبد العلی کنیت اونکی ابو العیاش
تھی پاک کرے خدای تعالی راز اونکے وھو عن ابیہ العارف
الکامل قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین الشیخ المولوی
نظام الدین احمد اور اونھون نے اپنے والد عارف کامل
پیشوا عارفون کے خلاصہ سالکون کے شیخ مولوی نظام الدین احمد فرزند
مولوی قطب الدین احمد شہید کہ ذکر اونکا اوپر گذرا وھو عن الشیخ العارف
الواصل السید عبد الرزاق قدس اللہ اسرارھم بالسند السابق
اور اونھون نے شیخ عارف واصل کہ کہتے ہین باقی باللہ کو سید عبد الرزاق
سے پاک کیے ہوے ہین اللہ کی جانب سے راز اونکے اوسی
سند سے کہ پہلے گذرے حضرت رسالت مآب تک صلی اللہ علیہ
وسلم مترجم کہتا ہی اسیطرح سے حضرت جدی و مرشدی مولف کتاب
قدس سرہ کو اجازت سلسلۂ قادریہ رزاقیہ کے اور دیگر سلاسل چشتیہ
صابریہ نظامیہ کے اپنے والد سے بھی تھی اور اونکو اپنے دادا حضرت
مولانا انوار الحق قدس سرہ سے بلا واسطہ بھی اور بواسطہ اپنے والد

مولانا علاء الدین احمد قدس سرہ کے بھی آور نیز حضرت مولانا علاء الدین
قدس سرہ کو بحر العلوم سے بھی اجازت حاصل تھی یہ سب بیان تھا
سلسلۂ قادریہ کا آور سند حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ کی دوسری
سلاسل مین تفصیل ذیل ہی سلسلہ چشتیہ صابریہ مین حضرت جدی
قدس سرہ کو اجازت اخذ بعیت حاصل تھی حضرت قدوۃ الواصلین
زبدۃ السالکین مولانا عبد الوالی قدس اللہ سرہ العزیز سے اور حضرت
مولانا جمال الدین احمد اپنے پدر بزرگوار سے اور حضرت شاہ امام احمد
ردولوی قدس سرہ العزیز سے اور حضرت شاہ درویش احمد ردولوی
صاحب سجادہ حضرت مخدوم احمد عبد الحق ردولوی قدس سرہ العزیز
سے اور حضرت شیخ محمد احمدی ردولوی قدس سرہ العزیز سے بھی آور
حضرت مولانا عبد الوالی قدس سرہ العزیز کو اجازت اپنے والد
حضرت مولوی ابو الکرم قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد مفتی
مولوی محمد یعقوب قدس سرہ العزیز سے اور مولوی یعقوب قدس سرہ
العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا مولوی محمد سعید قدس سرہ العزیز

سے تھی اسیطرح پر مولانا عبد الوالی قدس سرہ العزیز کو اجازت تھی
اپنے نانا حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد انوار الحق قدس سرہ العزیز
سے اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو اپنے والد حضرت ملا سعید قدس سرہ العزیز سے تھی اسیطرح
حضرت مولانا جمال الدین احمد قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا
علاء الدین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا احمد
انوار الحق قدس سرہ العزیز سے تھی اور اونکو اپنے والد حضرت مولانا
احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز سے تھی اور حضرت مولانا احمد عبد الحق
قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت ملا سعید قدس سرہ العزیز
اور حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین مولانا و مقتدانا حضرت سید
شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ العزیز دونون سے تھی اور
ملا سعید قدس سرہ العزیز کو اپنے والد حضرت مولانا مولوی قطب الدین
محمد شہید سہالوی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مولانا شاہ
قاضی گھانسی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ محب اللہ
الہ آبادی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شاہ ابو سعید گنگوہی

قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مولانا شاہ نظام الدین بلخی قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت شاہ جلال الدین تھانیسری قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت شیخ المشائخ مولانا شاہ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ
العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ محمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شیخ عارف احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد
حضرت شیخ المشائخ شیخ احمد عبدالحق ردولوی قدس سرہ العزیز سے
تھی اور حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ العزیز کو بھی اجازت
بطریق اویسیت حضرت قطب الاقطاب شیخ احمد عبدالحق ردولوی
قدس سرہ العزیز سے تھی اور حضرت شاہ امام احمد قدس سرہ العزیز کو
اجازت اپنے والد حضرت شاہ ہدایت احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شاہ حسین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے
والد حضرت شاہ احمد زمان قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اسی طرح پر
حضرت شاہ درویش احمد سجادہ نشین قدس سرہ العزیز کو اجازت تھی
اپنے والد حضرت شاہ علی احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شاہ فقیر احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شاہ احمد زمان

قدس سرہ العزیز سے اور حضرت شاہ محمد احمدی قدس سرہ العزیز کو حضرت
حسین احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شاہ احمد زمان
قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اور حضرت شاہ احمد زمان قدس
سرہ العزیز کو اجازت تھی اپنے والد حضرت شیخ محمد لبّاؤن قدس سرہ العزیز
سے اور اونکو اپنے والد حضرت محمد اشرف عرف پیر آچھی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
اپنے والد حضرت شیخ محمد عرف پیر شیخا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
اپنے والد شیخ سَلیم قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شیخ حَمید قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت حاجی
قطب الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
شیخ پیر اَولیا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ
بڑے اولیا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت
محمّد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ عارف
احمد قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ العالم شیخ احمد عبد الحق
ردولوی قدس اللہ سرہ العزیز سے اجازت تھی اور اونکو حضرت
جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو

حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت بابا فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز سے اجازت
تھی یہ تفصیل ہوئی سلسلۂ علیہ صابریہ کی اور سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کی حضرت
جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز کو اپنے ماموں حضرت مولانا شاہ
محمد عبدالوالی قدس سرہ العزیز سے اجازت تھی اور اونکو اپنے نانا
حضرت احمد انوار الحق قدس سرہ سے اور اونکو اپنے والد حضرت
احمد عبد الحق قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت سید شاہ عبدالرزاق
بانسوی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو بطریق اویسیت حضرت نصیر الدین
چراغ دہلی سے اجازت حاصل تھی اسیطرح سے حضرت مولانا شاہ
احمد انوار الحق قدس سرہ العزیز کو شاہ قدرت اللہ صفی پوری قدس
سرہ العزیز سے اور اونکو شاہ یٰسین قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت امام الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو شاہ آلِ تقی
عرف رکنِ عالم قلندر قدس سرہ العزیز سے اونکو حضرت شاہ
معین الدین قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ عبداللہ بن شیخ

ابو الفتح قدس سرہ العزیز سے اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ ابو الفتح قدس
سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ الہدیہ قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت
مخدوم شاہ صفی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم شاہ سعد قدس
سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم
شاہ سارنگ قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم سید صدر الدین راجو قتال
قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت
میر سید جلال الدین بخاری قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ
نصیر الدین چراغ دہلی سے اور اونکو حضرت شیخ نظام الدین اولیا محبوب
الٰہی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ
معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس
سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ شریف زندنی قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت

خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ
ابو اسحق شامی قدس سرہ العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ ممشاد علو
دینوری قدس سرہ العزیز سے اور اونکو خواجہ ہبیرہ بصری قدس سرہ
العزیز سے اور اونکو حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم قدس سرہ العزیز سے
اور اونکو حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ العزیز سے اور
اونکو حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ و قدس سرہ العزیز سے اور اونکو
حضرت امیر المومنین امام العالمین اسد اللہ الغالب علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے اور اونکو حضرت احمد مصطفی محمد
مجتبی سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل تھا
تمام ہو گیا سلسلہ چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور فرمایا استاذی دام ظلہ
نے کہ حضرت جدی و مرشدی کو اجازت اخذ بیعت بطریق
دنسبت حضرت شاہ مینا قدس سرہ سے سلسلہ سہروردیہ مین
حاصل تھی و اللہ اعلم

ثم انا احران المولوی عبد العلی قدس الله سرہ کان مطالعا فی کتاب

ذات لیلة فی المکان العالی وتلامیذہ جالسون فی السافل

پھر جاننا چاہیے کہ تحقیق مولوی عبد العلی پاک کیا ہے اللہ نے اونکے راز کو

ایک شب کو مطالعہ کتاب کا فرماتے تھے کوٹھے پر اور شاگرد اونکے نیچے

کے درجہ مین مکان کے بیٹھے تھے فاذا جاء شیخ صالح من العرب

وعلا فطلع علی علو المکان ناگاہ ایک بزرگ پارسا پرہیزگار اہل

عرب سے آئے اور چڑھگئے کوٹھے پر فوصل عند المولوی فسلم علیہ

فرد المولوی السلام فتوجہ الی الکتاب پھر پہونچے وہ حضرت مولوی صاحب

مغفور کے پاس اور اونکو سلام کیا سلام کا جواب مولوی صاحب مغفور

دیکر متوجہ کتاب ہو گئے اور نہ متوجہ ہونا مولوی صاحب کا نہ پہچاننے سے

باعث سے تھا فقال الرجل انت لا تکرم الضیف فالتفت المولوی

الی الرجل تو کہا اون بزرگ نے تم مہمان کی بزرگداشت نہین کرتے

ہو پس متوجہ ہوئے مولوی صاحب اونکی طرف فقال الرجل قم ان رجلا

عظیما یدعوک پھر کہا اون صاحب نے اوٹھو تحقیق ایک بزرگ تمکو بلاتے ہین

یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فذھب المولوی معہ حتی وصل الی مقام

پس اون بزرگ کے ہمراہ مولوی صاحب گئے یہانتک کہ پہونچے
ایک جگہ فشاهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعرف لانہ کان متقنعا بنقاب
پھر دیکھا مولوی صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پہچانا کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقاب ڈالے ہوے تھے چہرۂ اقدس پر
وکان صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی فرس تحت شجرة اور کھڑے تھے آنحضرت
سواری پر گھوڑے کی ایک درخت کے نیچے اور کہتے ہین کہ وہ درخت
برگد کا تھا فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد العلی انت سمعت ان الشیطان
لا یتمثل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اى عبد العلی کیا تمنے سنا ہو کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت
نہین بن سکتا ہو فقال المولوی علی الراس والعین ھذا حدیث صحیح
لا شك فیہ کہا مولوی صاحب نے کہ یہ حدیث سر آنکھون پر ہم ایماندارون
کے ہی یعنی بسر وچشم قبول کیا ہمنے یہ حدیث صحیح ہو کوئی شک نہین
ہی اسمین بلکہ متواتر المعنی ہو فقال النبی ﷺ انت تعلم حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال نعم فسألہ عن الحلیۃ فبین المولوی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا حلیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تمکو معلوم ہو عرض کیا مولوی صاحب نے

ہان جانتا ہون پھر پوچھا آنحضرت صلعم نے مولوی ممدوح سے احوال حلیہ کا پھر
بیان کیا مولوی صاحب نے فنزع صلی اللہ علیہ وسلم النقاب
وقال انا النبی وھذا الصدیق پس اوٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی نقاب کو اور فرمایا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہون اور یہ صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ ہین فاخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرداء ففرشہا
فامرہ بالبیعۃ علی یدہ فبایعہ فجاء المولوی پھر نکالی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی چادر پھر بچھا دیا اوسکو اور حکم کیا مولوی صاحب کو کہ آپکے ہاتھ پر بیعت
کرین پھر مشرف بہ بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوکر مولوی صاحب موصوف
خوش وخرم لوٹ آئے وقد رای تلامیذ المولوی مجئ الرجل وذھاب
المولوی معہ وجیئہ مسرورا اور دیکھا اون شاگردان مولوی صاحب نے
جو اوس مکان مین بیٹھے تھے آنا مرد موصوف کا اور جانا مولوی صاحب کا
اونکے ہمراہ پھر واپس آنا خوشحال اور کوئی پوچھ نہین سکتا تھا یہ احوال
اور بعد صبح کے خبر دی مولوی صاحب موصوف نے تمام دوستون اور
شاگردون کو وکان ذلک فی بلدۃ رام فود اور یہ سرفرازی ہوئی بلدہ رامپور
مین وھکذا سمعت المولوی عبد الرب بن المولوی ینقل ھذہ القصۃ عن

جدی المولوی العارف علاء الدین احمد انه کان یقص ایسا ہی مین نے سُنا ہی
مولوی عبدالرب فرزند مولوی صاحب موصوف یعنی مولانا عبد العلی رحمہما اللہ سے
کہ نقل کرتے تھے اس قصے کو میرے دادا خدا شناس مولوی علاء الدین
احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بیان کرتے تھے اس قصے کو اور پہلے
جو ذکر کیا مین نے زبانی مولوی عبد الوحید صاحب کے تھا اور یہ جو مولوی
عبدالرب صاحب مغفور سے روایت لایا مین استشہاد ہی قول پر
مولوی عبد الوحید صاحب کے فقط وھو کان من حاضری الوقت من
تلامیذ المولوی قدس اللہ اسرارھم اجمعین اور وہ یعنی
مولوی علاء الدین احمد کہ اونکا ذکر گذر چکا ہی حاضران وقت اور شاگردون
مین سے مولوی صاحب ممدوح کے تھے پاک کرے اللہ رازون کو
ان سب کے ثم اجازنی المولوی عبد الوحید محمد بسلسلۃ اخری عجیبۃ بالمصافحۃ
پھر اجازت دی مجکو مولوی عبد الوحید صاحب نے ایک دوسرے
نادر سلسلہ کی بطریق مصافحہ کے وھی انہ صافح اباہ المولوی عبد الواحد
وہ یہ ہی کہ تحقیق اونھون نے مصافحہ کیا اپنے باپ مولوی عبد الواحد سے
اور مصافحہ لغت مین باہم ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے کو کہتے ہین

اور شرع مین عبارت ہی اوس سے کہ ایک شخص ہاتھہ دوسرے کا پکڑے
اپنے دونون ہاتھون کے درمیان باین طور کہ انگوٹھا اوسکا درمیان
دونون سبابہ کے اور دونون انگوٹھے اپنے کے پکڑے اور
ایساہی دوسرا پکڑے اور تھوڑی جنبش دے ایساہی سنا ہی مین نے
اپنے شیوخ حدیث وسلوک سے اور نیز استفادہ کیا ہی مین نے اوسکو
اپنے استاذ استاذ الفقہا فقیہ عصر مفتی محمد اصغر علیہ الرحمہ سے اور مصافحہ کرنا باہم
دو مسلمانون کا بغیر تعین وقت کے موجب اجر عظیم کا ہی اور سنت ہی
اور مصافحہ ایک ہاتھہ سے خلاف سنت مشائخ ہی اور تعین وقت
مصافحہ مین روا ہی فی الدر المختار کالمصافحۃ ای کما تجوز المصافحۃ لانہا سنۃ
قدیمۃ متواترۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صافح اخاہ المسلم وحرک یدہ تناثرت
ذنوبہ واطلاق المصنف تبعا للدرر والکنز والوقایۃ والنقایۃ والمجمع والملتقی وغیرہا
یفید جوازہا مطلقا ولو بعد العصر وقولہ انہا بدعۃ ای مباحۃ حسنۃ کما افادہ
النووی فی اذکارہ وغیرہ فی غیرہ وعلیہ یحمل ما نقلہ عن شارح المجمع من
انہا بعد الفجر والعصر لیس بشئ توفیقا فتاملہ وفی القنیۃ السنۃ فی المصافحۃ
بکلتا یدیہ وتمامہ فیما علقتہ علی المجمع انتہی کلامہ

یعنی درمختار مین ہی کہ مصافحہ جائز ہی اسلیئے کہ مصافحہ سنت قدیم ہے چلی
آتی ہی کیونکہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جس شخص نے مصافحہ کیا
اپنے بھائی مسلمان سے اور ہلایا اوسکا ہاتھ تو جھڑ گئے گناہ اوسکے اور
مطلق ذکر کرنا مصنف کا بہ تبعیت درر و کنز و وقایہ و نقایہ و مجمع و ملتقی
وغیرہ کے فائدہ دیتا ہی جواز مصافحہ کا مطلقاً اگرچہ بعد عصر کے ہو اور
قول مصنف کا کہ مصافحہ بعد عصر کے بدعت ہی مراد اس سے بدعت
مباحہ حسنہ ہی جیسا کہ نووی نے اپنے اذکار مین اور اورون نے دوسری
کتابون مین افادہ فرمایا ہی اور اسی پر محمول ہی جو شارح نے مجمع سے نقل
کیا ہی کہ مصافحہ بعد فجر و عصر کے کوئی چیز نہین ہی تاکہ موافقت دونون
کلامون مین ہو پس غور کرلو اسکو اور قنیہ مین ہی سنت مصافحہ دونون
ہاتھون سے ہی اور پوری بحث مجمع کی تعلیق مین مین نے ذکر کی ہی پورا
ہو گیا کلام صاحب درمختار کا اور چومنا بعد مصافحہ کے اپنے پیر کے
ہاتھ کو بلکہ دوسرے عالم اور متقی کے ہاتھ کو بھی روا ہی فی الدر المختار و لا باس
بتقبیل ید الرجل العالم و المتورع علی سبیل التبرک درر و نقل المصنف عن الجامع انہ لا باس
بتقبیل ید الحاکم المتدین و السلطان العادل و قیل سنۃ مجتبیٰ

یعنی در مختار مین ہی کچھ مضائقہ نہین ہی کہ مرد عالم اور بزرگ اور پرہیزگار
کے ہاتھ چومے بطریق تبرک کے جیساکہ درر مین لکھا ہی اور مصنف نے
جامع سے نقل کیا ہی کہ کچھ مضائقہ نہین ہی دیندار حاکم اور بادشاہ
عادل کے ہاتھ چومنے کا بعض کہتے ہین یہ سنت ہی جیساکہ مجتبی مین
ہی اور سولے انکے کسی کے ہاتھ کو نہ چومنا چاہیے فی الدر المختار
ولا رخصة فیه ای فی تقبیل الید لغیرهما ای لغیر عالم وعادل هو المختار
مجتبی وفی المحیط ان لتعظیم اسلامه واکرامه جاز وان لنیل الدنیا کره
یعنی در مختار مین ہی نہین اجازت ہی ہاتھ چومنے کی غیر عالم و غیر عادل
کے جیساکہ مجتبی مین ہی اور محیط مین ہی اگر اوس شخص کے اسلام کی تعظیم
اور اکرام کی وجہ سے چومتا ہی تو اجازت ہی اور جو طلب دنیا کے لیئے
چومتا ہی تو مکروہ ہی اس جگہ سے معلوم ہوا کہ جو مصافحہ کرے بے طلب
دنیا کے اگر وہ ہاتھ بھی چومے تو کچھ مضائقہ نہین اور بھی جاننا چاہیے
کہ معانقہ آپسمین دو مسلمان مرد کا اگر شہوت سے اور برہنگی سے نہو تو
جائز ہی اور تعین وقت اوسمین بھی جائز ہی جیسے معانقہ عید کا کیونکہ
تنویر الابصار مین جو کہ متن در مختار کا ہی اول معانقہ کا ذکر کیا اور مصافحہ کو

معانقہ

حرف تشبیہ کے ساتھہ بعد اوسکے لایا ہی اور صاحب در مختار قائل جواز
تعین وقت مصافحہ کے ہین جیسا کہ اوپر گذرا تو معلوم ہوا کہ معانقہ مثل مصافحے کے ہی حکم مین
جواز و عدم جواز کے لیکن ترک اولی ہی کیونکہ آنحضرت سے تخصیص وقت کی معانقہ و مصافحہ مین ثابت نہین
ہوئی واللہ اعلم دھو صافح جدہ المولوی مولانا عبد العلے اور اونھون نے
مصافحہ کیا اپنے دادا مولوی مولانا عبد العلی سے دھو صافح المولوے
امین الدین سیدن فوری اور اونھون نے مصافحہ کیا ہاتھہ سے مولوی
امین الدین سیدن پوری کے سیدن پور ایک گانون ہی ملک ہند مین دھو
صافح الحاج الموسوم بحاجی صفت الخیر ابادے اور اونھون نے مصافحہ
کیا ہاتھہ سے حاجی صاحب کے جو مشہور و معروف ساتھہ حاجی صفت
کے اور رہنے والے خیراباد کے ہین وہ ایک گانون ہی ہند کے
گانون مین سے مترجم کہتا ہی بعضی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ انکا
نام حاجی صفت اللہ ہی دھو صافح الشیخ عبد اللہ الجنی اور اونھون نے
مصافحہ کیا شیخ عبد اللہ جنی سے جنی قاموس مین لکھا ہی کہ نسبت جن کے طرف
ہی انکو جنی اسوجہ سے کہتے ہین کہ طویل العمر تھے اتنی عمر تھی جو انسانونکی
نہین ہوتی اور یہی قول صحیح ہی اور بعضے کہتے ہین یہ چونکہ کثرت سے

حاشیہ

جنون کی قوم سے صحبت رکھتے تھے اسوجہ سے انکا لقب جنی ہو گیا واللہ اعلم بالصواب قدس اللہ اسرارہم پاک کیے ہین اللہ تعالی نے راز اونکے

وھو صافح الشیخ عبد اللہ صاحب علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ

اونھون نے مصافحہ کیا ہاتھ سے شیخ عبد اللہ علم بردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہی اللہ اوسسے رضی اللہ عنہ اسوجہ سے مین نے کہا کہ وہ صحابی تھے مترجم کہتا ہی مولانا بحر العلوم قدس سرہ العزیز شرح مسلم مین لکھتے ہین کہ اولیا قلندریہ عبد اللہ علم بردار کے صحابی ہونے کا دعوی کرتے ہین اور اپنی قلندریت کی نسبت انھین کی طرف کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین سند متصل کا اور عجب حکایت بیان کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ چھ سو برس کے قریب یہ زندہ رہے چونکہ یہ اولیا اللہ صاحب کرامت اللہ کی طرف سے محفوظ ہوتے ہین کذب وغیرہ سے تو اسلیے کذب کی نسبت کرنے کی انکی طرف گنجایش نہین فتامل واللہ اعلم وھو صافح النبی سید المرسلین محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اونھون نے مصافحہ کیا حضرت نبیون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے درود ہو

اور سلام ہوا اونپر مترجم کہتا ہی واضح رہے کہ مجکو یاد پڑتا ہی کہ حضرت جدی
ومرشدی قدس سرہ العزیز سے مین نے سُنا ہی خود اور بعض ثقات بھی
مجھسے نقل کرتے ہین کہ اونھون نے حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ
العزیز سے سنا فرماتے تھے کہ جب یہ سلسلہ مجکو ملا مجکو فکر تھی کوئی شخص
معتقد علیہ صاحب سند عالی مجھے ملے تو اوس سے مین اس سلسلہ کی
اجازت دون تو جسوقت حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز بلدۂ
مدراس اپنے والد ماجد کی خدمت مین پہونچے حضرت سید محمد تھر قدس
سرہ العزیز سے کہ خلیفہ حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ کے تھے ملاقات
ہوئی وہ شجرے لیے ہوے آئے اور فرمایا صاحبزادے تمھارا
انتظار بہت کھینچنا پڑا اب اپنی امانت لو اور ہم رخصت ہوتے ہین
چنانچہ وہ پلٹ کر تشریف لے گئے تیسرے روز اونکا انتقال ہوا
اور اوسی نواح مین دفن ہوے اسی وجہ سے یہ سلسلہ مصافحہ
حضرت جدی ومرشدی بواسطۂ حضرت سید محمد تھر صاحب کے بھی
بحر العلوم قدس سرہ العزیز سے روایت کرتے ہین اور یہ سند عالی
اور جید ہی نیز مثل اور سلاسل کے اس سلسلہ کی بھی اجازت حضرت

جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز کو اپنے والد ماجد سے ہی اور اونکو اپنے والد کے واسطے نسے اور بلا واسطہ اپنے والد کے بھی بحر العلوم قدس سرہ سے اجازت ہی چونکہ یہ سب اجازتین حضرت جدی قدس سرہ العزیز کو بعد تصنیف اس رسالے وشرح کے حاصل ہوئین اسوجہ سے درج کتاب نہین ہوئین فقیر نے مناسب جانا کہ اضافہ ان اجازتون کا ترجمہ مین کیا جائے اور ان کل سلاسل کی اجازت یعنی سلسلۂ قادریہ وسلسلۂ چشتیہ صابریہ ونظامیہ اور سلسلۂ مصافحہ اور سلسلۂ صدیقیہ کی اجازت حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز نے حضرت قبلہ ام والدی ومرشدی مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محمد عبدالوہاب صاحب عم فیوضہم کو عنایت فرمائی اور خلیفہ وجانشین اپنا کیا اور حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ نے اس فقیر مترجم محمد قیام الدین عبدالباری عفا اللہ عنہ کو اور جناب بھائی صاحب مولوی حاجی محمد عبدالرؤف صاحب دام ظلہ کو بھی جمیع سلاسل وغیرہ مین بعد بعیت کے مجاز فرمایا اس عبارت سے مجھے جو کچھ اپنے اساتذہ اور شیوخ سے پہونچا ہی تم دونون کو اوس کل کی اجازت دیتا ہون پھر بعد وفات حضرت جدی ومرشدی

قدس سرہ العزیز کے سنہ ۱۲۱۴ ہجری مین حضرت ابی و مرشدی عم فیوضھم نے
ہم دونون کو بعد تکمیل بعیت کے مجاز فرمایا اس عبارت سے کہ تمھین کوئی
ضرورت نہین تاہم مین بھی جو کچھہ مجکو اپنے والد ماجد قدس سرہ اور
حضرات مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفا سے ملا ہی اوسکی اجازت اپنی طرف سے
دیتا ہون ذلک الفضل من اللہ واللہ ذو الفضل العظیم ثم اعلم
ان البیعۃ سنۃ ❊ پھر جانو تم اسکو جو بیان کیا مین نے خدا عشق
تمھین نصیب کرے بعیت کرنا سنت ہی کما قال الشیخ المحدث
الکامل استاذ استاذ استاذی مولوی ولی اللہ الدھلوی
رحمہ اللہ ❊ جیساکہ شیخ محدث میرے استاذ استاذ
او ستاذ مولوی شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہی جو والد
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کے تھے کہ بعیت کا سنت ہونا حدیث
صحیح سے ثابت ہوتا ہی مترجم کہتا ہی اسمین اشارہ ہی کہ بعیت مروجہ
فقرا کے وجوب کے جو قائل ہین اونکا قول بعید از صواب ہی جیسا کہ
آگے اسکی تفصیل آتی ہی اور حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز
نے حدیث مولوی حسین احمد صاحب محدث ملیح آبادی اور مولوی

مرزا حسن علی صاحب محدث سے پڑھی ہر اور ان دونون نے حدیث
مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے پڑھی اور شاہ صاحب نے مولانا
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی سے پڑھی ہر اسیوجہ سے استاذ
استاذ استاذ اونکو کہا واللہ اعلم کما فی البخاری عن ابی ادریس عائذ
الله ابن عبد الله عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه و کان شهد بدرا
وهو احد النقباء ليلة العقبة ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال
وحوله عصابة من اصحابه على ان لا تشركوا بالله شيئا و لا تسرقوا
و لا تزنوا و لا تقتلوا او لادكم و لا تاتوا ببهتان تفترونه بين
ايديكم وارجلكم و لا تعصوا فى معروف فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب
من ذلك شيئا فعوقب فى الدنيا فهو كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله
فهو الى الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبايعناه على ذلك
صحیح بخاری مین ابی ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہر کہ روایت
کرتے ہین عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ کبار صحابہ رضی اللہ
عنہم مین سے ہین اور بدر کی لڑائی مین حاضر ہونے والون مین ہین
اور اہل عقبہ مین سے تھے کہا عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب عقبہ مین (شب عقبہ کہتے ہین
اوس رات کو کہ نبوت کے ایک سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ طیبہ کے رہنے والون سے زمانہ حج مین ملاقات کی اور اسی طرحسے
تین بار ملاقات ہوئی پہلی بار کو عقبۂ اولی اور دوسری بار کو عقبۂ ثانیہ اور
تیسری بار کو عقبۂ ثالثہ کہتے ہین) اور گرد آپکے ایک عصابہ یعنی گروہ آپکے
ساتھیون کا تھا (عصابہ دس آدمیون پر یا دس سے زائد پر بولتے ہین
اور رہط کہتے ہین تین یا سات سے دس آدمیون تک کو یا دس سے
کم پر بولتے ہین یہ سب قاموس مین ہی) فرمایا بعیت کرو میری اس بات پر
کہ نہ شریک کروگے خدا کے ساتھہ کسی چیز کو اور چوری نہ کروگے اور زنا
نہ کروگے اور اولاد کو قتل نہ کروگے اور بہتان نہ باندھوگے کسی پر اور
گناہ نہ کروگے نیکی مین یعنی اوس کام مین جو خدا اور خدا کے رسول کی
طرف سے مقرر ہی پس جو شخص بجالایا تم مین سے اس بعیت کو تو اجر
اوسکا اللہ پر لازم ہی یعنی اللہ تعالی اجر اوسکا یقینی دیگا خدا پر لازم ہونا
اجر کا اس طرحپر نہین ہی جیسے کوئی دوسرا کسی پر لازم کردیتا ہی کیونکہ خدا
دوسرے کے لازم کرنے یا واجب کرنے سے بری ہی اس لئے کہ

کسی کالازم کرنایاواجب کرناکسی چیز کو مستلزم مغلوبیت کو ہی بلکہ لازم ہونا
خداپر اسکے یہ معنی ہین کہ جیسے لازم چیز کا کرنا ضروری ہوتا ہی اسی طرح جیسے
خدا ضرور بخشے گا اور جس شخص سے کوئی چیز خلاف اس بعیت کے سرزد
ہوئی اور اوس سے دُنیا مین بُری سزا سے پکڑ ہوگئی تو یہی پکڑ اوسکے گناہون کا
کفارہ ہوگی اور جس شخص سے کوئی چیز خلاف بعیت کے سرزد ہوئی اور اوسے
اللہ نے چھپایا تو وہ گناہ خدا کے حوالے ہی اگر چاہے درگذر کرے چاہے عذاب
کرے سوائے شرک کے کہ وہ اوسکو نہ بخشیگا جیسا فرماتا ہی ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء کہ تحقیق خدا نہ بخشیگا اوس شخص کو کہ جسنے
کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک کیا اور سوائے شرک کے جسے چاہے بخشیگا یعنی چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے اوس مدت تک کہ جو مدت اندازہ ہی اوسکے گناہونکا یعنی بقدر
اپنے گناہون کے سزا پائیگا لیکن بعد اوس مدت کے گذر جانے کے سب گناہگارون کو
خدا بخشدیگا سوائے کافرون کے کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین جلتے رہینگے واللہ اعلم
کہا عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نے پھر بعیت کی ہمنے آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر
ان سب امور مذکورہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وفی المواھب اللدنیۃ فی العقبۃ الثانیۃ قال

فاسلموا وبایعوا علی ان لا نشرک باللہ شیئا و لا نسرق و لا نزنی و لا نقتل اولادنا

ولا نأتی ببهتان نفترے بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیه فی معروف
والسمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکره ولو اثرت
علینا وان لا ننازع الامر اهله وان نقول الحق حیث کنا لا نخاف فی
الله لومة لائم قال علیه السلام فان وفیتم فلکم الجنة ومن
عصانی من ذلک شیئا کان امره الی الله ان شاء عذبه وان شاء عفا عنه

مواہب لدنیہ مین جو تصنیف ہی علاء الدین قسطلانی کی عقبۂ ثانیہ کے
احوال مین ہی یعنی دوسرے سال دوبارہ تشریف لیگئے آپ عقبہ کی
طرف جو مشہور جگہ ہی منا مین اور آنحضرت صلعم اہل مدینہ سے ملے تو اونمین
وہ لوگ بھی تھے جنھون نے عقبۂ اولی مین بیعت کی تھی کہا حضرت صلعم نے
خاصکر اون سب سے کہ اسلام لاؤ اور بیعت کرو اس پر کہ شریک نہ کرینگے
ہم خدا کے ساتھہ کسی چیز کو اور چوری نہ کرینگے کسی کے مال مین اور
زنا نہ کرینگے اور لواطت زنا سے بُری ہی مگر ذکر نہ کرنا حدیث مین اوسکا
اس سبب سے ہی کہ اہل عرب کو اوسکی عادت نہ تھی بلکہ اوسکو جانتے
بھی نتھے اس سے آنحضرت نے اوسکو زبان پر لانا برا جانا فرمایا اور
نہ مارینگے اپنی اولاد کو اور بہتان نہ باندھینگے اپنی طرف سے کسی پر

اور نافرمانی نہ کرینگے امر معروف مین اور بیعت کرو اپنے کان رکھنے پر
نیک ۱۲
یعنی کلام خدا اور رسول پر اور تابعدار ہونے پر اوسکے جو حکم کیئے گئے ہو
یعنی قبول کرنا اور عمل اوسپر تنگی مین اور وسعت مین اور خوشی او ناخوشی
مین اگرچہ گران ہو (حدیث مین لفظ لو اثرت علینا فرمایا ہی قاموس مین ہی
کہ از جملہ اثر کے معانی کے یہہ معنی لکھے ہین الحال غیر المرضیۃ یعنی ناگوار
حال اسلیے اسکے معنی یہ ہوے اگرچہ وہ حال ناگوار ہو ہم پر یعنی گران ہو)
فرمایا اور اس بات پر بیعت کرو کہ نہ چھین لینگے ہم کسی کام کو اوسکے اہل سے
اور کہینگے ہم سچی بات جس جگہ ہون یعنی کسی جگہ سچی بات کہنے سے
نہ رکے رہینگے اور نہین ڈرینگے ہم خدا کے حکمون مین ملامت
کرنے سے کسی ملامت کرنے والے کی فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
اگر بجالاؤ گے عہد کو تو تمھارے لیے جنت ہی اور جس شخص نے مخالفت
کی میری کسی چیز مین ان باتون مین سے کام اوسکا خدا کے حوالہ ہے
چاہے عذاب کرے اوسکو چاہے چھوڑ دے جاننا چاہیے کہ یہ دونون
حدیثین جو بیعت کے سنت ہونے پر پیش کیگئی ہین تو پہلی حدیث دلیل
بیعت اسلام پر ہی اور دوسری حدیث لفظ بایعوا سے فی معروف تک

دلیل ہی بعیت توبہ پر کیونکہ بعیت اسلام مین بعیت توبہ داخل نہین ہی اسلیئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسلموا پر واو کے ساتھہ عطف کیا ہی
اور عطف بالواو کی شان سے ہی کہ معطوف او ر معطوف علیہ مین ذاتًا
تبائن ہو اور دونون کے حکم مین اتحاد ہو تو حکم بعیت اسلام اور بعیت توبہ
اور بعیت ملازمت کا ایک ہی ہی اور وہ عصیان ہی اور بھی بعضے اونکی
بعیت اسلام بجالائے تھے اور کوئی بات ایسی اونسے ظاہر نہین ہوئی
تھی جسسے بعیت ٹوٹ جاتی تو حاجت تکرار کی نہ تھی واللہ اعلم اور لفظ
والسمع سے ولواثرت علینا تک بعیت خلافت پر دلیل ہی اور بھی اسمین
اشارہ بعیت جہاد پر ہی کہ لاتخاف سے اشارہ ہوتا ہی استقلال طبیعت
کی جانب لیکن دلیل اسپر بعیت الرضوان تھی کہ اوسمین عہد لڑمرنے کا
اور گھر چھوڑنے کا عہد تھا فتح مکہ تک پس دلیل ہوگئی بعیت ہجرت پر بھی
لیکن بالیعوا امر ایجابی نہین مدینے کے لوگ آنحضرت صلعم کے مدینے مین
پہونچنے کے بعد ایمان لائے اور اونھون نے بعیت نہین کی اور حضرت صلعم نے
اونپر انکار نہین کیا اور احتمال نسخ کا بھی نہین کیونکہ بعد اسکے بھی اصحاب سے
بعیت کرنا آنحضرت صلعم کے ہاتھہ پر ثابت ہوتا ہی اور یہ امر عبادت تھا

عادت نہ تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے مین عہد کے
بیان اجر کا فرمایا ہی اور خلاف کرنے پر وعید اور ظاہر ہی کہ سنت
عادی کے ترک کرنے مین لزوم وعید کا ثابت نہین ہوتا ہی پس باقی رہا
سنت ہونا واللہ اعلم وبعض احکامہا فی القرآن کالاعتکاف ہو سنۃ

وبعض احکامہ فی الکتاب سنذکرہا قریبا ان شاء اللہ تعالی

اور بعض احکام بیعت کے قرآن مجید مین ہین جیسے اعتکاف کہ وہ بھی
سنت ہی اور بعضے احکام اوسکے قرآن مین مذکور ہین قریب ہی اون
احکام کو بیعت کے ذکر کرتا ہون مین اگر اللہ نے چاہا وھی علی عدۃ اقسام

احدہا بیعۃ الاسلام وھی ان یبایع علی ید احد سابق الاسلام متبرک

ومتبرک الاوصاف علی ان لا یکفر بعد ایمانہ قط اور وہی

یعنی بیعت کی چند قسمین ہین ایک اون اقسام مین سے بیعت الاسلام
ہی وہ یہ ہی کہ بیعت کرے اس بات پر ایک شخص کے ہاتھ پر اس جگہ
لفظ ایک اشارہ ہی اسکا کہ بیعت ایک شخص کی چاہیے نہ چند شخصونکی
جو پہلے سے اس بیعت کرنے والے کے اسلام لاچکا ہو کیونکہ وہ
شخص اگر اسلام پہلے سے نہ لایا ہوگا ایسی بیعت کا قبول کرنا اوس سے

غیر متصور ہی اور اوصاف بھی اوسکے متبرک ہون اسوجہ سے کہ اچھے لوگون سے عہد کے توڑنے مین شرم ہوتی ہی اور نیک مردونکے سوا بُرون کا اعتبار نہین ہی پس اونکی عہد شکنی مین بھی شرم نہین ہوتی اس بات پر بیعت کرے کہ بعد ایمان کے کبھی کفر نہ کریگا مترجم کہتا ہی حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ العزیز نے کتاب فتح الرحمان مین فرمایا ہی بیعت کردن دو شیخ را جائز نمی دارند یعنی صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بیعت کرنے کو دو پیرون کے ہاتھ پر جائز نہین رکھتے ہین تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی (بیعت دو شیخ سے)

وثانیتہا بیعۃ التوبۃ وہی ان یبایع علی ید شیخہ علے انہ تاب من المعاصے و توجہ الی الحسنات فلا یعمل شیئا من الکبائر والصغائر ولا یترک حسنۃ علی ما فی وسعہ (بیعت توبہ)

اور اقسام بیعت مین سے دوسری قسم بیعت توبہ ہی وہ بیعت کرنا ہی شیخ کے ہاتھ پر اس بات کی کہ اسنے گناہون سے اپنے توبہ کی اور اچھائیونکی جانب متوجہ ہوا اور چھوٹے بڑے کوئی گناہ نکریگا اور اچھائی کو نہ چھوڑیگا جہانتک اوسکی طاقت مین ہی گناہ کبیرہ یعنی بڑے گناہ جسکے کرنے پر قرآن مین یا احادیث صحیحہ مین وعید آگ مین (گناہ کبیرہ)

جلنے کے عذاب مین پڑنے کے یا کرنے والے پر کفر یا فسق کا اطلاق کیا
گیا ہو یا کرنے والے پر اوسکے حد قرار پائی ہو یا ایسے گناہون کے برابر
ہو جنکے یہ احوال ہین یا بُرائی اوسکی اونسے باعتبار بداہت عقل کے
زائد ہو تو شریک کرنا کسی چیز کا خدا کے ساتھہ اور کاہن کو اوسکی کہانت
مین اوسکو سچا کہنا اور رسولون کو اور قرآن کو اور فرشتون کو بُرا کہنا اور
ان تینون مین سے کسی کا انکار کرنا اور اونسے دل لگی مسخراپن کرنا اور
اونکو ہلکا جاننا اور ایسی ہی انکار دوسری ضروریات دین کا گناہ کبیرہ ہی
بلکہ یہ سب اکبر کبائر مین سے ہین کہ کفر ہی کیونکہ ان امور مذکور پر وعید آگ
وعذاب کے قرآن وحدیث مین وارد ہوئی ہی جیسا اللہ تعالی ارشاد
فرماتا ہی والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئك اصحب النار هم فیها خالدون
جن لوگون نے انکار کیا ہدایت کا اور جھٹلایا آیتون کو میری وہی ناری
ہین کہ ہمیشہ اوسی آگ مین رہینگے اور فرمایا اللہ جلشانہ نے ومن
الذین اشرکوا یود احدهم لو یعمر الف سنة وما هو بمزحزحه من
العذاب ان یعمر والله بصیر بما یعملون اور اون لوگون مین سے جنھون نے
خدا کے ساتھہ کسی چیز کو شریک کیا وہ ہی کہ جو اپنی عمر ایک ہزار برس تک

بڑھنا پسند کرتا ہی اور اوسکو عذاب سے دور رکھنے والی اوسکی عمر نہین
ہی اور خدا تعالی اونکے کردار کو دیکھتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شریک
کرنے والا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو آگ مین جلیگا اور انکار کرنیوالا
آیتون کا آگ مین جلیگا اور رہائی کبھی آگ سے نہ پائیگا اور تصدیق
کاہن کی داخل ہی رسول کے جھٹلانے مین کیونکہ رسول نے اوسے
جھوٹا فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کذب المنجمون
برب الکعبۃ جھوٹے ہین نجومی قسم ہی رب کعبہ کی اور ایسا ہی برا کہنا
رسول کو اور قرآن کو اور فرشتون کو مستلزم ہی انکار کو اور ضحکہ کرنا بھی
انکے ساتھ بے انکار کے غیر ممکن ہی تو یہ سب باتین اکبر کبائر سے
ہین کہ جو کفر ہی اسلیے کہ قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالی نہ بخشیگا کسی کافر کو
اور اوسکے سوا گناہ کرنیوالے کو چاہے بخشدے یعنی غیر کافرون کو
امید مغفرت کی ہی اگر حق تعالی چاہے بے عذاب کے بخشدے اور اگر
آگ مین پڑینگے تو بقدر گناہ کے اور بعد اوسکی شفاعت کے سبب سے
بخشے جائینگے اور انکے لیے ہمیشہ آگ مین جلنے کا حکم ہی پس یہ لوگ

کافرہین واللہ اعلم اور گناہ کبیرہ ہی نماز کو چھوڑنا اور زکوۃ کا نہ دینا اور
روزے رمضان کے نہ رکھنا اور حج نہ کرنا اور کسی آدمی کو مار ڈالنا
اور خود اپنی اولاد کو قتل کرنا اور خودکشی کرنا اور خیانت کرنا اور جھوٹی
گواہی دینا اور یمین غموس یعنی جھوٹ پر قسم کھانا اور یتیم بچے کا مال کھا جانا
اور والدین کی نافرمانی کرنا اور اونکو تکلیف دینا اسواسطے کہ اطاعت
والدین کی واجب ہی کیونکہ خدا کا فرمودہ ہی والذی قال لوالدیہ اف
لکما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلی وهما یستغیثان الله ویلک
امن ان وعد الله حق فیقول ما هذا الا اساطیر الاولین اولئك الذین حق علیهم
القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس انهم کانوا خاسرین
اور جس شخص نے کہا اپنے مان باپ سے مین بیزار ہون تم سے کیا
مجکو وعدہ دیتے ہو کہ مین نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہین اتنی
سنگتین مجھ سے پہلے اور وہ دونون فریاد کرتے ہین اللہ سے کہ
آئی برائی تیری تو ایمان لا بیشک اللہ کا ٹھیک ہی وعدہ پھر کہتا ہی
یہ سب نقلین ہین پہلونکی وہ لوگ ہین جنپر ثابت ہوئی بات شامل
اور فرقون مین جو گذر ے انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے

بیشک وہ تھی خسارہ مین آئے لیکن والدین اگر کبیرہ گناہ کرنے کو
کہین تو واجب ہی کہ اوسکو نہ کرے اور یہ نہ کرنا گناہ نہین ہی خدا فرماتا ہی
۱ وان جاھداك علیٰ ان تشرك بی مالیس لك به علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا
معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون
اگر لڑین ماں باپ تجھسے اس بات پر کہ شریک کر تو میرے ساتھ کسی
ایسی چیز کو جسکو تو نہین جانتا ہی تو اطاعت اونکی اس امر شرک مین
نہ کر اور رہ ساتھ اونکے دنیا مین صحبت معروف کے ساتھ یعنی ایسی
طرح رہنا کہ راضی ہو اوس طرح رہنے سے شرع یعنی خلاف شرع کے
نہ ہو اور پیروی کر راہ کی اوسکی جسنے رجوع کیا میری طرف اور مستعد
ہو گیا میری طاعت کرنے کو پھر میری طرف لوٹ کے آنا ہی تمکو
پس بتادونگا مین تمکو جو تمنے کیا ہی یعنی جزا ہر ایک کو اوسکے عمل کے
موافق دیجائیگی اس سے معلوم ہوا کہ اتباع ماں باپ کی واجب ہی
اوس امر مین جو خلاف شرع نہ ہو اور دین کی باتون مین اتباع
دینداروں کی واجب ہی اور خلاف واجب حرام ہی تو جو والدین ایسا امر
کرین جسمین خلاف اتباع دینداروں کے ہوتا ہی اتباع والدین کی حرام ہی

دین کی باتون مین اتباع دیندارون کا فرض ہے

کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اگر شرک کرنے کا حکم دین تو اطاعت اونکی نہ کرو
مراد اسجگہ شرک سے وہ کام ہی جو خلاف شرع کے ہو دلیل اسکی سوق
کلام ہی کہ خدا نے فرمایا وصاحبهما فی الدنیا معروفا صحبت معروفہ کا حکم دیا
اور حکم اتباع کرنے کا اہل دین کی امور آخرت مین فرمایا اور لفظ شرک کو
ذکر کرنا اسوجہ سے ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی سعد ابن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب سعد رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی تعلیم و فہمایش سے اسلام لائے تھے اور حمنہ
رضی اللہ عنہا والدہ حضرت سعد نے اس خبر کو سنکر قسم کھائی تھی کہ
جبتک سعد ایمان سے نہ پھر جاوینگے نہ کھانا کھاونگی نہ پانی پیونگی
اسی حال مین تین دن گذر گئے اور بعد تین روز کے وہ بھی مسلمان
ہوکر صحابہ مین داخل ہوئین اور بیضاوی نے سورہ عنکبوت مین فلا تطعهما
کی تفسیر مین لکھا ہی فانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق نہین جائز ہی پیروی
کرنا مخلوق کی خالق کی معصیت مین بیضاوی لفظ معصیت لائے
جو عام ہی کفر و فسق سے واللہ اعلم بالصواب اور بھی کبائر مین سے ہی قطع
رحم یعنی اقربا سے عداوت رکھنا اور دغا کرنا ناپ مین اور تول مین اور سود کہانا

اور جہاد سے بھاگ جانا اور فساد کرنا اور میان بی بی کے بیچ جدائی ڈلوا
دینا اور جو عورتین حرام ہین اونسے نکاح کرنا اور نبی پر جھوٹ باندھنا اور
حاکم کے سامنے کسی کی چغلی کھانا تاکہ وہ مارا جاوے یا غارت کیا جاوے
اور غیبت کرنا اور ہجرت کا ترک کرنا دار الحرب سے اور کفار کے ساتھہ
دوستی رکھنا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا اور کسی جاندار کا آگ مین جلانا کیونکہ
بعض ان امور سے وہ ہین جنپر اطلاق کفر کا آیا ہی قرآن وحدیث مین
اور بعضے وہ ہین جن پر وعید عذاب کی ہوئی ہی اور بعض وہ ہین جو عقل کے
نزدیک بدترین اونسے جنکے واسطے نص وارد ہوئی ہی تفصیل اسکی
کتب فقہ وعقائد مین مذکور ہی اور کبائر سے ہی زنا اور لواطت کرنا اور
نشے کی چیز کھانا پینا اور چوری کرنا کسی کے مال مین اور رہزنی کرنا
توان سب امور پر شرع مین حد معین ہی اور صغیرہ گناہ وہ ہی جس سے صغیرہ
شارع نے ممانعت کی یا جسکے کرنے کا حکم دیا اوسکی یہ ضد ہی یا اوسکے
کرنے سے طریقہ مقررہ دین کا جاتا رہتا ہی جو شخص اسکی تفصیل چاہے
کتب فقہ وکلام مین دیکھلے اور حسنہ وہ ہی کہ جو اجر وثواب کا باعث حسنہ
ہو فرائض ہون یا واجبات یا سنتین یا نفلین وغیرہ ونالنتھا بیعۃ

الملازمة وهی ان یبایع علی ان یلازم لنفسه ما یامره الشیخ
تیسری قسم بعیت کی بعیت ملازمت ہی وہ یہ ہی کہ بعیت اس بات کی
ہاتھہ پر اپنے شیخ کے کرے کہ جو حکم اوسکا شیخ اوسکو دیگا اوسکو اپنے اوپر
یہ مرید لازم کر لیگا اس جگہ سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے لئے بعیت
اس طور پر کہ مین بعیت کرتا ہون کہ فلان شخص کا حکم تمہارا لازمی کر لیگا
جائز نہین ہی اور کوئی اعتبار نہین رکھتی ہی لیکن بعیت بالوکالت یعنی
کسی دوسرے شخص کیطرف سے یہ شخص اسطور پر بعیت کرے کہ فلان
شخص نے مجکو بھیجا ہی کہ مین آپکے ہاتھہ پر اوسکی طرف سے بعیت
کرون جائز ہی کیونکہ وکالت سب عقود مین جائز ہی واللہ اعلم وهی نوعان
الاول بیعة الالتزام وهی ان یلتزم اخلاق الشیخ لنفسه اور وہی
یعنی بعیت ملازمت کی دو قسمین ہین پہلی قسم اوسکی بعیت التزام ہی وہ یہ
ہی کہ بعیت کرے اس بات کی اپنے شیخ کے ہاتھہ پر کہ اپنے اوپر اپنے
پیر کے اخلاق لازم کر لیگا اپنے نفس کی صفائی کے واسطے نہ واسطے
اپنی تعلی اور نہ شیخ کی برابری کے والثانی بیعة ترك الوجود وهی ان
یبایع علی ان لایری الوجود الا وجود الرب المنان اور دوسری قسم

بیعت ملازمت کی بیعت ترک وجود ہے وہ یہ ہے کہ بیعت کرے کہ کسی
چیز کے وجود کو نہ دیکھیگا چشم باطن سے بجز وجود پروردگار احسان
کرنے والے کے جیسا کہ مولانا علاء الدین اودہی فرماتے ہین شعر

گر بچشمان دل مبین جز دوست ہر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست

یعنی آنکھون سے دل کے نہ دیکھہ کسی چیز کو سواے دوست کے اور
جو کچھہ تو دیکھے جان لے کہ وہ مظہر دوست کا ہے و کنا بیعة الجہاد
والہجرة وبیعة الخلافة اما الاولی ان یبایع علی ید الخلیفة علی ان یہجر
بیتہ التی فی دار الکفر ویذہب معہ الی دار الاسلام ویجاہد والثانیة
ان یبایع علی ید رجل علی انہ جعلہ امامہ فلا یخرج عن دائرة اطاعتہ

اور ایسی ہی بیعت جہاد کی اور ہجرت کی اور بیعت الخلافة منجملہ اقسام بیعت
مسنونہ کے ہین لیکن پہلی قسم بیعت کی یعنی بیعت جہاد اور ہجرت وہ یہ ہے
کہ بیعت کرے خلیفہ یعنی بادشاہ اسلام کے ہاتھہ پر کہ جو گھر اوسکے
کافرون کے ملک مین ہین اونکو چھوڑکر خلیفہ کے ہمراہ مسلمانون کے
ملک مین چلا جائیگا اور خلیفہ کے ساتھہ کافرون پر جہاد کریگا اور دوسری
بیعت یعنی بیعت خلافت کی یہ ہے کہ کسی شخص کے ہاتھہ پر بیعت کرے

اس بات کی کہ اوسکو امام اور پیشوا اپنا بنائیگا اور اوسکی اطاعت اور
فرمانبرداری سے باہر نہ ہوگا اگر خلاف اوس شخص کے حکم کے سرزد ہوگا
اس بیعت کرنے والے سے تو یہ بیعت کرنیوالا باغیون مین شمار کیا
جائیگا بشرطیکہ حکم اوس شخص کا خلاف شرع کے نہو اگر خلاف دین کے
ہوگا تو اطاعت اوسکی واجب نہین ہی جیسے والدین کی اطاعت فائدہ
مشائخ کرام مین ایک بیعت ماسوا ان اقسام بیعت کے جو مذکور ہوئین
رائج ہی اور اس بیعت کو بیعت تبرک کہتے ہین اور بیعت کرتے ہین
فقط سلسلہ مین داخل ہونے کے لئے اور عہود مذکورہ مین سے کوئی
عہد پیش نہین ہوتا ہی تو اسکے لیے صرف اجازت شیخ کی کافی ہی دوسرے
شرطون کے پائے جانے کی حاجت نہین اور متن مین مین نے اس
بیعت کا ذکر نہین کیا اسوجہ سے کہ یہ بیعت مسنونہ سے نہین ہی اور
فائدہ اس بیعت کا یہ ہی کہ شیوخ کبار کی ہمت بیعت کرنے والے کے
واسطے شامل حال ہو جاتی ہی جیسا مشہور ہی کہ حضرت شیخ العارفین
مولانا احمد انوار الحق قدس سرہ کے دست مبارک پر ایک بی بی سادات
مین سے مرید ہوئین تھین اوسنے کبار مشائخ کی شان مین کوئی کلمہ بے ادبی

وگستاخی کا نکل گیا تھا اور پھر توبہ کی نوبت نہین آئی تھی جب نزع کا وقت
پہونچا تو زبان اون بی بی کی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور چہرہ سیاہ ہونے لگا
اور زبان سے کلمۂ توحید نہین نکلتا تھا کسی نے حضرت کے متعلقین مین سے
حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہ سے آکر حال اون بی بی کا عرض کیا
آپ جوش مین آکر کھڑے ہو گئے اور کوٹھے پر مکان کے ٹہلنے لگے خدا کے
فضل سے اونکی زبان سے کلمۂ لا آلہ الا اللہ جاری ہوا اور منہ بھی اونکا
روشن اور نورانی ہو گیا اسی حال مین اونھون نے انتقال کیا حضرت
مولانا قدس سرہ نے فرمایا الحمد للہ کہ بیگمہ نے ایمان کے ساتھہ وفات
پائی باوجودیکہ حضرت اپنے دولتخانے مین تشریف فرما تھے اور وہ بی بی
اپنے گھر مین تھین واللہ اعلم مترجم کہتا ہے اور ایسی ہی حکایت متعلق
ہمت کے حضرت امام الاولیا قبلۂ عالم مولانا مولوی عبد الوالی قدس
سرہ کے بھی ذکر شریف مین مذکور ہے کہ آپ اپنے ایک مرید کی عیادت کو
گئے اور اونکو حالت نزع مین پایا اور تعلق اونکا امور دنیا کی طرف
تھا الفاظ اونکی زبان سے خلاف جاری تھے اور کلمۂ طیبہ زبان پر اونکی
نہین آتا تھا اوسوقت حضرت قدس سرہ اپنے دولتخانہ پر واپس تشریف لائے

اور آپنے مصلے پر مراقب بیٹھ گئے حضرت کا توجہ کرنا تھا کہ اونکا تعلق
دنیا سے علیحدہ ہوا اور کلمۂ طیبہ زبان سے جاری ہولنے لگا یہانتک
کہ بعد کلمۂ طیبہ کے لفظ اللہ پر خاتمہ ہوا اودھر انکا خاتمہ بخیر ہوا ادھر حضرت
قدس سرہ نے اپنے مصلے پر شکر خدا ادا کیا اور اون مرید کا نام لیکر فرمایا
کہ اچھے جہان سے گئے یعنی اللہ نے اونکا خاتمہ بہت نیک اور احسن
کیا اور یہی قول جمیل مین ہی کہ بیعت تبرک جو بزرگون کے سلسلے مین
داخل ہونے کے لیے کی جاتی ہی بمنزلۂ سند حدیث کے ہی کہ ان دونون
مین بڑی برکت ہی دلہا احکام اور بیعت کے لیے احکام ہین منہا
وجوب الایفاء وحرمة النکث اونمین سے ایک واجب ہونا
عہدون کے بجالانے اور حرام ہونا عہدون کے توڑنے کا ہی
لقوله تعالى ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق
ايديهم فمن نكث فانما ينكث على نفسه ومن اوفى بما عاهد
عليه الله فسيؤتيه اجرا عظيما اللہ کے اس ارشاد کے باعث
کہ جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
کرتے ہین بیعت مگر خدا کی یعنی بیعت تمہاری بعینہ اللہ کی بیعت ہی

کیونکہ تم اوسکے نائب ہو اور حکم نائب کا مثل حکم منیب کے ہی خدا کا ہاتھہ
اونکے ہاتھہ پر ہی (یعنی آپکا ہاتھہ بمنزلہ خدا کے ہاتھہ کے ہی نہ یہ کہ خدا کے
لیے جسم ہی معاذ اللہ کیونکہ وہ جسمیت سے بری ہی) تو جس شخص نے عہد
توڑا تو عہد کا توڑنا اوسی پر ہی (یعنی عہد شکنی کی سزا پاویگا) اور جو شخص بجا لایا
عہد کو جو خدا سے کیا تھا تو قریب ہی کہ خدا دیگا اوسکو بڑا اجر جاننا چاہیے
کہ بعیت توڑنے پر وعید وارد ہی اور وعید بجز ترک واجب یا فرض کے
نہیں ہوتی تو ثابت ہوا کہ پورا کرنا بعیت کا واجب ہی اور توڑنا بعیت کا

حرام ہی واللہ اعلم فایفاء بیعۃ الاسلام ان یداوم علی الاسلام
والایمان ویحبہ کما یحب العاشق المعشوق تو بجالانا بعیت
الاسلام کا یہ ہی کہ ہمیشگی اسلام پر کرے یعنی مرتے دم تک مسلمان رہے
کبھی وہ حرکت جو مستلزم کفر ہو اوس سے سرزد نہو اور اسلام کو اسطرح
دوست رکھے جیسے عاشق معشوق کو دوست رکھتا ہی والایمان

ھو ان یحب اللہ و رسولہ و یعتقد بالقلب بما جاء بہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم و بوحدۃ اللہ تعالی ویقر باللسان اور ایمان اسکو کہتے
ہین کہ خدا اور خدا کے رسول کو دوست رکھے اور دل سے اعتقاد کرے

اون چیزون کا جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین اور اعتقاد کرے دل سے
خدا کے ایک ہونے کا اور زبان سے اقرار کرے یعنی اظہار اس اعتقاد
کا زبان سے بھی کرتا رہے مترجم کہتا ہی یہ تعریف ایمان کامل کی ہی کما

فی دلائل الخیرات وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ
وولدہ ووالدہ والناس اجمعین

جیسا کہ دلائل الخیرات مین ہی کہ حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین سے مومن
نہوگا جبتک مین نزدیک اوسکے زیادہ پیارا نہ ہون اوسکی ذات سے
اور اوسکے مال سے اور اوسکی اولاد سے اور اوسکے باپ سے اور
تمام لوگون سے یعنی ایمان کسی کا پورا نہ ہوگا بدون میری محبت کے

وفی حدیث عمر رضی اللہ عنہ انت احب الی یا رسول اللہ من کل شئ
الا نفسی التی بین جنبی فقال لہ علیہ الصلوۃ والسلام لا تکون مومنا حتی
اکون احب الیک من نفسک فقال عمر والذی انزل علیک الکتاب لانت
احب الی من نفسی التی بین جنبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الآن یا عمر تم ایمانک اور بھی دلائل الخیرات مین مرقوم ہی حدیث
ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ سب چیزون سے زیادہ مجکو محبوب ہین بجز میرے
نفس کے جو میرے درمیان میرے دونون پہلوؤن کے ہی آپ نے فرمایا کہ
نہین ایمان نہوگا جب تک مین تمکو تمہارے نفس سے بھی زیادہ پیارا نہو جاؤن
تو اب حضرت عمر رض نے قسم ہی اوس ذات کی جس نے قرآن آپ پر اتارا
نازل فرمایا تحقیق آپ ہمکو میرے جی سے جو درمیان میرے دونون
پہلوون کے ہی زائد پیارے ہوگئے یعنی آنحضرت صلعم کے فرمانے کے
ساتھ ہی حضرت عمر رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنی جان پر
بھی غالب ہوگئی جس پر آنحضرت صلعم کا جواب دلیل قوی ہی فرمایا آپ نے
اب ای عمر رض تمہارا ایمان پورا ہو گیا یعنی بسبب غالب ہونے تمہاری
محبت کے میرے ساتھ وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی
اکون مومنا وفی لفظ اخر مؤمنا صادقا قال اذا احببت اللہ فقیل ومتی احب
قال اذا احببت رسولہ فقیل ومتی احبہ قال اذا اتبعت طریقتہ واستعملت سنتہ
واحببت بحبہ وابغضت ببغضہ ووالیت بولایتہ وعادیت بعداوتہ

ویتفاوت الناس فی الایمان علی قدر تفاوتهم فی محبتی ویتفاوتون فی
الکفر علی قدر تفاوتهم فی بغضی الا لا ایمان لمن لا محبة له الا لا ایمان

لمن لا محبة له الا لا ایمان لمن لا محبة له

اور بھی دلائل الخیرات مین ہی عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یعنی کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کب مین مومن ہونگا
دوسری روایت مین ہی مؤمنا صادقا یعنی کب سچا مومن ہونگی دونون
تقدیرون پر کمال ایمان سے سوال ہی فرمایا آپ نے جب خدا کو دوست
رکھے تو عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونہین
صحابی نے دریافت کیا کہ مین خدا کو دوست رکھنے والا کب ہونگا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوسکے رسول کو تو دوست رکھے عرض کیا گیا
کب مین رسول کو دوست رکھنے والا ہونگا ارشاد فرمایا اوسوقت کہ
پیروی کرے اونکے طریقہ یعنی دین کی اور اونکی سنت پر عمل کرے
یعنی جو آنحضرت نے کیا ہو اور آپکے ساتھہ مخصوص نہوا اور دوست رکھے
رسول کی دوستی سے اور دشمنی کرے رسول کی دشمنی سے یعنی رسول کے دوستونکو
دوست رکھے اور رسول کے دشمنون کو دشمن سمجھے اور ولایت کری ولایت رسول کے

سبب سے اور عداوت کرے رسول کی عداوت کی وجہ سے یعنی میل جول رکھے
اوسکے ساتھ جسنے اخلاق وافعال رسول کے اپنے اوپر لازم کرلیے ہین
اور میل اوس سے چھوڑدے جسنے اخلاق وافعال رسول کے چھوڑدیے
ہین اسواسطے کہ ولایت کہتے ہین آپس مین بیٹھنے اوٹھنے کو اور دوستی
کرنے کو اور عداوت کہتے ہین چھوڑدینے کو اور ترک کرنے کو یہ سب جو کہا گیا
محبت کی علامتین ہین کہ محبت کا ہونا ظاہر انھین سے ہوتا ہی اجزاء
محبت کے نہین ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ انمین سے بعض علامتین کسی
غرض سے ظاہر ہوتی ہین اور محبت نہین ہوتی ہی فرمایا کہ لوگ متفاوت ہوتے
ہین ایمان مین بقدر متفاوت ہونے کے میری محبت مین اور متفاوت
ہوتے ہین کفر مین بقدر متفاوت ہونے کے میرے ساتھ بغض
مین یعنی جو شخص مجھسے محبت کم رکھتا ہی اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہی اور
جسکو غلبہ محبت میرے ساتھ ہی ایمان اوسکا کامل ہوتا ہی اور ایسے ہی
جو کہ بغض مجھسے کم رکھتا ہی کفر اوسکا ناقص ہوتا ہی اور جسکو غلبہ بغض ہی
میرے ساتھ کفر اوسکا کامل ہی لیکن بسبب کمی محبت کے ایمان سے
خارج نہین ہوتا ہی کفر کا اطلاق اوسپر نادرست ہی اور کمی بغض کی وجہ سے

کفر سے نہین نکلتا ہی مومن نہین ہوتا ہی آگاہ ہو کہ ایمان نہین ہی اوسکو
کہ جو محبت خدا و خدا کے رسول کی نہین رکہتا ہی اور اس عبارت کو تین مرتبہ
ارشاد فرمایا بار بار فرمانا آپکا تاکید او تنبیہ کی غرض سی تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عادت یہ تھی کہ عام لوگون کے سمجھانے کی وجہ سے بات کو تین بار
زبان سے فرماتے تھے ولما ھو المشہور بین اہل العلم الایمان اقرار
باللسان وتصدیق بالقلب اور چونکہ مشہور ہی اہل علم مین کہ ایمان ہے
زبان سے اقرار کرنا اور سچ جاننا دل سے خدا کے ایک ہونے کو
اور رسالت کو رسول کی اور وہ احکام جو رسول لائے ہین ونکثھا
الانکار باللسان وبالقلب او باحدھما اور توڑنا بیعت اسلام کا
انکار کرنا ہی زبان سے اور دل سے دونون سے یا ایک سے واما
باللسان فبالعذر معفو بان اکرھہ کافر علی اجراء کلمۃ الکفر وخاف ان یقتل
انلم یقل باللسان بما قالہ فلجری علی لسانہ کلمۃ الکفر وقلبہ مطمئن
بالایمان فھو مغفور لیکن صرف زبان سے انکار کرنا اگر باعذر ہو تو
معاف ہی تقدیم ظرف کی اس جگہ اس وجہ سے ہی کہ معاف ہونا انکار
کا کہ زبان پر مخصوص عذر کے ساتھ ہی بے عذر ہرگز معاف نہین

اور عذر اس طور پر ہو کہ اس شخص پر کسی کافر نے زبردستی کی ہو زبان پر
کلمۂ کفر جاری کرنے کے لیے اور یہ ڈرتا ہو کہ اگر اوسکا حکم نہ مانیگا تو قتل
کیا جاویگا یا کوئی عضو کاٹا جائیگا پس جاری کیا اوسنے کلمۂ کفر اپنی زبان سے
درحالیکہ اوسکا دل ایمان پر جما ہو تو بخشا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ
کتب اصول فقہ سے ظاہر ہوتا ہو نورالانوار میں ہو حرمته لا تحتمل
السقوط لكنها تحتمل الرخصة كاجراء كلمة الكفر فانه نفسه قبيحة لذاته
حرمته غير ساقطة لكنه يرخص في حالة الاكراه باجرائها فهو داخل في
قسم الرخصة یعنی حرمت اوسکی ساقط ہونے کا احتمال نہیں رکھتی ہو
لیکن اجازت کا احتمال رکھتی ہو جیسے جاری کرنا کلمۂ کفر کا نفس قبیح ہو
اور حرمت اوسکی کسی وقت میں ساقط نہیں ہوتی لیکن زبردستی کی حالت
میں اجازت ہو کلمہ جاری کرنیکی تو داخل ہو رخصت و اجازت کی قسم
میں اور بھی اسی کتاب میں ہو وفي بعضه العمل به رخصة كاجراء
كلمة الكفر على لسانه اذا اكره عليه يرخص له ذلك بشرط كون
القلب مطمئنا بالتصديق والاكراه ملجئا اور بعض صورتوں میں عمل
اوسپر رخصت ہو اور اجازت سے ہو جیسے کلمۂ کفر جاری کرنا اوسکا جسپر

زبردستی کیجیے اجازت ہے بشرطیکہ قلب اوسکا جما ہو تصدیق پر اور
اکراہ زبردستی سے ہونا ہے یعنی اسی کتاب مین ہے وھو الاکراہ اسم ان یعدم
الرضاء ویفسد الاختیار وھو الملجیٔ ای الاکراہ الملجیٔ بما یخاف علی نفسه
او عضو من اعضائه بان یقال ان لم تفعل کذا
لاقتلنک او لاقطعن یدک فحینئذ ینعدم الرضاء
ویفسد الاختیار البتة انتہی اور اکراہ رضا کو معدوم
کریگا اور اختیار توڑدے گا اسی کا نام زبردستی کا
اختیار ہے اور وہ ہوتا ہے اس طور کہ اپنی جان پر خوف کرے یا کسی اپنے
عضو پر کہ اوس سے کہا جاے اگر تو ایسا نکریگا تو قتل کرونگا مین تجکو یا
ہاتھ کاٹ لونگا تیرا بس اسوقت مین جاتی رہیگی رضا اور ٹوٹ
جائے گا اختیار ومن اجری علی لسانه کلمة الکفر
استهزاء وان کان قلبه مطمئنا بالایمان فهو کافر اور
جس شخص نے اپنی زبان سے کلمہ کفر نکالا مسخرہ پن سے اگرچہ دل اوسکا
ایمان پر جما ہوا ہو تو وہ کافر ہے یعنی مجبور نہ ہو زبان سے کلمہ کفر جاری کرنیکے
کافر ہو جائیگا لان الاستهزاء بالکفر کفر کما فی العقائد النسفیه

اسواسطے کہ مسخرہ پن کرنا کلمۂ کفر کے ساتھ کفر ہی یعنی کلمۂ کفر کو زبان سے
کہنا تمسخر ہی سے کیون نہو گو دل سے نہ کہے کفر ہی اور اگر دل سے بھی
پسند ہی تو بطریق اولی کافر ہی جیسا کہ عقائد نسفی مین ہی اور بھی نور الانوار
شرح منار مین ہی والهزل فی الردة کفر ای اذا تلفظ بالفاظ الکفر
هزلا یصیر کافرا ویرد علیه انه کیف یکون کافرا مع انه لم یعتقد به
فاجاب بقوله لا بما هزل ای لیس کفره بلفظ هزل به من غیر اعتقاد لکن بعین
الهزل لکونه استخفافا بالدین وهو کفر لقوله تعالی قل اباالله وآیاته ورسوله
کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم
یعنی اور دل لگی سے کلمۂ کفر کہنا کفر ہی یعنی جسوقت الفاظ کفر بولا دل لگی
سے کافر ہو جائیگا اور اسپر یہ شبہہ ہوتا ہی کہ اوسنے کفر کا تو اعتقاد کیا نہین
کیسے کافر ہوگا تو جواب دیا مصنف نے اپنے قول لا بما ہزل سے یعنی کفر اوسکا اوس
لفظ کی وجہ سے نہین ہی جسکو دل لگی سے بے اعتقاد کے اوسنے کہا
لیکن خود دل لگی کرنا دین کو سبک سمجھنا ہی اور یہ کفر ہی ارشاد سے اللہ جلشانہ کے
قل اباالله الخ کہیے آپ اے رسول اللہ کیا اللہ کے اور اوسکی آیتون کے
اور اوسکے رسولون کے ساتھ تم ہنسی کرتے ہو کچھ عذر نہ کرو تم کافر ہو چکے

بعد ایمان لانے کے اس جگہ سے معلوم ہوا کہ لفظ کفر دل لگی سے زبان پر
جاری کرنا کفر کا باعث نہین ہی بلکہ ایسی دل لگی کرنا خود کفر ہی تو جو عمل اعمال
کفر سے دل لگی سے کیے جائین تو وہ موجب تکفیر کے ہونگے قول
ہون یا فعل ہون واللہ اعلم بالصواب وان اقر باللسان وانکر بالقلب
فھو کافر ومنافق اور اگر اقرار کیا کسی نے زبان سے اور دل سے انکار
کیا تو وہ کافر ہی اور منافق لقوله تعالی ومن الناس من یقول آمنا
باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین یعنی کفر انکا ثابت ہی خدا کے اس
فرمانے سے ومن الناس الآیة یعنی بعض لوگون مین سے وہ شخص
ہی کہ کہتا ہی مین ایمان لایا خدا کے ساتھ اور پچھلے دن کے ساتھ یعنی
روز حشر ونشر کے ساتھ یعنی زبان سے اقرار کرتے ہین حالانکہ وہ مومنین
سے نہین ہین یعنی دل مین انکار رکھتے ہین اور جواب مین اس آیت کے
فرمایا یُخَادِعُوْنَ اللہَ دغابازی کرتے ہین خدا سے اور دغابازی
کرنا خدا سے مسلمانون کا کام نہین ولقوله عزوجل واذا لقوا الذین
امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزؤن
اور بھی کفر ثابت ہوتا ہی خدائے عزوجل کے فرمانے سے واذا لقوا الایۃ

یعنی جب ملتے ہین ایمان دارون سے کہتے ہین کہ ہم تمہارے ساتھہ ہین یعنی
مثل تمہارے ہم بھی ایمان لائے ہین اور جب تنہا اپنے شیطانون کے
ساتھہ (کہ جمع شیطان کی ہی مشتق شیط سے یعنی ہلاک ہونے والا مثل
فرحان و غضبان کے فرح و غضب سے ہی) خلوت مین ہوتے ہین
کہتے ہین ہم تمہارے ساتھہ ہین کفر مین سولے اسکے نہین ہی کہ مسلمانونکے
ساتھہ ہم مسخرہ پن کرتے ہین پس اونھون نے خود اقرار استہزا کا کرلیا اور
استہزا خدا اور رسول کے ساتھہ کفر ہی لقوله تعالى قل اباالله و اياته
و رسوله كنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم
کہدیجیے کیا اللہ اور اوسکے کلام سے اور رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے
بہانے مت بناؤ تم کافر ہوگئے ایمان لاکر اور بھی خدای تعالی نے اونکے
ہمراہیون کو شیطان فرمایا ہی اور ابلیس کا نام بھی شیطان ہی اور وہ
کافرون مین سے ہی تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی کافرون مین سے ہین
کہ دعوی ان کافرون کے ساتھہ ہونے کا کرتے ہین و لقوله

عز و جل اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم
انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون

اور بھی نفاق انکا اللہ جل شانہ کے فرمانے سے ثابت ہوتا ہی اذا جاءک
المنافقون الایۃ سے یعنی جب آتے ہین منافق لوگ آپکے پاس کہتے ہین
کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ آپ یقینی اللہ کے بھیجے ہوے ہین اور خدا
جانتا ہی کہ آپ رسول اللہ کے ہین یہ مقولہ خدا کا ہی اپنی طرف سے
اور آیۂ سابقہ منافقون کے اقوال کا بیان ہی مثل آیۂ لاحقہ کے یعنی
یہ بات ٹھیک ہی کہ آپ خدا کے رسول ہین اور خدا گواہی دیتا ہی کہ منافق
جھوٹ بولتے ہین اپنی گواہی دینے مین آپکی رسالت کی کیونکہ وہ لوگ
آپکی رسالت کا اعتقاد نہین رکھتے ہین پس گواہی دینا اونکا اونکے عقیدہ
کے خلاف ہی اور گواہی دینا خلاف عقیدہ جھوٹ کی قسمون مین سے
ہی تو اگرچہ قول ٹھیک ہی مگر وہ اپنی گواہی دینے مین جھوٹ بولتے ہین

وھو اشد کفرا یعنی نفاق سخت کفر ہی لقولہ تعالی ان المنافقین فی
الدرک الاسفل من النار یعنی نفاق کی سختی اللہ جل شانہ کے
اس فرمانے سے ان المنافقین الایۃ سے ثابت ہوتی ہی فرماتا ہی بہ تحقیق
منافق لوگ نیچے کے طبقے مین جہنم کے رہینگے سب طبقون سے
جو جہنم کا طبقہ نیچے کا ہی اوسمین عذاب سخت زیادہ ہی اور عذاب کی سختی

نہین ہوتی ہی مگر کفر کی سخت ہونے سے اور یہ بھی ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ
خدا کے رسول اور ایمان دارون کو فریب دیتے ہین اور فریب دینا یہ
بہت شاق اور سخت عداوت ہی ومن تذبذب فی القلب فهو ایضا
منافق لتوصیف الله تعالی ایاهم بقوله ان المنافقین یخادعون
الله وهو خادعهم واذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یراؤن الناس
ولا یذکرون الله الا قلیلا مذبذبین بین ذلك لا الی
هؤلاء ولا الی هؤلاء ومن یضلل الله فلن تجد له سبیلا
اور جو ڈانواڈول ہوا ایمان مین وہ بھی منافق ہی اسواسطے کہ اللہ جل شانہ
نے وصف منافقون مین فرمایا کہ منافق فریب دیتے ہین خدا کو یعنی
رسول کو اوسکے کیونکہ خدا تو احوال باطن کا جانتا ہی تو پھر کیونکر اوسکو
کوئی فریب دے سکتا ہی مگر چونکہ رسول اوسکے نائب ہین اور حکم نائب کا
حکم منیب کا ہی اور رسول کو یہ لوگ فریب دیتے ہین تو اوس فریب
دینے کو اللہ نے اپنے اوپر اطلاق کیا تو قبول کرنا اور اتباع کرنا
رسول کے حکم کی مانند خدا کے حکم قبول کرنے کے ہی اور ایسے ہی ادا
کرنا رسول کے حکم کا وہی خدا کے حکم کا ادا کرنا ہی پس دھوکا دینا رسول کو

خداکو دھوکا دینا ہی فرمایا اور وہ یعنی خدا اونکو فریب دینے والا ہی یعنی
اونکے فریب کی جزا اونکو دیگا اور فرماتا ہی جب نماز کو اوٹھتے ہین
تو کاہلی او رسُستی کے ساتھہ اوٹھتے ہین لوگون کو دکھانے کے لیے
نماز پڑھتے ہین اور خدا کو یاد نہین کرتے ہین مگر تھوڑا یعنی کبھی کبھی کیونکہ
دکھانے والا ذکر خدا کا نہین کرتا ہی مگر سامنے لوگون کے وہ تھوڑا ہی
باعتبار ذکر دائمی کے یا مراد ذکر کے کم ہونے سے اجر کا اونکے کم ہونا
ہی باعتبار اون لوگون کے جو خلوص سے ذکر کرتے ہین کیونکہ اجر اوس
عمل کا جو دکھانے کے لیے ہوتا ہی فقط دنیا مین ہی دنیا کے لوگ اونکو
ذکر کرنے والون مین شمار کر لیتے ہین اور آخرت مین ایسا دکھاوا
موجب عذاب کا ہی اور ایسے ہی دنیا مین یہ لوگ بسبب اظہار ایمان کے
قتل ہونے سے بچتے ہین اور آخرت مین ہمیشہ دوزخ مین رہینگے
اور حال اونکا یہ ہی کہ ڈگمگاتے ہین یعنی دل اونکا ایک حال مین
قرار نہین پکڑتا ہی نہ ادھر کے ہوتے ہین نہ اودھر کے ہوتے ہین
یعنی نہ مومن ہوتے ہین نہ کافر کیونکہ کبھی ایمان لاتے ہین کبھی منکر
ہو جاتے ہین فرماتا ہی جس شخص کو اللہ گمراہ کرتا ہی ہر گز اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نہ پائیگا اوسکے لیے کوئی راہ جس سے وہ نور ایمان پائے اس جگہ

تنکیر واسطے تخصیص کے ہو قولہ تعالی ان الذین امنوا ثم کفروا ثم

امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن اللہ لیغفر لہم و لا لیہدیہم

سبیلا بشر المنافقین بان لہم عذابا الیما ۵

اور یہی نفاق اونکا اللہ جل شانہ کے فرمانے سے ان الذین امنوا الآیۃ

کے ثابت ہوتا ہو کہ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے پھر بعد ایمان للنے

کے کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے اور کفر کو بڑھا دیا خدا

اونکو بخشنے کا نہین اور اونکو راہ دکھانے کا نہین مژدہ سنا دیجیے

منافقون کو اسکا کہ اونکے لیے دردناک عذاب ہی خداوند عالم ڈگمگانیکی

جزا مین منافقون کو مژدہ عذاب کا فرماتا ہی پس معلوم ہوا کہ تذبذب

کرنے والے زمرۂ منافقون مین سے ہین واللہ اعلم ولما ایفاء بیعۃ

التوبہ فان لم یرتکب کبیرۃ و لا صغیرۃ عمدا اور لیکن بجالانا

بیعت توبہ کا یہ ہی کہ ہرگز کسی گناہ چھوٹے یا بڑے کو قصداً انکرے یعنی

اگر بھول چوک سے کوئی گناہ ہو گیا تو اوسکا کچھ اعتبار نہین ہی جیسا

کہ آویگا انشاء اللہ تعالی وان ابتلی بشئ من ذلک بسبب البشریۃ فلیتب

ایفاء بیعت توبہ

تجدید بیعت

اگر مبتلا ہوان دونون مین سے کسی چیز مین بشریت کے سبب سے
یعنی گناہ کو گناہ جانتا ہوا اور بسبب بشریت کے غلبہ نفس و شیطان کے
کرے نہ یہ کہ اوسکو عبادت اور مباح جان کے مرتکب ہو کیونکہ حرام
چیز کا حلال سمجھنا کفر ہی فائدہ اس صورت مین تجدید بیعت کرنا مستحب ہی
اسلیے کہ بعض اصحاب سے ثابت ہی لقولہ تعالی انما التوبۃ علی اللہ
للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک
یتوب اللہ علیہم و کان اللہ علیما حکیما اور یہ جو مین نے کہا
اللہ جل شانہ کے اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہی انما التوبۃ الایۃ نہین ہی قبول
کرنا توبہ کا خدا پر مگر اوس شخص کے لیے توبہ قبول کریگا جو بسبب
جہالت کے گناہ کرے (لغت مین جہالت کے معنی نادانستہ جاننے
کے ہین) یعنی بسبب بشریت کے اور اس جگہ اطلاق کرنا جہالت کا
اس وجہ سے ہی کہ ارتکاب گناہ کا حماقت سے ہوتا ہی اور دانائی سے
دور ہوتا ہی کیونکہ کوئی عاقل برائی کو قبول نہین کرتا ہی پھر توبہ کرے جلدی
(توبہ کہتے ہین ندامت گناہ پر ہو اور ترک کرے گناہ کو اس ارادے
سے کہ پھر دوسری بار مرتکب گناہ کا نہوگا) تو وہ لوگ ہین کہ قبول کریگا

خداتوبہ اونکی اور خدا جانتا ہی اونکے دل کے احوال اور حکمت والا ہی
کہ اونسے مواخذہ بعد اوس گناہ سے توبہ کرنے کے نہین کرتا ہی دقولہ
تعالی ان الحسنات یذھبن السیئات اور بھی گناہ کے بعد توبہ کرنے کی
وجہ سے نکث بعیت نہ ہونا ثابت ہوتا ہی بسبب اللہ جل شانہ کے
فرمانے کے ان الحسنات الآیۃ یعنی بہ تحقیق نیکیاں بدیون کو دور
کرتی ہین شان نزول مین آیت کے لکھتے ہین کہ ایک شخص سامنے
آنحضرتؐ کے آیا اور عرض کیا اوسنے کہ مین نے ایک عورت کے ساتھ
زنا کرنے کا قصد کیا یہان تک کہ اوسکی رانون کی بیچ مین بیٹھ چکا تھا
پھر رکا ہا توبہ آیت اونکے حق مین نازل ہوئی باوجود اسکے کہ نظر
غیر منکوحہ کی شرمگاہ پر کرنا حرام ہی لیکن خدا کے خوف سے ایسے سخت
گناہ سے توبہ کرنے مین وہ بھی معاف ہوگیا ایسا ہی گناہ بعیت کا
ٹوٹنا ہی تو وہ بھی بسبب توبہ کرنے کے نہ رہیگا د قولہ علیہ الصلوۃ والسلام
من تاب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور بھی بعیت نہ ٹوٹنے پر
دلیل آنحضرتؐ کا فرمانا ہی کہ من تاب الحدیث جس شخص نے توبہ کی گناہ سے
مانند اوس شخص کے ہی جسنے گناہ کیا ہی نہین تو وہ گناہ جسکے سبب سے

بیعت ٹوٹتی ہی توبہ سے زائل ہوجاتا ہی لیکن توبہ کرنے کے بعد تجدید بیعت اولی ہی جیساکہ اوپر گذرا مترجم کہتا ہی تجدید بیعت اپنے شیخ سے کرے اگر وہ زندہ ہون یا خلیفۂ شیخ سے اگر انتقال فرما چکے ہون

واما من صدرت منه صغيرة اوكبيرة خطأ فلا نكث عليه ﴿ اور لیکن جس سے سرزد ہوا گناہ صغیرہ یا کبیرہ دھوکے سے تو بیعت نہین ٹوٹے گی لقوله عليه الصلوة والسلام رفع عن امتى الخطاء والنسيان والله اعلم ﴾ ٹوٹنا بیعت کا آنحضرتؐ کے ارشاد رفع عن امتی الحدیث سے ثابت ہوتا ہی یعنی وٹھا لی گئی میری امت سے خطا اور نسیان یعنی بھول چوک خطا کہتے ہین اون امور کو جو بغیر قصد کے ہون یعنی اضطراری ہون نہ بے بھوسے اور نسیان جو بھول سے ہو مطلب یہ ہی کہ خطا اور نسیان کا مواخذہ میری امت سے نہوگا اور اللہ زیادہ جانتا ہی حقیقت حال کو والارتکاب عمدا بغير التوبة نكث اور بالقصد گناہ کرنا اور گناہ سے توبہ نکرنا نکث بیعت ہی فان مات على ذلك فهو ماخوذ بالامرين النكث والارتكاب اگر مرگیا بے توبہ کے تو پکڑا جائیگا دو امرون کے سبب سے ایک

نکث بیعت دوسرے ارتکاب گناہ یعنی اوسکو عذاب دونا اوس
گناہ کا ہوگا اما ایفاء بیعۃ الالتزام فان یختار ما وجد من افعال شیخہ
واقوالہ مالایخالف ظاھرہ الشرع اور لیکن پورا کرنا بیعت التزام کا
یہ ہی کہ اختیار کرے اوس چیز کو کہ جانے یہ فعل پیر کا ہی یا قول
اوسکا ہی جسکا ظاہر مخالف شرع نہ ہو پس التزام گانا سننے کا ہر مرید
پر ضروری نہین ہی کیونکہ ہر ایک لیاقت اوسکی نہین رکھتا ہی اور
حلال ہونا گانے کا مشروط ہی چند شرطون کے ساتھہ جنکا پایا جانا ہر
شخص مین غیر ممکن ہی اور شرطین یہ ہین کہ اوسمین رغبت دنیا کی طرف
اور ذکر بُری باتون کا اور طریقہ لہو ولعب کا اور محفل فاسقون کی اور
مجمع عورتون کا نہ ہو اور سُننے والے مین خواہش نفسانی نہو اور سننا
اوسکا فقر کے اظہار کرنے کے لیے اور ریا یعنی دکھاوے کے لیے نہو
اور جھوٹا حال و وجد نہ لاتا ہو اور اپنی قدرت تک ضبط کرتا ہو اور
قلب اوسکا خدا کے عشق سے بھرا ہوا ہو کہ گانا تسکین دینے والا اوسکے
قلب کو ہی کیونکہ گانے کے لیے بہت سی تاثیرین ہین تو اگر یہ شرطین
اپنی ذات مین جمع رکھتا ہو تو اوسکو مباح ہی اور جسکے پیر التزام گانا سُننے کا

ایفاء بیعت التزام

گانا سننا ضروری نہین

رکھتے ہون اور یہ شخص بھی جامع شروط ہو التزام سماع کا اوسکے لیے بہتر ہی اور
بغیر ان شرطون کے جمع ہوے گانا سُنا حرام ہی لیکن اس زمانے مین جامع
ان شرطون کا نادر الوجود ہی اسی وجہ سے فقہانے حکم حرمت سماع کا مطلقا
دیا ہی بقاعدہ ہمہ گرش بگیر تا بہ تپ راضی شود اور حقیقت مین ایسا نہین ہی
بلکہ اوسکے اہل کے لیے حلال اور نا اہل کے لیے حرام ہی جیسا کہ شیخ
عبدالحق محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ مین تفصیل اور
تحقیق کے ساتھہ بیان کیا ہی مترجم کہتا ہی جاننا چاہیے کہ حضرات
صوفیہ کرام کثرہم اللہ تعالی حلت سماع کے قائل ہین یہانتک کہ شیخ
ابو طالب مکی کا قول ہی کہ اگر سماع والون پر ہم طعن کرین تو ستر صدیق پر
ہمنے طعن کیا یعنی صدیقین سماع سنتے رہے کہتے ہین کہ حضرت خضر
علیہ السلام سے بعض مشائخ سے ملاقات ہوئی اونھون نے حضرت
خضر سے پوچھا کہ اس سماع مین جسمین ہمارے اصحاب کو اختلاف ہی
آپ کیا فرماتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ ستھرا اور صاف ہی مگر سواے
علما کے قدم کے اور کسی کا اسپر قدم نہین جمتا ہی ظاہرا مراد علما سے
عرفا ہین طاہر وراق کہ ایک عالم ہین روایت کرتے ہین کہ مین جامع مسجد مین

جمعہ کی عتکاف تھا مین نے دیکھا کچھ لوگون کو کنارہ مسجد کے قول کہتے
ہین اور سماع کرتے ہین پس مین نے اپنے جی مین برا جانا اور کہا مین نے
خدا کے گھر مین شعر پڑھا جاوے پس دیکھا مین نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ آپ اوسی کنارہ پر تشریف فرما ہین اور پہلو مین آپ کے
حضرت ابو بکر صدیق ہین اور کچھ قول کہتے ہین اور آپ سماع فرماتے
ہین اور اپنے ہاتھہ کو سینے پر رکھتے ہین جیسے کسی کو وجد ہوتا ہی مین نے
اپنے دل مین کہا کہ مجھے کیا ہی کہ مجھکو ان سماع والون پر انکار ہی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماع فرماتے ہین اور حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ پہلو مین قول کہتے ہین پس متوجہ ہوے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ھذا حق بحق یا فرمایا حق من حق
پس کیسے ہوسکتا ہی کہ سماع حرام ہو اور ایسے واقعات پیش
آوین اور بڑے بڑے اولیاے کرام اور تابعین اور صحابہ
فعل حرام کے مرتکب ہون حاشا وکلا حضرت جنید فرماتے ہین
رحمت فقیرون پر تین مقامون مین نازل ہوتی ہی اون مین سے
ایک مقام سماع کا ہی کیونکہ سماع اونکا سماع حق ہوتا ہی اور قیام وانکا

محض وجد وحال سے ہوتا ہی حضرت خواص سے پوچھا گیا کیا وجہ
ہی کہ قرآن کے وقت انسان کو وہ کیفیت نہین ہوتی جو سماع کے
وقت ہوتی ہی فرمایا کہ قرآن کا صدمہ ایسا ہی کہ جس سے جنبش کرنیکی
طاقت نہین ہوتی اور سماع قول سے قلب کو راحت ہی سو جسے
اوسمین جنبش ہوتی ہی حضرت شہاب الدین سہروردی فرماتے ہین
سماع کا منکر یا تو سنت نبوی اور آثار صحابہ سے واقف نہین ہے
یا طبیعت مین اوسکی بالکل ذوق نہین ہی سماع ایک گروہ سے
صحابہ کے اور گروہ سے تابعین کے مروی ہوا ہی حضرت عمر رضی اللہ
عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدۃ ابن الجراح رضی اللہ
عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ ابن عمر انصاری
حضرت بلال حضرت عبد اللہ بن ارقم حضرت اسامہ بن زید حضرت
عبد الرحمن بن عوف حضرت حمزہ حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت
براء بن مالک حضرت قرظہ بن کعب حضرت معاویہ حضرت خوات
بن جبیر حضرت رباح بن معترف حضرت نعمان بن بشیر حضرت حسان
حضرت مغیرہ بن شعبہ یہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین ان سے

سماع ثابت ہوتا ہی اور تابعین مین حضرت سعید ابن المسیب حضرت
عبد الرحمن بن حسّان حضرت قاضی شُریح حضرت عامر شَعبی حضرت
عبد اللہ بن محمد بن عتیق حضرت عطا ابن ابی رباح حضرت عمر
بن عبد العزیز رحمہم اللہ اور غیر تابعین مین حضرت عبد الملک بن محمد حضرت
محمد بن علی حضرت ابراہیم بن سعد زہری سے سماع ثابت ہی اور
لوگون نے نقل کیا ہی سماع امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام
شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ اور سفیان بن عینیہ محدث اور
ابو بکر بن مجاہد اور حاکم بن ربیع رحمہم اللہ تعالی سے تفصیل اسکی
رسالۂ علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی مین موجود ہی یہ بھی لکھا ہی کہ سماع کی
تین قسمین ہین ایک تو حرام محض اکثر لوگون کے واسطے حرام ہی جیسے
جو ان لوگ جنپر اونکے شہوات و لذات غالب ہین حب دُنیا اونکی
بادشاہت ہی باطن اونکے کدورت سے مملو ہین مقاصد اونکے
فساد والے ہین دل مین اونکے سماع سے اوسی صفت مذمومہ کا
جوش ہوگا جسکا غلبہ اونپر اور اونکے قلبون پر ہی دوسری قسم مباح
یہ اون لوگون کے واسطے ہی کہ جنکو سماع سے کوئی حظ نہین ملتا

بجز اسکے کہ اچھی آواز سے تلذذ ہو اور سرور اور فرحت کی خواہش
یا کوئی شخص غائب یا وفات یافتہ یاد ہوا اور اونکا حزن زیادہ ہو تو
سماع کی وجہ سے اونکو اوس سے راحت ہوگی تیسری قسم مستحب یہ
اون لوگون کے واسطے ہی کہ جن پر محبت الٰہی اور شوق باری غالب ہی
تو سماع کی وجہ سے صرف اوصاف محمودہ جوش مین آتے ہین شوق
اللہ کی طرف بڑھتا ہی اور بزرگ حالات اور عالی مقامات اور روشن
کرامات اور عنایات ایزدی کو ترقی ہوتی ہی جسکے لیے سماع سے
یہ چیزین نمود ہون تو اوسکے واسطے سماع مباح و مستحب ہی یہ
تیسری قسم سماع صوفیہ ہی جو صدق و اخلاص والے ہین ہر زمانہ مین
ہوتے ہین قیام قیامت تک رہینگے اور اگر کوئی کذّاب جھوٹھا اون کے
لباس اونکی ہیئت کو اختیار کر کے اونکی سی صورت بنائے تو یہ اون کے
فرقہ کے واسطے عیب نہین بلکہ انھین مکارون اور دغا بازون کے
لیے عیب ہوگا جیسا کہ کوئی کسی فقیہ کامل عالم باعمل کی صورت
بناوے اور جاہل بے عمل ہو تو ان لوگون کا کچھ نہین بگڑتا بلکہ
اسی کے لیے برائی ہی پس انکے فعل سے صوفیہ کے سماع مین

کوئی طعن کی جگہ نہین ہو آوسی رسالہ مین ہو کہ جو شخص سماع کو مطلقا
حرام کہے لازم آئیگا اوسکو قائل ہونا اس بات کا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارتکاب حرام کیا اور حکم کیا حرام کا اور راضی
ہوے حرام سے اور جس نے اپنے نبی کی نسبت یہ گمان کیا وہ
یقینی کافر ہوا نصوص سے غنا کا آپکے گھر مین ہونا اور دف کا
آپ کے روبرو بجنا اور شعر اچھی آواز سے آپکے سامنے پڑھا جانا
ثابت ہی پس نہین جائز ہی کہ ہم غنا کو مطلقاً حرام کہین اور ایسے ہی
نہین جائز ہی کہ اوسکو مطلقا مباح کہین بلکہ حالت اوسکی باختلاف
احوال اور باختلاف اشخاص باعتبار اہل ریا و اہل اخلاص کے
مختلف ہی یہانتک منقول اوس رسالہ سے تھا مین چند حدیثین
لکھتا ہون جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل اور رضا نسبت
سماع کے ثابت ہوتی ہی بخاری شریف مین ہی عن عائشة
رضی اللہ عنہا قالت دخل علی ابو بکر وعندی جاریتان
من جواری الانصار تغنیان ما تقاولت بہ الانصار یوم
بعاث ولیستا بمغنیتین فقال ابو بکر مزامیر الشیطان فی بیت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فقال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ان لکل قوم
عیدا و ھذا عیدنا حضرت عایشہ رض فرماتی ہین کہ میرے
یہان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو چھوکریان
تھین انصار کی چھوکریون مین سے گاتی تھین جو انصار نے بعاث کے
دن کہا تھا اور مغنیہ نہ تھین یعنی پیشہ اونکا غنا کا نہ تھا پس حضرت
ابو بکر رض نے کہا عید کے دن گھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مزامیر شیطان کیسے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
ابو بکر رض ہر قوم کے لیے عید ہے اور ہماری یہ عید ہے ایک روایت مین ہے
دعھما یعنی آپ نے فرمایا حضرت ابو بکر رض سے کہ انکو انکی حالت پر
چھوڑ دو ظاہر ہے کہ حضرت ص کے سامنے اونھون نے گایا اور حضرت صلعم نے
حضرت ابو بکر رض کو اونکے روکنے سے منع کیا اور سماع سے ممانعت
نہین کی دوسری حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے عن انس
ابن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مر ببعض ازقۃ
المدینۃ فاذا ھو بجواری یضربن بدفھن ویغنین ویقلن

نحن جوار من بنی النجار٭ یا حبذا محمد من جار٭ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یعلم انی لاحبکن مروی ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعضے راستون مین مدینہ کے گذر ہوا تو کچھ چھوکریان دف بجاتی تھین اور گاتی تھین اور کہتی تھین نحن جوار من بنے النجار٭ یا حبذا محمد من جار فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا علیم ہی مجھے تم سے محبت ہی تیسری حدیث بخاری نے حضرت رُبَیّع بنت عَفرا سے روایت کی ہی قالت جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسك منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من اٰبائی یوم بدر اذ قالت احدٰیھن وفینا نبے یعلم ما فی غدٍ فقال علیہ السلام دعی ھذا وقولے الذی کنت تقولین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جس روز میری شب زفاف تھی میرے بچھونے پر بیٹھے جیسے تم بیٹھے ہو میرے پاس پس چھوکریان دف بجانے لگین اور خوبیان بیان کرتی تھین میرے آبا و اجداد کی جو بدر کے دن شہید ہوے ناگاہ ایک نے کہا

و فینا نبی یعلم مافی غد یعنی ہم مین ایسے نبی ہین جو کل کی بات جانتے
ہین آپنے فرمایا اس بات کو چھوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تھی ابن عباس رض
نے روایت کیا ہے کہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک
اپنے قرابت دار کا نکاح انصار کے ساتھ کر دیا پس آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آپنے کیا لڑکی کو رخصت کر دیا عرض کیا ہان
فرمایا اوسکے ساتھ ایسے کسی کو بھیجا ہے جو کچھ گاوے کہا بی بی
عایشہ نے نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار
وہ قوم ہین جنکو غزل پسند ہے اگر تم لڑکی کے ساتھ اوسے بھیجدیتین
جو کہتی اتینا کم اتینا کم فحیانا وحیاکم اسی حدیث کی دوسری
روایت مین ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ بھیجا
تم نے اوسکے ساتھ کسی چھوکری کو کہ دف بجاتی اور گاتی بی بی
عائشہ نے پوچھا آخر کیا کہتی فرمایا کہتی اتینا کم اتینا کم الخ نسائی
نے روایت کیا ہے حضرت عامر بن سعد سے کہ وہ اور ابو مسعود حضرت
قرظہ بن کعب اور حضرت ثابت بن زید کے پاس آئے تو اونکے پاس گانا
ہو رہا تھا ان لوگون سے کہا کہ تم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو

یہ کیا ہی فرمایا اونھون نے کہ چاہو تم ٹھہرو چاہے جاؤ ہمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی مین گانے کی اجازت دی ہی اُن حدیثون سے گانا باعفت لڑکیون کا جنکا پیشہ غنا کا نہ تھا ایام سرور مین ثابت ہوتا ہی پس ہرگز جواز ثابت نہین غناے زنان فاسقہ کے لیے جنکا پیشہ غنا کا ہو بلکہ دوسری احادیث سے حرمت اوسکی ثابت ہی الحاصل جو حدیثین مذکور ہوئین ماخذ ہین امام شافعی وغیرہ کی جو حلت نفس غنا کے قائل ہین اور بعض احناف کے جیسا حضرت جدی استاد الہند عمدۃ الواصلین قدوۃ السالکین حضرت ملا نظام الملۃ والدین قدس اللہ سرہ العزیز نے مناقب رزاقیہ مین تحریر فرمایا ہی بدانکہ در استماع سرود اختلاف فقہاست بلکہ امام شافعی وشمس الائمہ سرخسی از فقہاء حنفیہ وشیخ ابو یزید بسطامی وشیخ ابن عربی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین قائل بحل اند تفصیلش در موضع ویست وگاہ باشد کہ مباح بعارضی ممنوع مے شود چنانچہ نکاح آنکس را کہ حاجب از ذکر آلہی باشد چنانچہ از نفقہ وکسوۃ

غناء زنان فاسقہ حرام ہے

و نتیکنے عاجز باشد پس بعد نکاح در کسب آنہا مشغول شد پس آن
خلوات از دست رفت ہمچنین سرود ست کہ ہر چند مباح ست چنانچہ
اکثرے از علما بوی رفتہ چون اشعار سرود علی الخصوص اشعار ہندیہ
مشتمل بر مضامین عشق مجازی کہ متعلق بہ نساء وامارد ست وآہنگہا
کہ فسقہ را مبعد از جناب الٰہی باشد مباشد پس ہمچنین سرود امثال
این چنین مردم را مباح نباشد انتہی چنانچہ کشف حضرت قدوۃ العرفائ
اسحاق خان صاحب کہ اجلۂ خلفاء حضرت قدوۃ العرفا حضرت سید
شاہ عبدالرزاق صاحب بانسوی قدس اسرارہم سے تھے دلیل
اسی پر ہی جیسا حضرت ملا قدس سرہ اسی عبارت کے قبل تحریر
فرماتے ہین روزی پیش حضرت قدس سرہ الاصفٰی مطربان مبتی بغنا
می گفتند حضرت قدس سرہ الاصفٰی در حال حسن بود بندہ درگاہ
از محمد اسحق گفت میل بسرود داری وی در مسجد نشستہ گفت خبر میدہم
کہ حضرت را میرسد وی کامل الوجود ست ترا نمی رسد تو ناقص ہستی انتہی
اور آخر مین عبارت سابق کے حضرت ملا قدس سرہ فرماتے ہین
از مین راہ محمد اسحق بخطاب لا یلیق مخاطب شد انتہی واللہ اعلم

وماخالف فی نظرہ الشرع فلا یعمل بہ ولکن یحملہ علی الخیر

اور جو افعال شیخ کے اوسکی نظرمین شرع کے مخالف ہون اون پر عمل نکرے مگر نیک صورت پر محمول کرے یعنی اپنے پیر مین سوء ظن سے نظر نہ کرے اسلیے کہ اولیا اللہ اپنی کرامت سے اوسکو مشروع چیز سے بدل سکتے ہین کان یشرب شیخہ شیئا اشتراہ

خمرا ولم یخرجہا افعالہ من تاثیرات الولایۃ فیحمل ذلک علی انہ کان جعلہ خلا او عسلا بکرامتہ وکلاہما ایسا جیسا ہین جیسا پیدا اوسکی پیر ایسی چیز کو جو خریدنے کے وقت شراب تھی اور افعال اونکے تاثیرات ولایت سے خارج نہین ہوے ہون یعنی اوسکے پیر سے قوت تعلیم باطنی کی جاتی نہ رہے تو اوسکا پینا محمول کیا جاے اسپر کہ اونھون نے اپنی کرامت سے اوس شراب کو سرکہ یا شہد کرلیا ہی اور وہ دونون حرام نہین ہین کیونکہ اگر اونھون نے شراب کو سرکہ یا شہد سے مبدل نہین کیا شراب ہونیکی حالت مین پیا تو ارتکاب کیا حرام کا اور جسنے ارتکاب کیا حرام کا ولایت اوسکی باقی نہین رہتی ہی قال المولوی المعنوی شعر

کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ آید در نوشتن شیر شیر

فرمایا مولوی معنوی نے یعنی اہل دل حضرت مولانا جلال الدین رومی
نے پاک لوگون کے کام اپنے کامون کے مانند نہ جان اگرچہ کھلی
خطا کیون نہو بلکہ اوسمین بھی کوئی حکمت ہی جاننا چاہیے ولکن
لا یفعله لانه لا یقدر علی ذلك لیکن ایسے کام خود نہ کرے
اسواسطے کہ بغیر کشش کرامت کے مشروع ہوجانا اوسکا غیر ممکن
ہی اسواسطے کہ مرید طاقت نہین رکھتا اس کشش کی قال المولوی
المعنوی فی المثنوی مولوی معنوی یعنی جلال الدین رومی اپنی مثنوی
مین فرماتے ہین شعر ہرچہ گیرد علتی علت شود ٭ ہرچہ گیرد کاملی
ملت شود ٭ یعنی جو کچھ فساق سے سرزد ہوتا ہی اگرچہ ظاہر مین
خیر ہو خالی فسق سے نہین ہوتا ہی کیونکہ احتمال ہی کہ ریا ہو اور جو کچھ
کامل سے ظاہر ہوتا ہی اگرچہ ظاہر مین شر ہوتا ہی مگر خالی حکمت سے
نہین ہوتا ہی تو کاملون کے فعل پر طعن نہ کرنا چاہیے وفی نسخة
اور بعضی نسخون مین مثنوی کے یہ ہی ع کفر گیرد کاملی ملت شود ٭
یعنی لو ارتکب کامل بشئ مما یخالف ظاهره الشرع فهو فی الاصل
لا یخالف الشرع بل حکمه کما مر یعنی اگر کامل مرتکب کسی ایسی چیز کا ہو

کہ ظاہر اوسکا مخالف شرع کے ہو اس مصرعہ مین لفظ کفر سے عین کفر کہ جو
ایمان کا ضد ہو مراد نہین ہو بلکہ لفظ کفر فقط ضرورت شعری کے لئے ہے
پس وہ فعل اصل مین مخالف شرع کے نہوگا بلکہ عین حکمت ہو جیسا کہ
شراب کے ذکر مین گذرا ویمکن ان یراد ان الکامل لو ارتکب بشئ مثل
هذا فالعوام لا یعرفون حقیقة الحال و یستندون علیه فیر تکبون
الکبائر فلا ینبغی له ان یفعل فان فعل فمعذور لان العاشق لا یتمیز
بمثل هذا الامر و الله اعلم اور ممکن ہو کہ مراد لیجاے کہ کامل
اگر مرتکب ہو ایسی چیز کا جو مثل اس ناجائز فعل کے ہو تو عوام حقیقت
حال کو نہین جانتے ہین اوس فعل حرام پر سند لاتے ہین کہ فلان
کامل نے ایسا کیا ہو اگر درست اور جائز نہوتا کیون کرتے پس مرتکب
کبیرہ کے ہوتے ہین اور ایسا عمل نہ کرنا چاہیئے کہ جو خلق کی
ضلالت و گمراہی کا باعث ہو اور یہ لوگ خلق کی ہدایت کے لئے
ہین جیسا کہ مثنوی مولانا روم مین قصہ چرواہا و موسیٰ علیہ السلام مین گو رہی شعر
تو برای وصل کردن آمدی نی برای فصل کردن آمدی
یعنی ای موسی تم ملانے کے لیے لوگون کے آئے ہو جدا کرنے کے لیے

نہین آئے ہو لیکن جن کاملون سے ایسے افعال ظاہر ہوتے ہین
وہ بھی معذور ہین کیونکہ عاشق ایسے امور کی تمیز نہین رکھتا ہی اور غرض
انکی اسمین یہ ہوتی ہی کہ خلق اونسے دور رہے اور یہ اونکی اہم اغرض
سے ہی اسواسطے کہ خلق کا جمع ہونا اونکے پاس غفلت کا باعث ہی
اور خدا کی جدائی کا سبب ہی اور خلق کو اپنے پاس سے دفع کرنا اونکو
بغیر اونکے روبرو فسق کے ممکن نہین ہوتا ہی اور وہ اپنے اس
غرض کیطرف متوجہ ہونے کے سبب سے اور کل اغراض سے
غافل ہو جاتے ہین اور معذور رہوتے ہین تو طعن کرنا اونپر نہ چاہیئے
اور خدا زیادہ جانتا ہی حقیقت حال کو ونکثھا خلاف ماذکر اور
نکث بعیت التزام کا خلاف کرنا ہی اون چیزون کا جو ایفا بعیت
التزام مین مذکور ہوئین واما ایفاء بیعۃ ترک الوجود ان یری اللہ تعالیٰ
ظاھرا و باطنا ویفنی ذاتہ فی اللہ تعالےٰ اور لیکن بجالانا بعیت
ترک الوجود کا یہ ہی کہ دیکھے خدا برتر کو ظاہر اور باطن مین یعنی جانے
مثل دیکھنے کے کہ وہ خدای تعالی موجود اور باقی ہی سب جگہ
مکان و لامکان مین اور سب وقت زمانہ ماضی اور حال اور استقبال مین

ایفاء بیعت ترک الوجود

اور نیست کرے اپنی ذات کو ہستی خدا مین یعنی سامنے اوسکے
اپنے کو بلکہ سب چیزون کو نیست و فانی جانے شعر

کہ بچشمان دل مبین جز دوست	ہرچہ بینی بدان کہ مظہر اوست

لو نود الامر موتوا قبل ان تموتوا اسواسطے کہ یہ امر سمجھا جاتا ہی شارع
سے ارشادسے موتوا قبل ان تموتوا یعنی مرو قبل اپنی موت کے یہ حدیث صحیح ہی کہ اکثر
اہل کشف نے اسکی تصحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے واسطہ
راویون کے کی ہی ای تکونوا کالموتی لاتوذون احدا ولا تعصون اللہ
فیما تومرون یعنی مُردون کے مانند ہو جاؤ کہ ایذا نہ پہونچاؤ کسی کو اور
خدا کا گناہ نہ کرو اون چیزون مین جنکے کرنے کا تمکو یا بچنے کا تمکو حکم
دیا گیا ہی قال الشیخ علاء الدین الاودی شیخ علاء الدین اودی فرماتے ہین سه

کہ بچشمان دل مبین جز دوست	ہرچہ بینی بدان کہ مظہر اوست

غیر خدا کے وجود کو دل سے نہ دیکھنا چاہیئے بلکہ سب موجودات کو
مظاہر اوسکے جاننا چاہیئے وذلک مرتبہ الکوامل لاتحصل الا بعد
الارتیاض والاشتغال بما ذکرھا ان شاء اللہ تعالی
جو کچھ کہ احوال بیعت ترک الوجود کا مذکور ہوا یہ مرتبہ کامل لوگون کا ہی

که حاصل نهین هوتا هی هر کسی کو مگر کوشش کرنے اور اشغال مین مشغول
هونے کے بعد که اوسکا ذکر عنقریب کرونگا اگر چاها الله برتر نے
و نکثها خلاف المذکور اور نکث بیعت ترک الوجود کا خلاف کرنا
هی اون چیزون کا جو بیان کی گئین وکذلك ایفاء کل بیعة ایفاء
ما عاهد علیه والنکث نقضه اور ایسا هی هر بیعت کا بجالانا
(بیعت جهاد هو یا بیعت خلافت) بجالانا هی اون چیزون کا که عهد
شرائط بیعت کیا اوسپر اور نکث بیعت کا خلاف کرنا هی واما شروطها فمنها
للشیخ ومنها للمرید اور لیکن شرطین بیعت کے صحیح هونے کی تو کچھ
اون مین سے پیر کے لیے هین اور کچھ مرید کے لیے هین وکلها
فی القول الجمیل فی سواء السبیل للشیخ ولی الله الدهلوی
اور سب وه شرطین قول جمیل فی سواء السبیل مین هین که نام ایک
رساله کا هی تصانیف سے شیخ ولی الله محدث صوفی دهلوی کے
شرائط پیر اون مین سے بعض شرطون کو ذکر کرتا هون جنکا ذکر کرنا ضرور هی
فاما للشیخ اور جو شرطین پیر کے لیے هین وه یه هین فینبغی ان یکون
عالما بعلوم الدین کالفقه والحدیث والتفسیر یعنی لازم هی پیر کو

کہ بیعت نہ لے جبتک یہ امور اوسکو حاصل نہو جائین کیونکہ ان کا
جاننا شرطون سے ہی اور وہ یہ امور ہین کہ جانتا ہو علوم دین جیسے
فقہ (اور فقہ وہ مسائل ہین جو اصول اربعہ یعنی قرآن اور حدیث
اور اجماع امت اور قیاس سے استنباط کئے گئے ہین تو جاننا
علم اصول فقہ کا بھی ضرور ہی مگر بیعت کی شرطون سے نہین ہی بلکہ
علم مسائل جزئیہ کا کافی ہی) اور علوم دین مین سے جاننے علم حدیث
کو (وہ علم ہی کہ بیان کیا جاسے اوسمین قول آنحضرت صلعم اور افعال
آنحضرت صلعم اور تقریر آنحضرت صلعم اور خلفاء کی راویونکی سند کے ساتھ
تقریر وہ ہی کہ آنحضرت کے سامنے کوئی کام کیا جاسے آپ اوسپر
سکوت فرمائین اور مقرر رکھین) اور بھی جاننا ضرور ہی علم تفسیر کا کہ وہ
قرآن کے معانی کا تحقیق کرنا ہی مع حل مشکلات کے اور تاویل
صحیح مأوّلات کی اور دریافت کرنا تاریخ اور سبب نزول کا تو چاہیئے
کہ نظر کتب تفاسیر پر رکھتا ہو یا مفسرونکی صحبت مین بیٹھتا ہو کیونکہ
علم مین مہارت بے مذاکرہ کے حاصل نہین ہوتی ہی اما بالدرس

الکتب او بالکشف او بالصحبۃ مع العلماء یہ علم مذاکرہ سے

یا کتاب کے پڑھنے پڑھانے سے یا کشف سے حاصل ہون
کشف وہ نور ہی کہ عارفون اور سالکون کو حاصل ہوتا ہی اشغال
کی کثرت اور کسر نفس کی وجہ سے یا وہ علوم حاصل ہون علماء
کے ساتھ رہنے سے کہ اونسے سُنا ہو دا ملا بعلمه اور بھی
شروط اخذ بیعت سے یہ ہی کہ عمل کرتا ہو اپنے علم کے ساتھ یعنی جو
مسائل کہ وہ جانتا ہی اونپر عمل بھی کرتا ہی لانه اذا کان لا یعلم نکیف
یعلم ما امر الله به و نهی عنه اسلیے کہ اگر علم نہین رکھتا ہی تو کیونکر
تعلیم کریگا دوسرون کو اون چیزونکی جنکے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہی
اور جنکو منع کیا ہی اور بیعت صرف اصلاح دین اور تصفیہ نفس کے
لیے ہی اور اصلاح دین اور تصفیہ نفس بغیر اون چیزون کے عمل
کیے جنکے کرنے کا خدا نے حکم دیا ہی اور بدون بچنے کے اون
چیزون سے جنسے منع کیا ہی غیر ممکن ہی وان کان لا یعمل بما یعلم
فهو کالجاهل اور اگر پیر اپنے علم کے موافق عمل نہین کرتا ہی تو وہ
مثل جاہل کے ہی یعنی علم اوسکا سودمند نہین کوئی اثر نہین رکھتا
ہی اور آخرت مین اوسکے لیے تعلیم وبال ہی بسبب ارشاد اللہ جلشانہ کے

لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون
کیون کہتے ہو اون چیزون کو کہ خود نہین کرتے ہو اللہ کے نزدیک
بڑا گناہ ہے کہنا اون چیزون کا جو خود نہین کرتے ہو مگر علم کی تعظیم نہ
چھوڑنا چاہیے اور حال ایسے عالم بے عمل کا خدا کے حوالے
کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو نصیحت سے درگذر نہ کرے بسبب
آنحضرت کے ارشاد کے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم
بزرگی عالم کی اوس عابد پر جو عالم نہین ہے ایسی ہے جیسے بزرگی میری
تم مین سے ادنی شخص پر یعنی بزرگی علم کی بہت ہے اور بسبب اللہ
جلشانہ کے ارشاد کے تعمیل کے وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر
باہم نصیحت کرتے ہین امر حق کی اور باہم نصیحت کرتے ہین
صبر کرنے کی یہ ارشاد فرمایا خدا نے سورۂ عصر مین مومنون کی
صفت مین جو صالح ہین مستثنی انسان اہل خسران سے

لقولہ علیہ السلام العالم من یعمل بعلمہ مثلیت عالم کی جاہل کے
ساتھ حکم مین باعتبار مرتبہ کے ثابت ہے بسبب آنحضرت کے
فرمان کے العالم من یعمل بعلمہ عالم وہی ہے جو عمل کرتا ہے اپنے علم پر الف لام عالم کا

اس حدیث مین عہد کے لیے ہی اور مراد اس سے وہ عالم ہی
کہ جو آخرت مین درجات عالیہ اور اجر عظیم کا مستحق ہو اور دنیا مین
اوسکے قول کی اتباع ہو اور حدیث مذکور الصدر مین الف لام
واسطے جنس کے ہی عام اس سے کہ عمل کرنے والا اپنے علم پر ہو
یا نہو کیونکہ اوس جگہ علم کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہی اور وہ غیر
عامل مین بھی موجود ہی اور اس جگہ غرض استحقاق اجر کے بیانکی ہی
تو یہ عالم بے عمل مین نامتصور ہی پس معارضہ دونون حدیثون مین نہین ہی
قال المولوی المعنوی کہا حضرت مولوی نے کہ اکمل اہل ولایت سے ہین
یعنی حضرت مولانا جلال الدین رومی رح نے اپنی مثنوی مین **شعر**

ای بسا ابلیس آدم روی ہست	پس بہر دستی نباید داد دست

بہت سے آدم صورت ابلیس سیرت ہین تو ہر ہاتھ مین ہاتھ ندینا چاہیے
یعنی بدون دریافت احوال کماینبغی کے ہر کسی شخص کے ہاتھ مین جسکو
پارسا دیکھے ہاتھ بیعت کے واسطے ندینا چاہیے تاوقتیکہ اوسمین
ثبوت شروط بیعت کے حاصل ہونیکا کما حقہ نہ پہونچے کیونکہ اچھے
لوگون کے لباس مین بہت سے نالایق پوشیدہ ہوتے ہین لیکن

بدگمان ہوکر حیطۂ تعظیم سے اونکے باہر نہونا چاہیئے کہ سعدی کہتے ہین علیہ الرحمہ

	ہر کرا جامہ پارسا بینی		پارسادان و نیکمرد انگار	

یعنی جس کسی کو لباس مین پارسا کے دیکھو تو اوسکو پارسا سمجھو اور نیکمرد

جانو وان یکون ماهرا فی طرق السلوک ومنکسر النفس لانہ اذا لم تکن

نفسہ منکسرۃ کیف یطلع علی زورها ویدفع فسادها ویرفع شرها

اور بھی بیعت لینے کی شرطون مین سے یہ ہے کہ واقف کار ہو سلوک کے

طریقون سے اور اپنے نفس کو مار چکا ہو کیونکہ اگر وہ خود نفس کو مار

نہ چکا ہو گا کیونکر آگاہ ہو گا اوسکے مکرون پر اور اوسکے فساد پر کہ

وہ اتباع نفس کی وجہ سے خود بینی مین مبتلا ہے مثل او خویشتن گم ست

کرا رہبری کند ہو گا کیونکر شر نفس کو دفع کریگا کہ مغلوب طاقت دفع غالب

کی نہین رکھتا ہے اور کام بجز آزمودہ کار کے نہین نکل سکتا ویبنغی

ان یکون مصاحبا للسادات الصوفیۃ اور ضروری ہے پیر کو کہ لازم لیا ہو

اوسنے صحبت سرداران اہل تصوف کے وخادما للشیخہ ومجازا

منہ باخذ البیعۃ اور ضروری ہے پیر کو کہ اوسنے خدمت کی ہو اپنے پیر کی

یعنی تا امکان خدمت کرنے سے اپنے پیر کی باہر نہوا ہوا اور پیر سے
بیعت لینے کی اجازت پائی ہو یعنی پیر نے اوسکو بے اوسکی طلب کے
اجازت بیعت لینے کی دی ہو کہ طلب کرنا دلیل ہے ادعای لیاقت پر
اپنے اور پیر کا اجازت دیدینا محض طلب پر یا تو زجر کے واسطے ہے
یا بخیال کمائی کے بوجہ اسکے کہ جانتا ہے کہ مرید بار توکل اور بار کسب کو
اوٹھا نہین سکتا ہے تو ایسی اجازت کا اعتبار نہین ہے واللہ اعلم لانہ
اذا لم یصحب الکامل کیف یحصل لہ الکمال اسواسطے کہ اوسنے
اگر کاملونکی صحبت نہین پائی ہے کیونکر اوسکو کمال حاصل ہوگا اس جگہ
استعمال کیف استفہامی کا انکار کے لیے ہے لان العادۃ قد جرت
بان احدا اذا اراد ان یتعلم فنا لا یحصل لہ الا بصحبۃ صاحب ذلک الفن

اجازت بیعت بغیر ... اور وہ اجازت دیدے تو اس اجازت کا اعتبار نہین ہے

صحبت شرط ہی وان لم یخدام الشیخ لم یرض عنہ فکیف یعطیہ کمالہ اور اگر خدمت
اپنے پیر کی نہ کریگا تو پیر اوس سے راضی نہوگا اور جس صورت مین راضی نہوگا کیونکر اپنا
کمال اوسے دیدیگا یعنی تعلیم کرنا اپنے کمال کا بغیر خوشنودی کے غیر متصور ہی تو یہ بھی
کمال بدون شیخ کی خوشنودی کے حاصل نہین ہوگا یہ دلیل ہی خدمت کے شرط ہونیکی واذا اجازہ
الشیخ فعلم انہ صار علی مرتبۃ اخذ البیعۃ کما ھو عادۃ الاساتذۃ اذا
د او اتلمیذا علی مرتبۃ یستطیع بھا تعلیم الغیر یأمرونہ بالتعلیم
فان لم یجزہ فعلم انہ لم یبلغ تلک المرتبۃ واللہ اعلم اور جب شیخ نے
اجازت دی اوسکو بیعت لینے کی تو معلوم ہوا کہ وہ شخص اس مرتبہ تک
پہونچ گیا کہ بیعت لینا اوسکو درست ہی جیسا اوستادونکی عادت ہی کہ
جب کسی شاگرد کو دیکھتے ہین ایسے مرتبہ پر کہ طاقت دوسرے کو
تعلیم کرنے کی رکھتا ہی تو اون شاگردون کو دوسرے کی تعلیم کرنے کا
حکم دیتے ہین تو اجازت نہ دینا پیر کا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس مرتبہ تک
نہین پہونچا ہی کیونکہ اوستاد اور پیر اپنے شاگرد اور مرید کا حال خوب
جانتے ہین واللہ اعلم لیکن اگر اپنے پیر کی حیات مین وہ شخص مرتبہ
اخذ بیعت تک نہ پہونچا ہو اور بعد پیر کی وفات کے اوس مرتبہ پر پہونچا

تو اخذ بیعت کے جائز ہونے کے لیے پیر کے خلیفہ کی اجازت کافی ہی
کیونکہ حکم نائب کا وہی ہی جو حکم منیب کا ہی واللہ اعلم واما المرید

فینبغی ان یکون عاقلا بالغا لیکن بیعت کرنیکی
شرط مرید کے لیے تو لازم ہی کہ مرید ہونے والا عاقل ہوا ور بالغ ہو
یعنی مجنون یا لڑکا نہوا ور خفیف العقل مجنون کی مثل ہی تو جائز نہین ہی
دیوانے کی بیعت اور نہ طفل نابالغ کی اسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے
کسی مجنون سے بیعت نہین لی ہی اور جو لڑکا خواہش بیعت کی
کرتا تھا تو آنحضرت صلعم اوسکے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے اور بیعت
نہین لیتے تھے اور بھی انکے کسی عقد کا جیسے خرید فروخت ہی کوئی
اعتبار نہین بلکہ اون کا نکاح بھی ولی کی اجازت پر موقوف اور بیعت
کرنا بھی عقدونکی قسمون سے ہی کیونکہ اسمین بھی ایجاب و قبول کو دخل
ہی کہ جیسا طریقے مین بیعت کے آئیگا انشاء اللہ تعالی پس کیسے
اونکی بیعت معتبر اور مقبول ہوگی اور یہی صحیح قول ہی لیکن بعض مشایخ
نے بیعت لڑکے کی تبرکاً جائز رکھی ہی اور اگر کسی نے طفلی مین بیعت
کی ہو چاہیے اوسکو کہ اوسے اپنے پیر کے ہاتھہ پر تجدید کرے

یا اوسکے خلیفہ کے ہاتھہ پر اگر پیر انتقال کرچکا ہو اسواسطے کہ اس بیعت کی صحت پر کوئی دلیل نہین قائم ہی مترجم کہتا ہی حضرت جدی ومرشدی قدس اللہ سرہ العزیز آخر عمر مین فرماتے تھے کہ لڑکے نے اگر بیعت کی ہو اور بیعت کرنا اوسکو یاد ہو اور بعد بلوغ اوس بیعت کو اوسنے جائز رکھا ہو تو یہ بیعت درست ہی اور اسی پر حضرت قدس سرہ العزیز کا عمل تھا اور یہی قول مشائخ کا ہی چنانچہ حضرت شیخ علی متقی نے اپنی وصیت مین مشائخ سے ایسا ہی نقل کیا ہی اور جو قول کہ شرح ومتن مین ہی یہ ظاہرا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کا اور اونکے متبعین کا ہی نہ عامۂ مشائخ کا دلیل اسپر صرف یہ حدیث ہی عرض علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم صبی یبایعہ فمسح براسہ ودعا لہ بالبرکۃ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے اس مقام پر تحریر فرمایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے اوسوقت مین بیعت لی جبکہ ان کا سن سات برس کا تھا

کی ۱۲ من ... کی دعا اور اوسکے ... ہاتھ پھیر دیا ... [illegible]

اور اسی روایت کو اصابہ فی احوال الصحابہ مین ابن حجر نے بھی نقل کیا ہی
اور اسی طرح ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
جعفر بن زبیر رضؓ اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رضؓ اور حضرت امام حسن رضؓ اور
حضرت امام حسین رضؓ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
بچپنے مین بیعت لی اسوجہ سے مشائخ بیعت صبی کو معتبر سمجھتے ہین
جبکہ وہ وقت بلوغ اپنی بیعت پر قائم رہے اور شاید یہی وجہ جنت [illegible]
قدس اللہ سرہ کو اس قول سے رجوع کرنیکی پیش آئی کما حققہ الاستاذ
فی رسالتہ اظہار الحق وان یکون سالم العقائد اور بھی بیعت کرنے کی
شرطون مین سے یہ ہی کہ مرید ہونے والے کے عقائد ٹھیک ہون
فلا تفید لفاسد العقیدة شیئا تو کوئی فائدہ نہین بیعت کرنے کا اوس
شخص کی جو بری عقائد رکھتا ہی اہل سنت کے مثل عقائد نہین
رکھتا یا کسی ایک صحابہ سے بھی منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سوء ظن رکھتا ہی کیونکہ ایمان مین اوسکے خلل ہی اور جسکے ایمان
مین خلل ہی اوسکا کوئی عمل اوسکو فائدہ نہین بخشتا ہی اما طریقہا فانی

رایت [illegible] من اراد البیعة ان یصلی رکعتین فی الاولی الفاتحة

وآیۃ الکرسی وفی الثانیۃ الفاتحۃ ومن الرسول الی اخر السورۃ

اور لیکن بعیت کرنے کا طریقہ جو مین نے (یعنی حضرت جدی مرشدی مولانا شاہ عبد الرزاق قدس سرہ العزیز نے) دیکھا اپنے پیر کو یعنی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز کو کہ جو شخص بعیت کرنا چاہتا اوس سے فرماتے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھے اول رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی یعنی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم سے ھو العلی العظیم تک پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے امن الرسول آخر سورۂ بقر یعنی

فانصرنا علی القوم الکافرین تک پڑھے وان لم یحفظ فیقرأ فی

کلا الرکعتین بسورۃ الاخلاص اگر یہ دونون آیتین اوسکو یاد نہون تو دونون رکعتون مین سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ ایک ایک بار پڑھے مترجم کہتا ہے حضرت ابی ومرشدی مولانا حافظ حاجی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب مد اللہ ظلہ العالی نے ارشاد فرمایا کہ حضرت قبلۂ عالم مولانا حافظ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز کی عادت یہی تھی جو مذکور ہوئی اور حضرت قبلہ مولانا حافظ شاہ عبد الرزاق قدس سرہ العزیز کا طریقہ

یہ تھا کہ اگر آیتین مذکور یاد نہو تین تو قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد
پڑھنے کو ارشاد فرماتے اور اگر قل یاایہا الکافرون نہ یاد ہوتی تو سورۂ
اخلاص دونون رکعتون مین پڑھواتے اور نیت نفل توبہ کرنے کا
حکم فرماتے ثم یجلسہ مستقبل القبلۃ جلسۃ الصلوٰۃ پھر مرید کو
رو بقبلہ بٹھاتے جیسے نماز کی نشست ہی جلسہ بکسر جیم معنی ہیئت
نشست کے ہی اور یا واسطے نوع کے ہی مترجم کہتا ہی
مین نے حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز کو دیکھا ہی کہ رو بقبلہ
بٹھانے مین چندان اہتمام نہ فرماتے تھے بلکہ بے قبلہ رو بیٹھے بھی
بیعت لیتے تھے ثم یاخذ بیدہ کالمصافحۃ فیقرئہ پھر مرید کا ہاتھ پکڑتے
جیسے مصافحہ مین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہی مترجم کہتا ہی حضرت
جدی و مرشدی قدس سرہ جب کسی سے بیعت لیتے تو اپنا ایک ہاتھ
درمیان مین اوسکے دونون ہاتھون کے دیتے اور دونون انگوٹھے
مرید کے موافق قینچی کے رکھوا کر درمیان اون دونون کے اپنا
انگوٹھا رکھتے ایسا ہی دیکھا ہی اور سنا ہی مین نے حضرت ابی و مرشدی
مدظلہ سے پھر پڑھاتے مرید ہونے والے کو یہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً

وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي

لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ بخشش چاہتا ہون مین
اپنے پروردگار سے ہر گناہ کی کہ اوسکو مین نے قصد کیا یا خطا
پوشیدہ یا ظاہر اور توبہ کرتا ہون مین اون گناہون سے جنکو مین
جانتا ہون اور اون گناہون سے جنکو مین نہین جانتا ہون اور تو
زیادہ جانتا ہی پوشیدگیون کو چونکہ استغفار کے سبب سے توجہ خدا کی
اس استغفار کرنے والے کیطرف حاصل ہوتی ہی بدلیل قول خداوند
عالم کے فاذکرونی اذکرکم یعنی ذکر کرو تم میرا ذکر کرون مین تمھارا
اسواسطے غیبت سے طرف خطاب کے رجوع کر کے کہا تو ہی
زیادہ جاننے والا ہی پوشیدگیون کو ثم یفهمه معناها پھر سمجھاتے مرید کو
معنی اس استغفار کے ثم یقرئ پھر پڑھاتے مرید کو اِنَّ الَّذِيْنَ

يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ

فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

أَجْرًا عَظِيْمًا یعنی تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یون ہی ہی کہ بیعت کرتے ہین وہ خدا سے خدا کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر
ہی یعنی رسول کے ہاتھ کا حکم خدا کے ہاتھ کا ایسا ہی نہ یہ کہ خدا کے
کے لیے جسم ہی معاذ اللہ تو جب بیعت خدا سے اون لوگون نے
حاصل کر لی تو جس نے توڑ ڈالا اوس بیعت کو وبال اوس بیعت
توڑنے کا نہوگا مگر اوسکی ذات پر اور بیعت لینے والون کا کوئی ضرر
نہوگا اور جس شخص نے اپنے عہد کو پورا کیا جو خدا سے اوسنے کیا تھا
تو قریب ہی کہ خدا دیگا اوسکو بڑا اجر اگرچہ شان نزول اس آیت کا اہل
بیعت الرضوان کے حق مین ہی مگر حکم اس کا اوسی بیعت الرضوان
پر منحصر نہوگا مثل تمام احکام کے کہ منحصر شان نزول پر نہین ہوتے
ہین بدلیل قول اللہ تعالی فاعتبروا یا اولی الابصار مگر یہ کہ کوئی دلیل
اوسکے خصوص پر وارد ہو اور اس جگہ ایسا نہین ہی اور بھی دلالت
کرتا ہی مخصوص نہونے پر اس آیت کے بیان فرمانا آنحضرت صلعم کا
اس حکم کو بیعت عقبہ مین جیسا کہ اوپر گذرا واللہ اعلم ثم یفہم
معناھا پھر بعد پڑھوانے اس آیت کے سمجھاتے تھے معنی اس آیت
کے ثم یقول للمرید انی ادخلتك فی السلسلة القادریة بواسطة

الشیخ المولوی انوار الحق فقبلت فیقول المرید قبلت هکذا یقوله ثلثا و یجیب المرید پھر فرماتے مرید سے کہ مین نے تمکو داخل کیا سلسلۂ قادریہ مین بواسطے اپنے پیر مولوی انوار الحق قدس سرہ کے تو آیا تم نے قبول کیا (کہتے اوسکو ساتھہ کلمۂ خطاب کے مرید سے اسجگہ سے حرف استفہام محذوف ہی اسواسطے کہ قرینہ سوال کا دلیل ہی اسپر احتیاج ذکر کرنے کی نہین ہی) پھر مرید کہتا قبول کیا مین نے (یعنی اپنا سلسلہ مین اس طریقے سے داخل ہونا) ایسے ہی تین بار مرید سے فرماتے اور مرید اوسی طرح سے تین بار جواب دیتا وہی جواب ثم یدعو له بالبرکة والتوفیق للخیر پھر دعا فرماتے مرید کے لیے واسطے برکت اور توفیق خیر کے اور توفیق کہتے ہین مہیا ہونا اون اسباب کا جو مطلوب تک پہونچائین مترجم کہتا ہی چونکہ ہر شخص کو استغفار مذکور کے معنی تفصیلی سمجھانے مین پراگندگی خاطر کا خیال ہوتا ہی اور مقصود توبہ مین حضور ہی اور ہر شخص حافظ قران نہین ہوتا ہی اسوجہ سے آیت پڑھنے سے معذور رہتا ہی اور شیخ مرید کے لیے حکیم ہوتا ہی اسواسطے بجاے معنی تفصیلی استغفار کے اجمالی طور پر حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ العزیز

فرماتے اس طور پر کہ تم نے سب گناہون سے توبہ کی مرید کہتا مین نے
سب گناہون سے توبہ کی ساتھہ اظہار ضمیر متکلم کے اور آیت کو خود
پڑھتے اور معنی اوسکے ساتھہ تفصیل کے ذہن نشین مرید کے کرلتے
اور بعد اوسکے فرماتے تم کو حضرت غوث الثقلین غوث الاعظم میر
سید محی الدین شیخ عبدالقادر ابو محمد جیلانی کے سلسلہ مین داخل کیا تم نے
قبول کیا مرید کہتا مین نے قبول کیا ساتھہ اظہار ضمیر متکلم کے اور مجکو
حضرت جدی و مرشدی نے بوجہ صغر سنی کے توبہ گناہون سے نہین
کرائی تھی بلکہ وقت عقد بیعت کے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنی شرابے تون سے
توبہ کی یہ ایک جامع لفظ ہی جو تمام اسنان انسانی کے متعلق ہی اور حضرت
ابی و مرشدی مد اللہ ظلہ کا بھی یہی طریقہ رہا ہی جیسا کہ اوپر گذرا مگر بعد لفظ
شیخ عبدالقادر ابو محمد جیلانی کے سلسلہ مین اتنا اور بڑھا دیتے ہین اپنے
پیرونکی ہمت و قوت پر تمکو داخل کیا یہ کمال کسر نفس اور غایت تواضع کا
باعث ہی بعد اوسکے دعا مانگتے اور اپنے عصیان سے استغفار کرتے
اوسکے بعد اوس مرید کے واسطے اور دیگر مریدون کے لیے اور اپنے
پیر بھائیون کے لیے اور بعد اوسکے عام اس سلسلہ علیہ قادریہ کے

متوسلین کے واسطے دعا کرتے بعد اوسکے کل سلاسل جو حضرت سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتے ہین اونکے متوسلین کے واسطے دعا مغفرت کی کرتے پھر اپنے واسطے یہ طلب کرتے کہ مجھے انسے شرمندہ نکرنا وقت نزع کے قبر مین وقت سوال منکر نکیر کے حشر مین نشر مین میدان قیامت مین وقت حساب کے میزان پر پل صراط پر جنت مین کسی مقام پر انسے شرمندہ نکیجیو اوسکے بعد کچھہ شیرینی اور تھوڑے پانی پر فاتحہ پیران سلسلۂ علیہ قادریہ کا دیتے بعد فاتحہ کے تین گھونٹ پانی خود پیتے اور مرید سے فرماتے کہ تم بھی پیو اور اونکو بھی پلاؤ اور شیرینی نیاز کی مرید کے دونون ہاتھون مین تین مرتبہ کرکے دیتے اور اوسی وقت مرید کا نام پوچھتے اور اوسکے بعد اپنا دستخط شدہ شجرہ عنایت فرماتے اور دوسرے سلاسل مین جو بعیت لیتے تو اسی طریقہ سے مگر سلسلہ مصافحہ کی بعیت مین بعد بیان کرنے کیفیت مصافحہ حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آیت کو پڑھتے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور اسکے معنی مرید کو سمجھاتے یعنی

اتوا یا ن والے ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو اوسکی طرف تم وسیلہ اور کوشش
کرو خدا کی راہ مین یقینی تم فلاح پاوُگے اور جب شجرہ سنتے تو اوسکے
پڑہنے کا حکم فرماتے اور فرماتے کہ میان دنیادار کے یہان اگر تم روز
سلام کرنے جاتے ہو تو اوسکو تمھارا خیال ہوجاتا ہے تو اگر تم پیرون کو
روز یاد کروگے تو کیونکر اونکو تمھارا خیال نہوگا اور طریقہ شجرہ پڑہنے کا
خود تعلیم نہین کرتے تھے اور فرمادیتے تھے کہ میان عبدالوہاب سے
جاکر پوچھ لو اور علت اسکی یہ تھی کہ ہر مرید کو چاہیئے کہ اپنے پیر کے نام کو
اول سب پیرون کے نام کے بعد عبارت شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت
وفرعھا فی السماء کے پڑھے پیرون کا ادب اپنے پیرون کے ساتھ
نہین چاہتا ہے کہ اپنا نام خود سے اپنے پیرون کے نام کے اوپر داخل کرین
یہی وجہ تھی کہ شجرہ کی تعلیم خود نہین فرماتے تھے اور شجرہ پڑہنے والیکو
چاہیے پڑھتے وقت دستخط اپنے پیر کا اور عبارت بدانکہ حضرت
معروف کرخی را الخ کو نہ پڑہے ایسا ہی سنا ہے مین نے حضرت ابی و مرشدی
مولانا حافظ حاجی شاہ عبدالوہاب صاحب مد اللہ ظلہ العالی سے واللہ اعلم

وکتب الشیخ ولی اللہ فی رسالتہ الموسومۃ بالقول الجمیل فی سواء السبیل

اور شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے رسالہ مین جو مشہور قول جمیل
فی سواء السبیل ہو لکھا ہو اما المسئلۃ السابعۃ فاعلم ان اللفظ
الماثور عن السلف عند البیعۃ ان یخطب الشیخ الخطبۃ المسنونۃ
لیکن مسئلہ ساتوان (مولوی صاحب موصوف نے اپنے ایک سوال
مین چند مسئلہ جمع کیے ہین اور جواب مین تفصیل ہر ہر مسئلہ کی علٰحدہ علٰحدہ
کی ہو تو جو ساتوان مسئلہ تھا اوسکا یہ جواب ہو) تو جاننا چاہیے کہ لفظ جو
نقل کیگئی ہو اگلے بزرگون سے بیعت لینے کے وقت وہ یہ ہو کہ پیر
بیعت لینے کے وقت خطبہ مسنونہ پڑھے اور وہ خطبہ یہ ہو الحمد
للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ
فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم
تمام افراد حامدیت اور محمودیت کے خدا ہی کے لیے ہین ہم مسلمان
لوگ اوسی کی تعریف کرتے ہین اور اوسی سے مدد چاہتے ہین اور اوسی سے
بخشش طلب کرتے ہین اور خدا کے ساتھ پناہ ڈھونڈتے ہین ہم برائیون سے

اپنے نفسونکی اور اپنی بدکرداری سے کہ وبال اوس بدکرداری کا ہم پرنہ پڑے اور خدا اونکو معاف کردے اور کرنے سے اونکے ہم کو محفوظ رکھے جسکو خدا راہ پر لاتا ہی تو کوئی نہین ہی اوسکو گمراہ کرنے والا جسکو خدا نے گمراہ کیا تو کوئی نہین ہی اوسکو راہ پر لانے والا یعنی راہ لگانا اور گمراہ کرنا سب اللہ ہی کے ہاتھہ مین ہی بے اوسکی مشیت کے کوئی کسیکو نہ گمراہ کرسکتا ہی نہ راہ پر لاسکتا ہی جیسا کہ خداوند عالم خود فرماتا ہی یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی قل لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء اللہ فرما دیجیے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین قدرت رکھتا ہون مین اپنی جان کے لیے نہ نفع کی نہ ضرر کی مگر جو اللہ چاہے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ نہین ہی کوئی معبود سواے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے بندہ ہین اور پیغمبر اوسکے ہین درود پہونچاوے اونپر اور اونکی آل پر اور اونکے اصحاب پر خدا اور برکت کرے اونکی امت مین اور اولاد مین اونکی اور اعمال مین اونکی امت کے اور سلام پہونچاوے سب پر تتمہ یلقنہ الایمان الاجمالی فیقول قل

امنت باللہ وبما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ و امنت برسول اللہ

علی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبرأت من جمیع الادیان

ای سوی دین الاسلام وجمیع الاسلام واسلمت واشهد ان لا

اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

پھر مرید کو ایمان اجمالی سکھائے تو کہے مرید سے کہ کہو ایمان لایا مین خدا پر
اور ایمان لایا مین اوسپر جو خدا کی جانب سے آیا خدا کی مراد پر یعنی جو خدا نے
بھیجا احکام یا قصص یا متشابہات لیکن علم اونکا حوالہ خدا کے ہی یہ اوسنے
اونسے مراد رکھی ہی وہ برحق ہی اور ایمان لایا مین رسول خدا پر اور جو اونکی
جانب سے آیا اونکی مراد پر جو آنحضرتؐ نے فرمایا ہی اور جو مراد اوسمین آنحضرتؐ
کی ہی وہ برحق ہی درود وسلام خدا کا اونپر ہو اور بیزار ہوا مین سب دینون سے
یعنی اون دینون سے جو سوائے اسلام کے ہین کہ دین محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم ہی اور لفظ ای سوی دین الاسلام عبارت شیخ ولی اللہ محدث
کی نہین بلکہ واسطے تفسیر کے زائد کی گئی ہی اور بیزار ہوا مین سب
گناہون سے اور دین حق کا تابع ہوا مین اور گواہی دیتا ہون مین کہ
کوئی معبود نہین سوائے خدا کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اوسکے بندہ اور اوسکے رسول ہین ثم یقول قبلت بایعت

علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ

وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم

رمضان وحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا

پھر مرید سے کہے کہو بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بواسطے اونکے خلفا کے یعنی خلیفہ اونکے خلیفہ کے بھی خلیفہ اونہین کے
ہوے کہ نائب کا حکم منیب کا ہی پانچ چیزون پر ایک یہ کہ گواہی دیتا
ہون مین کہ نہین ہی کوئی معبود بجز خدا کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اوسکے ہین دوسرے درستی نماز کی تیسرے ادا کرنا زکوۃ کا چوتھے
روزے رمضان کے رکھنا پانچوین کعبہ کا حج کرنا اگر قوت پاؤن اوسکی
یعنے فرضیت حج کی مشروط ہی قدرت رکھنے پر راہ طی کرسکی
اور مہیا ہونا اسباب اور سواری کا اور حاصل ہونا راہ کی امن
کا اور اعضا کا درست ہونا یہ تقریر بیعت اسلام کی ہے

فائدہ جاننا چاہیے یہ پانچ فرض علمی اور عملی
ہین اگر ایک کا بھی ان پانچون سے منکر ہوگا تو کافر ہوجائیگا
اور لانا لفظ شہادت کا اقرار الوہیت باری تعالی اور رسالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اشارہ ہی اسکا کہ کہنا کلمۂ توحید کا
اور اقرار رسالت کا اور عمل کرنا چارون اخیر رکنون کا گو علماً و عملاً فرض ہی
لیکن اول اصول ایمان سے ہی اور باقی ارکان اوسکے فروع سے ہین
پس تارک اوسکا اور منکر اوسکا دونون کافر ہونگے بسبب اسکے موکد ہونیکے
اور منکر ارکان باقیہ کا کافر ہوگا نہ تارک اوسکا بلکہ تارک ارکان چارگانہ کا فاسق
ہی اور کافر نہین ہی اگر انکار نہین رکہتا ہی پہر تمام عمر مین ایک ہی بار کلمۂ شہادت
زبان پر لایا ہو تو مومنون کے زمرہ مین ہی تا وقتیکہ کوئی بات ایسی جو علامت
ہو اوس کلمہ کے انکار کی اوس سے سرزد نہو پہر یقول قل بایعت

رسول اللہ بواسطۃ خلفائہ علی ان لا اشرک باللہ شیئا و لا اسرق

و لا ازنی و لا اقتل اولادی و لا اتی ببہتان افتریہ بین یدی و رجلی و لا اعصیہ فی معروف

پہر کہے کہ کہو بیعت کی مین نے رسول خدا کی بواسطۂ خلفاے آنحضرت صلعم کے
اس بات پر کہ شریک نہ کرونگا مین خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا
اور زنا نہ کرونگا اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالونگا اور بہتان کسی پر نہ باندھونگا
اور گناہ کسی چیز مشروع مین نہ کرونگا یہ تقریر ہی بیعت توبہ کی مولوی صاحب
موصوف نے دو بیعت کی تقریر پر اکتفا کی اسوجہ سے کہ کثیر الوقوع یہی بیعتین ہین

اور باقی بیعت التزام اور بیعت ترک الوجود کاملون کا کام ہی ہر شخص کو اوسے
بہرہ نہین تقریر بیعت التزام کی یہ ہی کہ کہے بیعت کرتا ہون مین رسول خدا کی
بواسطہ اونکے خلفا کے اس بات پر کہ لازم کرتا ہون مین اپنے اوپر اتباع
رسول کی اور اونکے خلفا کی اور اتباع اپنے پیر کی کہ تا بمقدور اپنے خلاف
اونکے اقوال و افعال کے نہ کرون گا اور حیطۂ اطاعت سے اونکے باہر
نہونگا اور بیعت ترک الوجود کی یہ ہی کہ کہے بیعت کرتا ہون مین کہ کوئی
چیز کو موجود مستقل نہ جانون گا اور اپنے کو نیست محض سمجھونگا اور ہر چیز کو
حوالہ ذات خدا کے کرونگا اور مستحسن یہ ہی کہ ہر بیعت مین تقریر اوس بیعت کی
زبان سے ادا کرے اور جمع کرنا سب بیعتون کا ایک عقد مین بھی جائز
ہی لیکن تقریر سب بیعتونکی کرنا چاہیے ہوگی تفریتیلو الشیخ ھاتین الاٰیتین
پھر پیران دونون آیتون کو پڑھے یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
ای ایمان والو ڈرو تم اللہ سے اور ڈھونڈو اوسکی طرف کے لیے
وسیلہ کہ تم کو اوس شاہ تک پہونچاوے کیونکہ اول رفیق ڈھونڈھنا چاہیے
بعد اوسکے راہ اختیار کرنا چاہیے اور اوسکی راہ مین کوشش کرو

عمل کرنا ماموراات پر اور بچنا منہیات سے نہ چھوڑو تاکہ چھوٹ جاؤ عتاب و

عقاب سے ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم

فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد الله فسیؤتیه

اجرا عظیما آیت کی تفسیر پہلے ہوچکی ہی تقریر کی حاجت نہین ہی

ثم یدعو الله لنفسه وللتلمیذ وللحاضرین پھر دعا کرے اللہ سے پیر اپنی

ذات کے لیے اور مرید کے لیے اور حاضرین مجلس کے لیے فیقول

بارك الله لنا ولكم ونفعنا وایاكم تو کہے خدا برکت دے ہمکو اور تمکو اور نفع

بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اس امر مسنون سے کہ جو اس مجلس مین انعقاد پایا ہی

اور چاہیے کہ ضمیر جمع متکلم سے اپنی ذات کو اور مرید کو اور اپنے سب

اہل سلسلہ کو مراد لے اور ضمیر خطاب مین اہل مجلس کو مراد لے اور یہی

معمول ہر دعا مین ہی جو بیعت کے بعد مانگی جاتی ہی ولا باس ان یلقنه

فیقول قل اخترت الطریقة النقشبندیة او القادریة

او الجشتیة المنسوبة الی الشیخ الاعظم والقطب الافخم

خواجه نقشبند او الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی

او الشیخ معین الدین السجزی اور کوئی حرج نہین ہی

کہ پیر مرید کو تعیین سلسلہ کی تعلیم کرے تو کہے کہو اختیار کیا مین نے
طریقہ نقشبندیہ یا قادریہ یا چشتیہ یعنی وہ طریقہ جو منسوب ہی شیخ بزرگ
اور قطب سترگ خواجہ نقشبند یا شیخ عبدالقادر جیلانی یا شیخ معین الدین
چشتی سجزی کی طرف اور شیخ ولی اللہ نے اس عبارت مین نام سلسلہ
نقشبندیہ کا مقدم کیا ہی اور الفاظ تعظیم شان مین خواجہ نقشبند رحمہ اللہ
کے لائے ہین اسوجہ سے کہ وہ خود نقشبندی تھے اور عقد بعیت اوس
سلسلہ مین رکھتے تھے اگرچہ اور دوسرے سلسلون سے بھی اجازت
اونھون نے حاصل کی ہی اور داب فقرکا یہ ہی کہ بجہت شدت محبت
اور غلبہ عقیدت کے اپنے اہل سلسلہ کو دوسرون پر معظم رکھتے ہین
ورنہ حقیقت مین افضل اور اولی سب اہل طریقت سے حضرت شیخ الشیوخ
قطب الاقطاب غوث الاعظم مولانا مولی العالم عبدالقادر محی الدین
جیلانی ہین کہ مراتب عاشقیت اور معشوقیت پورے پورے رکھتے تھے
بخلاف دوسرون کے واللہ اعلم اللھم ارزقنا فتوحھا واحشرنا
فی زمرۃ اولیائھا برحمتك یا ارحم الراحمین ای خداوند روزی کر
مجکو فتوح کی اس سلسلہ کے اور اوٹھا قیامت کے روز ہمکو گروہ مین

اس سلسلہ کے اولیا کے طفیل سے اپنی رحمت سے ای بڑے رحم کرنیوالے
تمام رحم کرنے والون سے ضمیر کو اس دعا کی راجع کرنا چاہیے اوس سلسلہ کی
جانب جسمین بیعت ہو **فائدہ** جو کچھ مذکور ہوا مردونکی بیعت کا طریقہ تھا
اب احوال عورتونکی بیعت کا بیان کیا جاتا ہے۔ اما بیعة النساء فطریقہا
مختلف بین المشائخ اور لیکن عورتونکی بیعت تو طریقہ اوسکا مختلف ہی
مشائخ فقر مین بعضے بیعت اونکی مصافحہ کے ساتھہ مثل مردون کے
بیعت کے لیتے ہین لیکن اس صورت مین غیر محرم کا ہاتھہ چھونا لازم آتا ہی
اور بعضے عورت کو علیحدہ بٹھاتے ہین اور خود علیحدہ بیٹھتے ہین اور کلمات
بیعت کے زبان سے کہتے ہین فقط تو اس صورت مین ہاتھہ پکڑنا پایا
نہین جاتا ہی اور بعضے کپڑا لیتے ہین اس طرحپر کہ ایک کونہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتے ہین اور دوسرا کونہ اوس عورت کو جو بیعت کرتی ہی دیتے
ہین والاحب ما قال الشیخ ولی اللہ فی القول الجمیل اما بیعة النساء
فبان لایکون مساسا للاجنبیة فانه محرم یاخذ الشیخ طرف ثوبه
والتی تبایع طرفه الاخر واللہ اعلم اور خوشترین طریقہ عورتون کی بیعت کا
یہی ہی جو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے رسالہ قول جمیل مین فرمایا ہی

لیکن عورتونکی بعیت تواسطرح چاہیے بعیت لیناکہ نہ لازم آئے چھونا اجنبی غیر محرم کا کیونکہ چھونا غیر محرم کا حرام ہی پکڑے پیرکونہ کپڑے کا اور عورت بعیت کرنیوالی دوسرا کونہ اس صورت مین چھونا غیر محرم کا اور چھوڑنا ہاتھہ پکڑنے کا دونون نہین لازم آئے اسوجہ سے کہ اگرچہ حقیقت مین اوسکا ہاتھہ نہین پکڑا ہی لیکن اوس چیز کو پکڑا ہی کہ جو اوسکے ہاتھہ مین ہی ایسی گرفت ان جگہون مین کافی ہی واللہ اعلم بعض نسخون مین قول جمیل سے لایکون مساسا للاجنبیۃ فانہ حرام سے عبارت متروک ہی اور بعضے نسخون مین لکھی ہی زیادتی اوسکی عبارت فقیر یعنی حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز کی نہین ہی فقط انتہی تمام ہوا کلام شیخ محدث کا

ویقرئ ایضا یاایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم

اور بھی پڑھولے پیر یعنی ہمراہ اون دونون آیتون سے کہ جو مذکور ہوئین مردونکی بعیت مین بعیت کرنیوالی عورتکو یاایہا النبی اذا جاءک المومنات پوری آیت نزول اس آیت کا فتح مکہ کے دن ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مردونکی بعیت

سے لینے سے فارغ ہوے متوجہ ہوے عورتون سے بیعت لینے کی طرف تو
اللہ تعالی نے اونکی بیعت کا طریقہ اپنے کلام سے بیان فرمایا اے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب آئین آپ کے پاس مسلمان عورتین کہ بیعت کرین آپ کے ہاتھ پر
اس بات کی کہ شریک نہ کرینگی خدا کے ساتھ کسی چیز کو اور کسی کے مال مین
چوری نہ کرینگی اور زنا نہ کرینگی اور اولاد کو اپنی نہ مار ڈالینگی (تو حفظ جان
اولاد کا حسب وسعت واجب ہی تو اگر شوہر دایہ رکھنے کی طاقت نہین رکھتا
ہی تو عورت پر اولاد کو دودھ دینا واجب ہی جیسا کہ کتب فقہ مین ہی) اور بہتان
کسی پر اپنے جی سے نہ باندھینگی اور ناحق تہمت کسی پر نہ کرینگے اور تجاوز
نکرینگی آپ کے حکم سے مشروع کامون مین (اس جگہ لفظ معروف تنبیہ ہی
اس بات پر کہ اطاعت مخلوق کی خلاف شرع امور مین جائز نہین ہی کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہین ہی کہ وہ نامشروع کام کا حکم
فرمائین بدلیل قول خدای تعالی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی
نہین بولتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جی کی خواہش سے
نہین ہی وہ قول آنحضرت کا مگر وحی کہ اللہ کی طرف سے بھیجی گئی آنحضرت
کی طرف تو جائز نہین ہی اتباع پیر کی ان فعلون مین جو بظاہر شرع کے

خلاف مین جبتک کہ اونکی حکمت تک نہ پہونچے اور قدرت اوسکو اون
چیزون کے ارتکاب کی ساتھہ موافقت شرع کے حاصل نہووے تو
ای حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعیت لیجیئے اونکی یعنی ضامن ہوجیئے اونکے
ثواب پانے پر بوجہ پورا کرنے ان چیزون کے جیسا کہ بیضاوی مین ہی اور
بخشش مانگیئے اونکے لیے خدا سے تحقیق خدا بخشنے والا ہی گنہگارون کو
اور رحم کرنے والا ہی ضعیفون پر مترجم کہتا ہی حضرت جدی مرشدی
قدس سرہ العزیز کا طریقہ عورتے بعیت لینے کا یہ تھا کہ کپڑے کا ایک کنارہ
اوس عورت کے ہاتھہ مین دیتے تھے اور دوسرے کنارے کو اپنے ہاتہ
مین لیتے تھے اور استغفار جو مذکور ہوا پڑھواتے تھے اور توبہ کرانیکے
بعد آیت یاایھا النبی اذا جاءک المؤمنات اور ان الذین یبایعونک
خود پڑھتے تھے اور اوسکی تفسیر اونکو سمجھاتے تھے اور باقی وہی طریقہ
برتتے جو مردونکی بعیت مین گذرا اور بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہر طالب خدا
تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلے اسواسطے کہ یہ سنت موکدہ ہی اور یہی
باعث کشود کار کا ہوتا ہی خصوصًا سلسلۂ عالیہ رزاقیہ نوازیہ مین اسکی
پابندی بہت ہی چنانچہ حضرت قبلۂ عالم حضرت جدنا و مرشدنا مولانا

مولوی حافظ محمد عبد الوالی قدس سرہ العزیز بعد اخذ بیعت کے نماز تہجد اور چند اشغال بحسب استعداد مرید کے تعلیم فرماتے تھے اور نیاز گیارہوین شریف کی تاکید فرماتے تھے یہان تک ارشاد ہوتا تھا کہ کچھ ممکن نہو تو اپنے کھانے پر نیاز دے اور جو اوسمین بھی عاجز ہو تو تھوڑا پانی رکھ کے نیاز کر لیا کرے اور طریقہ نیاز حضرت سیدنا سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مخصوص تعلیم فرماتے تھے وہ یہ کہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ الہٰکم التکاثر اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکے روح پرفتوح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل و اصحاب خصوصًا حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی اور آپ کے والدین اور اولاد اور بہنون اور آپ کے پیرو مرشد کو ثواب بخشے جیسا کہ نام انکے اس رباعی مین کسی نے نظم کیے ہین

طریقہ نیاز

رُباعی

سید و سلطان فقیر خواجہ مخدوم غریب	بادشاہ و شیخ درویش و ولی مولانہٗ
میر صالح فاطمہ ثانی اسامی والدین	بوسعید پیر ایشان مرد حق مردانہٗ
زینب و بی بی نصیبہ خواہران حضرت اند	بعد ازان فرزند ایشان جملگی جانانہٗ

اور بھی ارشاد کر دیا کرتے تھے میان توکل بہت مشکل ہی بڑے لوگون کا کام ہی اگر نہو سکے اس سے عمدہ کوئی چیز نہین ورنہ محنت مزدوری کر کے اکل حلال حاصل کرنا چاہیے کہ اسمین بھی اللہ نے برکت رکھی ہی اور حضرت جدی ومرشدی حضرت مولانا شاہ حافظ محمد عبد الرزاق قدس سرہ العزیز نے بعد بعیت اشغال کی تعلیم موقوف فرمادی تھی اوسکی مصلحت مین خود حضرت قدس سرہ نے حضرت ابی مرشدی مد اللہ ظلہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ وقت بہت نازک ہی اسمین مرید سے تعمیل ارشاد پیر ہونا دشوار ہی فرائض ہو جائین تو غنیمت ہی اوس وقت مین اور کچھ نہوتا تو مرید ایک آدھ مرتبہ تعلیم شیخ کو برت لیتا تھا حکم نافرمانی سے محفوظ رہتا کہ بحکم اولی الامر منکم اطاعت شیخ کی فرض ہی اور یہ وقت ایسا پرآشوب ہی کہ اسمین ایک بار نقل کر لینا بھی نہین ہو سکتا ہی شیخ کی نافرمانی مین داخل ہوتا ہی اور شیخ مرید کے لیے طبیب ہی اوسکے ہر مرض کا اور مزاج کا خیال کرنا ضرور ہوتا ہے تو جو شخص خود خواستگاری کرتا تھا اوسکو آپ تعلیم فرماتے تھے موافق اوسکے ظرف کے اور جو اشغال کہ آگے آوینگے وہ مبتدی کے واسطے ہین اور اگر اللہ زیادہ توفیق دے تو مطلع الانوار مطالعہ کر کے موافق اوسکے

عمل کرے اور یہی ارشاد اور ایسا ہی دستور حضرت ابی و مرشدی مولانا
حاجی شاہ محمد عبد الوہاب صاحب مدظلہ العالی کا ہی اور بھی واضح
رہے کہ اذکار و اشغال مین اگرچہ رسائل کثیرہ تصنیف ہوتی ہین مگر مجرد
اون رسالون کے دیکھنے سے عمل کرنا چندان سودمند نہین اگر شیخ کامل مکمل
صاحب تصرفات تعلیم فرماوین تو وہ موجب وصول الی اللہ کا ہی اور
بدون اسکے اگرچہ دافع شیطان ہوتا ہی مگر حصول مقصود و وصول معبود
اوس سے نادر ہی چنانچہ حضرت نجیب الدین سہروردی سے نقل ہی کہ
شیخ شمس الدین صوفی امام جامع شیراز تمامی اوقات ذکر و تلاوت و انواع
عبادات مین مشغول رہتے تھے لیکن کسی سے تلقین ذکر حاصل نہ تھی
ایک روز عالم مشاہدہ مین یہ واقعہ دیکھا کہ ذکر اونکا بصورت نور ممتد
متشکل ہو کر منہ سے جدا ہو کر زمین مین چلا گیا اپنے دل مین کہا کہ یہ
علامت خیر کی نہین ہی کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الیہ یصعد الکلم
الطیب اور یہ مشاہدہ برخلاف اوسکے ہی یہ نقصان صرف اسی
وجہ سے ہی کہ مشائخ سے ذکر کی تلقین نہوئی پس مریدان شیخ روزبہان
بقلی قدس سرہ مین سے ایک مرید کی طرف رجوع کی اور اونسے تلقین ذکر حاصل کی

اوسی شب اپنے ذکر کو بصورت نور مشاہدہ فرمایا کہ بلند ہوتا اور آسمانون کو طی کرتا جاتا ہے اور اوسکے بعد صحبت شیخ الشیوخ سے جہان پہونچی وہان پہونچی

ایسے ہی لطائف اشرفیہ مین ہے اما الاشغال فان تقوم بعد نصف

اللیل نتصلی التہجد اثنی عشرۃ رکعۃ لیکن شغل جنکو ارباب فقر و توحید کیا کرتے ہین تو وہ یہ ہین کہ آدھی رات گذرنے کے بعد اوٹھے پھر نماز تہجد پڑھے زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتین اور کم سے کم دو رکعتین ہین اور بعضی روایت مین دس بھی مروی ہین اور بعضون نے آٹھہ نقل کی ہین اور بعضون نے چھہ اور بعضون نے چار بھی نقل کی ہین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مختلف تھا تو ہر شخص موافق اپنے علم کے قائل ہوگیا روایت پہلی یعنی بارہ رکعتین پڑھنے کی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے جو اجلہ صحابہ اور افقہ عبادلہ اربعہ رضی اللہ عنہم تھے اور اوسکی تحقیق تہجد کی نماز کی کیفیت کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آویگی وتقدم علیہا

اربع رکعات اخر رکعتین تحیۃ للوضوء واقرأ فیہما ماشئت و رکعتین شکرا

للقیام واقرأ فی الاولی ایۃ الکرسی وفی الثانیہ امن الرسول الی اخر السورۃ

اور قبل تہجد کی چار رکعتین سوائے ان بارہ رکعتون کے پڑھے دو رکعت

تحیۃ الوضوء

تحیہ وضو کی اور اوسمین جو سورت قرآن کی چاہے پڑھے (جاننا چاہیے کہ بعد ہر وضو کے پڑھنا دوگانہ تحیۃ الوضوکا مستحب ہی اور افضل ہی ادا کرنا اوسکا قبل اعضاے وضو کے خشک ہونے کے جیسا کہ درمختار مین ہی وندب رکعتان بعد الوضوء یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیہ عن المواھب اور مستحب ہی دو رکعتین پڑھنا بعد وضو کے قبل اعضا کے خشک ہونے کے جیسا کہ شرنبلالیہ مین جو کتاب ہی فقہ مین مواہب سے نقل کیا ہی) اور دو رکعت شکر القیام یعنی شکرانہ اسکا کہ خدا نے اوسکو قیام شب پر مستعد کیا اور اسی وجہ سے شکر القیام نام رکھا گیا اور تجربہ مین آیا ہی کہ اگر نماز تہجد بدون اسکے ادا کی جاتی ہی تو دوسری شب کو تہجد پڑھنے مین کسل پیدا ہوتا ہی شمائل ترمذی مین ہی عن زید بن خالد الجھنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فتوسدت عتبتہ او فسطاطہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم

...سبی رکعتین وہما دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلک ثلث عشرۃ رکعۃ

روایت ہی زید ابن خالد جہنی سے کہ تحقیق زید نے کہا کہ دیکھونگا مین نماز رسول خدا کی درود وسلام ہو اونپر کہا پس تھا مین تکیہ کئی آستانے پر حضور کے یا خیمہ پر (یہ شک مالک سے ہی کہ زید نے لفظ عتبہ بمعنی آستانہ یا فسطاط بمعنی خیمہ کہا اور مراد دونون سے خدمت عالیہ مین حاضر ہونے سے ہی) تو نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ کی پھر دوگانہ بہت دراز (کہ لفظ طویلتین یعنی دراز کو تین بار تاکید کے لیے کہا) پھر دوگانہ ادا کیا کہ درازی مین اگلے دوگانہ سے کم تھا پھر ادا کیا دوگانہ کہ جو اگلے دوگانہ سے کم تھا پھر ادا کیا دوگانہ جو اگلے سے کم تھا پھر ادا کیا دوگانہ جو اگلے سے کم تھا پھر وتر پڑھے تو یہ سب نمازین تیرہ رکعت ہوئین اسجگہ سے معلوم ہوا کہ دوگانہ خفیفہ کہ قبل ان چھہ دوگانون کے تھا انمین داخل نہ تھا کیونکہ شمار مین سبکے لفظ ثلث عشرۃ (یعنی تیرہ) لائے باوجود اسکے کہ مجموع ان سب کا دوگانہ سمیت اور وتر ملا کر پندرہ سے کم نہوگا بجز اسکے کہ دوگانہ خفیفہ کو علیحدہ نکردین اور کبھی کوئی متقدمین یا متاخرین سے تہجد کی نماز بارہ رکعت سے زیادہ

ہونے کا قائل نہین ہی اور شاید کہ یہی دوگانہ شکر القیام ہو اور یہی شمائل

ترمذی مین ہی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا

قام احدکم من اللیل فلیفتتح صلوتہ برکعتین خفیفتین

روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جب تم مین کا کوئی شب کو اوٹھے یعنی نماز

تہجد شب کو ادا کرنے کے قصد سے اوٹھے چاہیئے اوسکو کہ شروع کرے

نماز کو اپنے ہلکے دوگانہ سے یعنی نماز تہجد کی قبل دوگانہ خفیفہ ادا کرے

اور پھر نماز تہجد پڑھے لیکن یہ امر ایجابی نہین ہی بلکہ استحبابی ہی کیونکہ اکثر صحابہ

سے ترک بھی اسکا مروی ہی واللہ اعلم اول رکعت مین اس دوگانہ شکر القیام

کے سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو سے ھو العلی العظیم

تک اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے امن الرسول آخر سورۃ تک

پڑھے ایسا ہی مجکو اپنے پیر و مرشد افاض اللہ علینا فیوضہ سے پہونچا ہی

نماز تہجد ~~~ القیام

فاشرع فی التہجد ان شئت بالتسلیمتین بان تصلی ثمان رکعات بتسلیمۃ

واربعا بتسلیمۃ وان شئت بثلث تسلیمات بان تصلی اربعا اربعا وان

شئت بست تسلیمات بان تصلی مثنی مثنی وعلیہ العمل

پھر نماز تہجد بعد ان چار رکعت مذکور کے شروع کرے اگر چاہے تہجد کی نماز دو سلام کے ساتھ پڑھے اسطرح پر کہ آٹھ رکعتین ایک سلام کے ساتھ پڑھے (اسواسطے کہ نماز تہجد جن روایتون سے آٹھ رکعتین مروی ہوئی ہین اکثر اونکی دلالت کرتے ہین ایک سلام کے ساتھ ادا ہونے پر اور بعضے دو سلام کے ساتھ ہونے پر جیسا کہ ابوداؤد اپنی کتاب سنن مین ابی قتادہ سے روایت کرتے ہین اپنی سند سے قال یصلی ثمانی رکعات لایجلس فیھن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا کہا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرتؐ نماز پڑھتے آٹھ رکعت نہین بیٹھتے اون مین مگر آٹھوین رکعت مین یعنی سلام پھیرنے کے لیے پس ترک قاعدۂ تشہد ہر شفعہ مین لازم نہین آتا ہے پس بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے یعنی تشہد پڑھتے پھر دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اور سُناتے ہمکو یعنی پکارکے لفظ سلام کے زبان مبارک سے فرماتے کہ ہم سنتے تھے) اور چار رکعتین ایک سلام سے پڑھے (تا کہ پوری بارہ ہوجائین اور جمع دونون روایتون مین ہوجاے) اور اگر چاہے تہجد کی نماز تین سلام سے پڑھے

اس طور پر کہ چار چار رکعتین پڑھے ابو عیسی محمد ترمذی رحمہ اللہ نے شمائل
مین روایت کیا ہو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن
عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سال عائشۃ کیف کانت صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی
اربعا لا تسال عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا لا تسال عن
حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ قلت یا رسول اللہ اتنام
قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی
روایت کرتے ہین ابو عیسی سعید بن ابی سعید مقبری سے وہ ابی سلمہ
ابن عبد الرحمن سے کہ ابی سلمہ نے ابو سعید کو خبر دی اپنے دریافت
کرنے کی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کسطرح پر تھی نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی رمضان مین فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زیادہ
نہین کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتون سے تہجد کے
وقت نہ رمضان مین اور نہ غیر رمضان مین پڑھتے آپ چار رکعت نہ
پوچھ اوسکی خوبی اور درازی کو یعنی نہایت دراز اور بڑے خشوع خضوع سے

ادا کرتے پھر پڑھتے چار رکعت نہ پوچھ اوسکی خوبی اور درازی کو یعنی نہایت دراز اور بڑے خشوع وخضوع سے ساتھ ادا کرتے پس آٹھ رکعتین ہوئین دو سلام کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک زیادہ آٹھ رکعت سے نہین ہین فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر ادا کرتے تین رکعتین کہا مین نے یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول خدا سے کیا وتر پڑھنے کے قبل آپ سوتے ہین فرمایا آنحضرت صلعم نے بہ تحقیق میری دونون آنکھین سوتی ہین اور دل میرا نہین سوتا ہی یعنی احتمال وتر کے چھوٹ جانے کا نہین ہی دل میرا بیدار رہی تو جو شخص وتر کے چھوٹ جانے کا خوف نہ رکھے اور تہجد کے وقت اوٹھنے کا یقین رکھتا ہو تو اوسکو مستحب ہی کہ نماز وتر تہجد کے بعد پڑھے) اور اگر چاہے تہجد کی نماز چھ سلام کے ساتھ ادا کرے اس طور پر کہ دو دو رکعتین پڑھے جیسا کہ ترمذی نے کریب مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ اخبرہ انہ بات عند میمونۃ وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ

واضطجع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی طولہا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یمسح النوم عن وجہہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتیم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضأ منہ فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی ثم اخذ باذنی الیمنی ففتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر الحدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کریب کو خبر دی کہ رات کو ابن عباس حضرت میمونہ کے یہان رہے جو ابن عباس کی خالہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھین ابن عباس نے کہا تو لیٹا مین چوڑان مین بچھونے کی اور آنحضرت صلے لیٹے لمبان مین اوسی بچھونے کی پھر آرام فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آدھی رات گذری یا کچھ کم آدھی رات آنے سے قبل یا تھوڑا ابعد اوسکے بیدار ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نیند کے اثر کو اپنے چہرے سے دور
کرنے لگے یعنی دونون آنکھون کو ملتے تھے تاکہ نیند جاتی رہے پھر دس
آیتین سورۂ آل عمران کی آخر کی پڑھین یعنی ان فی خلق السموات
سے آخر تک پھر ایک مشکیزہ کی طرف کھڑے ہوے جو لٹکا تھا پھر
اوس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے
ہوے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو مین کھڑا ہوا پہلو مین آپکے
پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو میرے
سر پر پھر پکڑا کان میرا داہنا پھر ملا اوسکو کیونکہ ابن عباس بائین جانب
آنحضرت صلعم کے کھڑے تھے اور ایک مقتدی کو امام کے داھنی جانب
کھڑا ہونا چاہیے تو آنحضرت صلعم کو ناپسند ہوا اسوجہ سے گوشمالی دی تاکہ
ایسا امر پھر نہ کرین جیسا کہ دوسری جگہ ابن عباس سے مروی ہی کہ
اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب چپ سے جانب راست
مین اپنے کھینچ لیا ملخص اس حدیث کا کتب فقہ مین بھی مذکور ہوتا ہی
کہ ابن عباس کو آنحضرت صلعم نے اپنے داھنی جانب نماز تہجد مین کھڑا کیا
اور ہدایہ مین مرقوم ہی ومن صلی مع واحد اقامہ عن یمینہ لحدیث

ابن عباس رضی اللہ عنہما فانہ علیہ الصلوۃ والسلام صلی بہ
واقامہ عن یمینہ جو شخص ایک مقتدی کے ساتھ نماز پڑھے تو مقتدی کو
اپنے داہنی جانب کھڑا کرے بسبب حدیث ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے کہ نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے ابن عباس کے ساتھ اور کھڑا
کیا اونکو آپ نے اپنی داہنی جانب اور چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین ہی
بان یقوم عن یمینہ لانہ صلے اللہ علیہ وسلم صلی بابن عباس
رضی اللہ عنہا تہجد او اقامہ عن یمینہا یہن طور کہ کھڑا ہو مقتدی امام کے
داہنی جانب اسلیے کہ نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کے ساتھ تہجد کی اور کھڑا کیا آنحضرت صلعم نے ابن عباس کو اپنے
داہنی جانب فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پھر پڑہی آنحضرت صلعم نے
دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین
کہا معن نے جو اس حدیث کے راویون مین سے ہین کہ ابن عباس
نے لفظ رکعتین چھہ بار کہا پس مجموع بارہ رکعت ساتھ چھہ سلام کے
ہوئین پھر وتر پڑہے آنحضرت صلعم نے آخر حدیث تک اسی پر یعنی
نماز تہجد دو ہو رکعت پڑھنے پر عمل مشائخ کبار کا ہے اس واسطے

اولی یہی ہی سنن ابی داؤد مین ہی عن عبداللہ بن عمر ان رجلا سال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے مروی ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا نماز شب کی کیفیت کو یعنی نماز تہجد کو تو فرمایا رسول خدا نے
نماز شب دو دو ہین یہ دو دو ارشاد فرمانا بیان افضل کا ہی نہ کہ حصر کا کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کا چار رکعت اور آٹھ رکعت پڑھنا
بھی مروی ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور بھی بارہ رکعت پڑھنے کی روایت ترمذی سے
جو زید بن خالد جہنی سے مروی ہی اوپر گذری دلالت کرتی ہی تہجد کی دو دو رکعت
پڑھنے پر واختلف المشائخ فی قرأتہا اور مشائخ نے قرأت مین تہجد کی اختلاف
کیا ہی بعضہم یقرؤن فیہا سورۃ الاخلاص فی الاولی ثنتی عشرۃ
مرۃ ویقصرون فی کل رکعۃ مرۃ مرۃ حتی انہم یقرؤن
فی الثانیۃ عشر مرۃ بعضے مشائخ قل ھو اللہ پڑھتے ہین اسطرح پر کہ
پہلی رکعت مین بارہ بار اور کم کرتے جاتے ہین ہر رکعت مین ایک ایک بار
یہانتک کہ بارھوین رکعت مین ایک بار پڑھتے ہین اس سبب سے

کہ قل ہو اللہ کے فضائل حدیث مین بہت وارد ہوے ہین حصن حصین مین
مرقوم ہی قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن خ م ت ق تعدل ثلث القرآن
خ د ت مس و قال عن رجل کان یقرء بہا لاصحابہ فی الصلوۃ
اخبروہ ان اللہ یحبہ خ م س قل ہو اللہ احد تیسرا حصہ قرآن کا ہی
(روایت کیا ہی اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ قزوینی نے)
برابری کرتی ہی قل ہو اللہ تیسرے حصہ قرآن کو یعنی قل ہو اللہ ایک بار
پڑہنا ثواب مین پورے قرآن کے تیسرے حصہ کے پڑہنے کے برابر
ہی اسکو روایت کیا ہی بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے مستدرک
مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نقل کیا گیا
احوال اوس شخص کا جو نماز مین قل ہو اللہ پڑھتا تھا
نماز مین جماعت کے ساتھ (یعنی امامت مین) آگاہ کرو اوسکو تحقیق خدا
اوسکو دوست رکھتا ہی اسکو روایت کیا ہی بخاری اور مسلم اور نسائی نے
اور تکرار قل ہو اللہ کی اسواسطے کرتے ہین کہ طول قیام کا حاصل ہو اور
وہ بھی مستحب ہی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے
مفہوم ہوا اور پہلی رکعت مین تعداد بارہ کی اس سبب سے ہی کہ گھٹانا

ہر رکعت مین آسان ہو جاوے کہ ہر شفعہ اپنے اگلے شفعہ سے کمتر چاہیئے

جیسا کہ زید بن خالد جہنی کی روایت سے معلوم ہوا و بعضھم یقرؤن

فی الاولی مرۃ ویزیدون ھکذا حتی فی الاخیرۃ اثنی عشرۃ مرۃ

اور بعض مشائخ پہلی رکعت مین ایک مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتے ہین اور

بڑہاتے جاتے ہین ہر رکعت مین جسطرح بعضے اول کم کرتے تھے

یعنی ایک ایک بار یہانتک کہ بارھوین رکعت مین بارہ بار پڑہتے ہین

ظاہر اس صورت کے لیے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی مگر یہ کہ زیادہ کرنے

مین ہر رکعت کی مشقت نفس کو ہوتی ہی اور نفس کو توڑنا ہی اون کو

مطلوب ہی واللہ اعلم و بعضھم یقرؤن فی الاولی سورۃ البروج

وفی الثانیۃ الطارق وفی الثالثۃ الاعلی وفی الرابعۃ الغاشیۃ

وفی الخامسۃ الشمس وفی السادسۃ اللیل وفی السابعۃ الضحی

وفی الثامنۃ الانشراح وفی التاسعۃ الکافرون وفی العاشرۃ الاخلاص

وفی الحادیۃ عشر الفلق وفی الثانیۃ عشر الناس اور بعضے

مشائخ پہلی رکعت مین سورۂ بروج پڑہتے ہین اور دوسری رکعت

مین سورۂ طارق اور تیسری رکعت مین سورۂ اعلی اور چوتھی رکعت مین

سورهٔ غاشیہ اور پانچوین رکعت مین سورهٔ والشمس اور چھٹی رکعت مین
سورهٔ واللیل اور ساتوین رکعت مین سورهٔ والضحی اور آٹھوین رکعت
مین سورهٔ الم نشرح اور نوین رکعت مین سورهٔ کافرون اور دسوین
رکعت مین سورهٔ اخلاص اور گیارھوین رکعت مین سورهٔ فلق اور
بارھوین رکعت مین سورهٔ ناس اور اس طریقہ کو بعضے علمانے ہمارے
زمانے کے اختیار کیا ہی اسلیے کہ اسمین مشقت بھی نہین ہی اور کم ہونا
ہر شفعہ کا ماسبق سے بھی حاصل ہوتا ہی اور یہ بھی طریقہ اولی ہی جیساکہ
روایت سے زید بن خالد جہنی کے مفہوم ہوا ہی و بعضہم کا یعینون
سورۃ وعلیہ عمل الفقیر اور بعضے مشائخ سورت کو مقرر نہین کرتے اور
اسی پر فقیر کا عمل ہی کہ مقرر کرنا ان طریقون مین سے کسی ایک طریقہ کا
جو مذکور ہوے حدیث مین بالتصریح وارد نہین ہوا ہی اور جو حدیث مین
وارد ہوا وہ تعیین بڑی سورتونکی وارد ہوئی ہی مین طاقت بجالانے کی
اوسکے نہین رکھتا ہون جیساکہ شمائل ترمذی مین وارد ہوا ہی عن
حذیفۃ بن الیمان انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اللیل قال فلما دخل فی الصلوۃ قال اللہ اکبر ذو الملکوت

والجبروت والكبرياء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم ركع فكان
ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم
سبحان ربي العظيم ثم رفع راسه وكان قيامه نحوا من ركوعه
وكان يقول لربي الحمد لربي الحمد ثم سجد وكان سجوده نحوا
من قيامه وكان يقول سبحان ربي الاعلى سبحان ربي الاعلى
سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه وكان ما بين السجدتين
نحوا من السجود وكان يقول رب اغفر لي رب اغفر لي حتى قرأ البقرة
وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام قال ابو عيسى
شعبة الذي شك في المائدة والانعام
روایت ہی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے اونھون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز شب کی یعنی تہجد کی پڑھی کہا حذیفہ نے
جب آنحضرتؐ نماز مین داخل ہوے یعنی تکبیر افتتاح کے وقت
فرمایا الله اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر پڑھی آنحضرتؐ نے
سورۂ بقر بعد اوسکے رکوع کیا اور آنحضرتؐ کا رکوع قریب قریب قیام
کے تھا یعنی رکوع کی درازی مناسب اور موافق تھی قیام کی درازی کے

اور آنحضرتؐ رکوع مین پڑھتے تھے سُبحان ربی العظیم اور اس کلمہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے تین بار ذکر کیا اشارہ کیا اسطرف کہ رعایت عدد طاق کی ہی حصر تین عدد مین نہین ہی اسوجہ سے کہ اونھین کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ درازی رکوع کی قیام کی درازی کے قریب تھی اور قیام آنحضرتؐ کا بہت دراز تھا تو حصر تین عدد پر مستلزم ہی کہ آنحضرتؐ نے سکوت کیا تین بار کہکر اور چپ رہنا آنحضرتؐ کا رکوع مین کسی روایت مین منقول نہین ہی پھر اوٹھایا آنحضرتؐ نے سر یعنی رکوع سے کھڑے ہوے اور قیام تھا آپ کا یعنی قومہ رکوع کا قریب رکوع کے اور قومہ مین آنحضرتؐ پڑھتے تھے لِربی الحمد اسکو بھی حضرت حذیفہ نے دوبار ذکر کیا یعنی مکرر کہتے تھے اور رعایت عدد کی اسمین بھی نہین کی پھر سجدہ کیا آپ نے اور سجدہ کی درازی قریب آپ کے قیام کے تھی یعنے قریب قومہ رکوع کی درازی کے تھی اور سجدہ مین کہتے تھے سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اسکو بھی حذیفہؓ نے تین بار ذکر کیا ہی مثل سُبحان ربی العظیم کے پھر سر اوٹھایا سجدیسے اور درمیان دونون سجدون کے جلسہ مین کہتے تھے رب اغفرلی یہ بھی دوبار مثل لربی الحمد کے

قومہ مین ذکر کیا یہان تک کہ پڑھی آنحضرت ؐ نے سورۂ بقر یعنی پہلی رکعت
مین اور سورۂ آل عمران یعنی دوسری رکعت مین اور سورۂ نسا یعنے
تیسری رکعت مین اور سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام چوتھی رکعت مین
کہا ابو عیسی ترمذی نے کہ شعبہ نے شک کیا ہی مائدہ اور انعام مین یعنی
راویون نے اس حدیث کے سورۂ مائدہ ذکر کیا ہی اور شک نہین کیا ہی
اور شعبہ رواۃ معتبرہ سے اس حدیث کے ہین کہ ترمذی روایت
کرتے ہین واسطے سے محمد بن مثنی کے محمد بن جعفر سے دو واسطہ نسے
اور حذیفہ سے تین واسطون سے نقل کرتے ہین اس طور پر کہ شعبہ
عمرو بن مرہ سے اور وہ ابی حمزہ سے (کہ ایک مرد انصاری ہین) مرد عیسی سے
یعنی قبیلہ بنی عبد قیس سے اور وہ حذیفہ سے اور بھی اس حدیث سے
اور جو اس باب مین حدیثین مذکور ہوئی ہین نماز تہجد کے طولانی ہونیکا
افضل ہونا معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** اور بھی اس
حدیث سے مفہوم ہوتا ہی کہ نماز تہجد مین سوائے اذکار ماثورہ فرض کے
دوسرے اذکار بھی تھے اور ایسے دوسری حدیث جو دلالت کرتی ہی
دماون پر کوع اور سجود کے (سوائے سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی

اور دعائین قومہ اور جلسہ وغیرہ کی بدون نفل کی قید کے وہ بھی محمول
نفل پر ہی اور فرض مین سوائے اذکار ماثورہ مخصوصہ کے نہ پڑھنا چاہیے
اور نوافل مین بھی لانا اذکار ماثورہ کے ساتھ اذکار متعارفہ کو اولی ہی
در مختار مین ہی باب صفۃ الصلوۃ مین ویجلس بین السجدتین
مطمئنا ویضع یدیہ علی فخذیہ کالتشہد منیۃ المصلی ولیس بینہما
ذکر مسنون کذا لیس بعد رفعہ من الرکوع دعاء کذا لا یاتی فی رکوعہ
وسجودہ بغیر التسبیح علی المذہب وما ورد محمول علی النفل
اور بیٹھے دونون سجدون کے درمیان مین رکھے اپنے دونون ہاتھونکو
اپنی دونون رانون پر جیسے تشہد مین یہ منیۃ المصلی مین ہی اور نہین درمیان
ان دونون سجدون کے کوئی ذکر مسنون ایسا ہی نہین ہی بعد اوٹھنے
کے رکوع سے کوئی دعا اور ایسے ہی نہ پڑھے رکوع اور سجود مین
سوائے تسبیح کے مذہب مختار پر اور جو دعائین حدیث مین وارد ہوئین
وہ محمول ہین نفل پر اور اسی کتاب در مختار مین ہی باب کسوف مین
ویطیل فیہما الرکوع والسجود والقراۃ والادعیۃ والاذکار التی
ھی من خصائص النافلۃ اور طویل کرے ان دونون رکعتون مین رکوع کو

اور سجدہ کو اور قرأت کو اور دعاؤن کو اور اذکار کو بھی جو خصائص سے

نفل نماز ونکی ہین وان کان حافظا فالاحب عندھم ان یختم فیہا القرآن

اور اگر قرآن اوسکو یاد ہو تو مستحب ہی نزدیک مشائخ صوفیہ کے کہ

قرآن کو تہجد مین ختم کرے تاکہ دو فضیلت ایک ختم قرآن کی دوسری

نماز تہجد کی جمع ہون لیکن تین راتون سے کم مین ختم قرآن نکرے جیسا

کہ ذکر اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی مترجم کہتا ہی کہ حضرت جدی و

مرشدی نے ارشاد فرمایا ہی ہر سالک کو جسکو تعلق اس خاندان سے

ہو چاہیے جبکہ آنکھ کھلے اور تہجد کا قصد ہو تو بستر پر بیٹھکر آخر رکوع آل

عمران کا اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر سورہ تک پڑھے پھر

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ

حَقٌّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ

وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ

اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ

اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبَةٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ
وَهَوَائِیْ غَالِبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلَةٌ وَمَعَاصِیْ كَثِیْرَةٌ وَلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِیْ
فَكَیْفَ حَالِیْ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ
یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ پڑھے بعد و سکے استنجے کو جاوے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب استنجے سے فراغت کر کے نکلے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ
بعدہ یہ دعا مع بسم اللہ پڑھکر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وضو کرتے وقت نیت وضو کی
کرے اسطرح پر نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ رَفْعًا لِلْحَدَثِ وَاسْتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ وَتَقَرُّبًا
اِلَی اللّٰهِ وَاِنْقِطَاعًا عَمَّا سِوَاهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہاتھ دھوتے
وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ
اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ

طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا پہلی کلی کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ دوسری کلی کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ
مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ كَاْسًا لَا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ ذِكْرِكَ
وَشُكْرِكَ وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ تیسری کلی کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِيْمِكَ وَجَنَّاتِكَ اَللّٰهُمَّ
اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ نَعِيْمِهَا وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ
النَّارِ پھر تیسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ منہ دھوتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ يَوْمَ
تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِيَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ
اَعْدَائِكَ تیسری بار پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ داہنا ہاتھ دھوتے وقت پڑھے اَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دوسری بار پڑھے اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ
بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا تیسری بار پڑھے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰے مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ بائیں
ہاتھ دھوتے وقت پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ
ظَھْرِیْ تیسری بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ سر کا مسح کرتے وقت پڑھے اَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ
اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کانوں کے مسح کرتے وقت پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ گردن کا مسح کرتے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ داہنے پیر کے دھوتے وقت پڑھے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دوسری بار پیر دھوتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ
تَزِلُّ فِيْهِ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِيْنَ تیسری بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بائیں پیر کے دھونے کے وقت پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
دوسری بار دھوتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّذَنْبِيْ
مَغْفُوْرًا وَّعَمَلِيْ مَقْبُوْلًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ تیسری بار پڑھے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بعد تمامی وضو بے فاصلہ کلام پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ
عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ

اٰیَاتٍ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ایکبار پڑھے پھر مع بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
کے سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار پڑھے بعد اوسکے اگر روزہ دار نہو کھڑا ہو کر تین
گھونٹ بقیہ وضو سے پیے اسطرح پر کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر ایک گھونٹ
پیے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے بعد اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر دوسرا گھونٹ
پیے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے بعد اوسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر تیسرا گھونٹ پیے پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے
بعد اوسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِكَ وَاحْفَظْنِیْ
مِنَ الْوَحَلِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اگر روزہ دار ہو تو بجاے پینے کے کلی کرے تین بار اسی طرح اور
بہتر ہے کہ جب وضو کرے یہ دعائین پڑھ لیا کرے پھر دو رکعت تحیۃ الوضوء
کی پڑھے اور اوسمین جو چاہے سورت پڑھے پھر دوگانہ شکر قیام کا پڑھے
پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت مین للّٰہ ما فی السموات سے
آخر رکوع سورۂ بقر کا تمامی سورت تک پڑھے بعد اسکے نماز تہجد
شروع کرے بارہ رکعت چھہ سلام سے پڑھے اسطرح پر کہ عروج ماہ کی شبون مین
پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایکبار پڑھے اور ہر رکعت مین

ایک ایک بار بڑھاتا جائے یہانتک کہ بارھوین رکعت مین بارہ بار
پڑھے اور نزول مین اس طرح پر کہ پہلی رکعت مین بارہ بار سورۂ اخلاص
پڑھے اور پھر اسی طرح پر ہر رکعت مین گھٹاتا جائے یہانتک کہ بارھوین
رکعت مین ایک بار پڑھے اور بعد ہر سلام کے تین بار یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبِیْ اِلَیْكَ وَیَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ عَلٰی
دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ لبعدہ ایک بار پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَفِیْ عَظْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ
نَفْسِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ
جَسَدِیْ نُوْرًا وَفِیْ مَنِیَّتِیْ نُوْرًا وَفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَمِنْ شِمَالِیْ
نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا
وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا بعد اتمام بارہ رکعت
نماز تہجد اور ان دعاؤن کے تین بار یہ دعا پڑھے اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ
وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبَةٌ وَهَوَائِیْ غَالِبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلَةٌ

دَمعلےٰ کَثِیرَۃٌ وَ لِسَانِی مُقِرٌّ بِذُنُوبِی فَکَیفَ حَالِی یَا کَاشِفَ الکُرُوبِ
وَیَا غَافِرَ الذُّنُوبِ یَا سَاتِرَ العُیُوبِ اِغفِرلِی ذُنُوبِی کُلَّهَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ
یَا غَفَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ یَا سَتَّارُ بِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ
اور تین بار درود پڑھے اور اگر شغل کرتا ہو تو دوگانہ نفل اور پڑھے پہلی
رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے آیۂ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی
الکفار آخر سورت تک اور دوسری رکعت مین آیۂ لا یستوی اصحاب
النار واصحاب الجنة آخر سورہ تک پڑھے بعد سلام کے کہے ایک بار
اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ بعدہ ایک بار
یہ استغفار اَستَغفِرُ اللهَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ اَذنَبتُهُ عَمَدًا وَخَطَأً سِرًّا
اَو عَلَانِیَةً وَاَتُوبُ اِلَیهِ مِنَ الذَّنبِ الَّذِی اَعلَمُ وَمِنَ الذَّنبِ الَّذِی لَا اَعلَمُ
وَاَنتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العَلِیِّ العَظِیمِ
بعدہ تین بار یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلفِ اَلفِ مَرَّةٍ بعد اوسکے
یَا سَیِّدَنَا وَشَیخَنَا وَمَولَانَا عَبدَ القَادِرِ الجِیلَانِی
اُمدُدنِی وَاَغِثنِی فِی اِیقَاظِ قَلبِی وَاِنجَاحِ حَاجَاتِی

دزد رہزن رابیک دم ساختی ابدال حق	ای شہ دنیا و دین رجال غاصی کن کرم

یا محبوب آفاق سید شاہ عبد الرزاق ع یک نظر فرما کہ مستغنی شوم زانبای جنس
بعد اوسکے اگر پیر بقید حیات ہون تو اونکی سلامتی کے لیے دعا کرے
اور اگر وفات پا چکے ہون تو فاتحہ ہدیہ کرے اور اگر بیعت ایک سے
کی ہی اور تعلیم دوسرے سے پائی ہی تو اون معلّم کے لیے بھی ایسا ہی کرے
پھر ذکر و شغل مین مشغول ہو جسکو اپنے پیر یا معلّم سے حاصل کیا ہی جیسا کہ
بیان اوسکا شرح مین آتا ہی واللہ اعلم ثم یجلس جلسة الصلوة
او متربعا بان یاخذ بابہام رجلہ الیسری عضلة ماتحت
رکبتہ الیمنی وھکذا الرجل الیسری بابہامہ الیمنی پھر بیٹھے
جسطرح نماز مین بیٹھتا ہی یعنی دوزانو یا چارزانو بیٹھے باین طور کہ بائین پیر کے
انگوٹھے سے داہنے پیر کے نیچے کے پٹھے کو جو گھٹنے کے نیچے ہی اور
ایسے ہی بائین پیر کے پٹھے کو داہنے پیر کے انگوٹھے سے پکڑے ایسے ہی
سُنا اور استفادہ کیا مین نے اپنے حضرت پیر و مرشد یعنی حضرت قبلۂ عالم
مولوی عبد الوالی قدس سرہ سے مترجم کہتا ہی کہ ایسے ہی سُنا اور
ایسے ہی سیکھا مین نے اپنے پیر و مرشد مولانا مولوی عبد الوہاب صاحب

مدظلہ العالی سے واللہ اعلم بعضے کہتے ہین کہ دو زانو بیٹھے اور داہنے پیر کی
پشت بائین پیر کے تلوے پر رکھے اور سب صورتون مین دونون ہاتھونکو
اپنے دونون زانو پر رکھے فیضرب حسبی علی القلب وربی علی مایقابل
القلب من الیمین وجل اللہ بین یدیہ ومافی علی الیمین وقلبی علی القلب
وغیر اللہ بین یدایہ ونور علی القلب ومحمد علی الیمین وصلی اللہ بین یدیہ
ولا الہ الا اللہ یضرب علی طریقہ سانذکرہ ویفعلہ مائۃ مرۃ
پھر ضرب لگائے حسبیؔ کی قلب پر کہ وہ بائین جانب ہے انسان کے جسم مین
اور ربیؔ اوس جگہ پر جو مقابل قلب کے ہے دہنی جانب اور ضرب لگائے
کلمہ جلّ اللہ سامنے یعنی سر سینہ پر اور بعض لوگ کہتے ہین کلمہ جلّ اللہ
کی ضرب ناف پر لگائے اور ضرب لگائے مافیؔ کی داہنی جانب اور
قلبیؔ کی قلب پر اور غیر اللہ کی سامنے اپنے مثل جل اللہ کے اور ضرب
لگائے کلمہ نورؔ کی قلب پر اور اسم محمدؐ کی داہنی جانب اور کلمہ صلّی اللہ
سامنے اپنے اور ضرب لگائے لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کی اوسکے طریقے پر جو
آگے مین بیان کرونگا اور چاہیئے کہ اس مجموع ذکر کو سو بار کرے مترجم
کہتا ہے ضرب لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کی مثل مافی قلبی غیر اللہ کے بھی ہے ایسا ہی

حضرت ابی و مرشدی مدظلہ نے افادہ فرمایا ہی فائدہ جاننا چاہیے کہ
اختیار کرنا ہر لفظ کا ایک جانب کے ساتھ بہ سبب حکمت کے ہی اور وہ
یہ ہی کہ ضرب حَسْبِیْ جانب قلب کے اشارہ ہی توکل کا اور حصول توکل کا استقلال
قلب کی وجہ سے ہی اور رَبِّیْ داہنی جانب اشارہ ہی طرف تعظیم اسم جلالہ
کے اور جَلَّ اللہ سامنے اشارہ ہی حاضر و ناظر ہونے اور قریب ہونیکا
خدا کے اور مَا فِیْ واسطے نفی کے ہی اور ضرب اوسکی داہنی جانب
اشارہ ہی طرف مقصود ہونے اپنے وجود کے نفی کے اوّلاً کہ اس جانب کو
تقدیم ہی اور لفظ قَلْبِیْ قلب پر بسبب مناسبت لفظ کے اختیار ہوئی
اور نُوْرُ واسطے تصفیہ دل کے قلب پر اور مُحَمَّد بسبب آپکی عظمت
شان کے داہنی جانب اختیار کیا گیا بسبب اوسکے معظم ہونیکے
اور صَلَّی اللہ سامنے اشارہ ہی پیش نہاد وجوب درود کا ذکر پر آنحضرتؐ
کے بسبب ارشاد آنحضرتؐ کے شقی عبد ذکرت عنده
ولم یصل علی بڑا سخت دل ہی وہ بندہ جسکے سامنے مین ذکر کیا
جاؤن اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے واللہ اعلم اور نکتہ ضرب لا الہ الا اللہ
کا اوسکے موضع مین آجائیگا ثم یضرب ہوا لاول علی الیمین ہوا لاخر

على اليسار هو الظاهر بين يديه هو الباطن على اللبة مائة مرة

پھر ضرب لگائے کلمۂ ہُوَ الْاَوَّلُ کو داہنی طرف اور کلمۂ ہُوَ الْآخِرُ کو بائین طرف اور کلمۂ ہُوَ الظَّاہِرُ کو سامنے اپنے اور کلمۂ ہُوَ الْبَاطِنُ سر سینہ پر اسکو سوبار کرے **فائدہ** اس ضرب مین اشارہ ہی نیست ہونے پر تمام عالم کے ازل سے ابد تک اور ہست ہونے پر ذات خدائے تعالی کے اور مخصوص نہونا کسی زمان یا مکان کے ساتھ اور محیط ہونا اوسکا ہر چیز کو اور تخصیص کلمۂ ہُوَ الْاَوَّلُ کی داہنی جانب کے ساتھ اور ہُوَ الْآخِرُ کی بائین جانب کے ساتھ اور ہُوَ الظَّاہِرُ کی سامنے کے ساتھ اور ہُوَ الْبَاطِنُ کی سر سینہ کے ساتھ اسوجہ سے ہی کہ جانب راست کام کرنے مین مستقل ہی اور معین ہی جانب چپ کو اور ابتدا داہنی جانب سے مسنون ہی اکثر افعال مین مثل وضو و غسل اور کپڑے پہنے اور گھر اور مسجد مین داخل ہونے کے اور جانب چپ موخر ہی اور شی ظاہر روبرو ہوتی ہی اور ضرب باطن سر سینہ پر اشارہ خود بخود اندرون کی طرف ہوتا ہی نحر یا خذ لا من خنصر یده

اليسرى او من اللبة ويمد الى المنكب الايمن ويقول اله هنا

ويضرب لا الله من هنا على القلب مائتين پھر ابتدا کرے کلمہ لا کو بائین ہاتھ کی

چھنگلیا سے جو بائین زانو پر رکھی ہی یا سر سینہ سے شروع کرے در صورت
تنگی وقت اور قلت فرصت کے اور نزدیک بعضون کے ناف سے
شروع کرے اور رندلا کا کھینچ کے پہونچا دے داہنے کاندھے تک اور
کہے اوس جگہ لفظ الٰہ اور ضرب لگائے اِلّا اللہ اوس جگہ سے یعنی
کاندھے سے قلب پر اور چاہیے کہ اس ضرب کو دو سو بار کرے مترجم
کہتا ہی یہ طریقہ اوس وقت مین ہی جسوقت لا کو ناف سے یا سر سینہ سے
کھینچے اور اگر بائین ہاتھ کی چھنگلیا سے ابتدا کرے تو لا کھینچکر داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا تک لائے اور وہان سے لفظ اِلٰہ کو کھینچکر بائین کاندھے
تک پہونچا وے اور کاندھے سے اِلّا اللہ کی ضرب قلب پر لگائے
ایسے ہی سنا مین نے حضرت ابی و مرشدی مدظلہ العالی سے فائدہ
اسجگہ ابتدا بائین چھنگلیا سے اس سبب سے ہی کہ احاطہ داہنے بائین
دونون جانب کا ہی اور اشارہ ہی اپنی نفی کا ساتھ تمامی ما سوائے
اللہ جل شانہ کے اور اثبات وجود خدای تعالی کا اور اسی وجہ سے
اس ذکر کو ذکر نفی و اثبات کہتے ہین ثم یقول لا اِلٰہ کما مر ویضرب
اِلّا اللہ علی القلب اربعمائۃ پھر کہے لا اِلٰہ جیسا کہ گذرا اور ضرب لگائے

اِلاَّ اللّٰہ کی قلب پر چار سو بار واسطے تاکید اثبات ذات کے یعنی لا الہ

ایک بار کہکر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ چار سو بار بطور مذکور ضرب لگائے ثم یضرب اللہ

علی القلب ستمائۃ او مائتین والفا پھر ضرب لگائے اسم اللہ

کی داہنے کاندھے سے قلب پر یعنی پہلے ایک بار لا الہ الا اللہ

بطرز مذکور ضرب لگاکر اسم جلالہ یعنی اللہ کی ضرب چھہ سو بار یا بارہ سو بار

لگائے تاکہ قرار پائے عشق خدا نفی غیر اور اثبات حضرت حق کہ تصور سے

حاصل کیا ہی ضرب مذکورہ سے وما زاد فاحب اور جتنا زیادہ کرے

(یہ سب طرق مذکورہ باعتبار گنتی کے) تو بہتر ہی کہ خدا کا ذکر موجب ہوتا ہی

خدا کے قرب کو لقولہ تعالی فاذکرونی اذکرکم یاد کرو میری یاد کرونگا مین

تم کو یعنی اگر ذکر میرا بجالاؤ مین تمکو اپنے سے قریب کرونگا تو جتنا زیادہ

قرب حاصل ہو بہتر ہی ثم یقوم ویاخذ من خنصر رجلہ الیسری لا الہ

ویمد الی منکبہ الایمن ویقول الا اللہ مرۃ ویضرب محمد من

ھنا علی القلب مائۃ مرۃ پھر کھڑا ہووے اور لیوے بائین پاؤن کی

چھنگلیا سے لَا اِلٰہَ کو اور کھینچے اوسکو داہنے کاندھے تک اور کہے

اوسی جگہ اِلَّا اللّٰہ ایک بار اور ضرب لگائے اسم محمدؐ کی کاندھے سے قلب پر سو بار

اسواسطے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ محبت خدا کی مستلزم ہی حب رسول کو
اور علامت سے حب کی ہی محبوب کے ذکر کی کثرت کرنا **شعر**

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکره		هو المسك ما کررته یتضوع

بار بار ذکر کرو نعمان کا کہ نام محبوب کا ہی اسلیے کہ ذکر نعمان مشک ہی
کہ جتنا زیادہ کیا جائیگا خوشبو زیادہ پیدا ہوگی اس ذکر کو کھڑے ہو کر
کرنا تعظیم کے سبب سے ہی اور خدا کی تعظیم مین فقط توحید اور اتباع
امر کی کافی ہی کہ اور اقسام تعظیم خدا کے احاطۂ طاقت بشریہ سے
باہر ہین تو ذکر خدا صرف بیٹھکر کرنا اختیار ہوا واللہ اعلم ویضرب جالسا

فیاخذ من خنصر الید الیسری لا اله یمد الی المنکب الایمن و یقول هنا

الا الله ویضرب بهما علی القلب مائة فیقول رسول الله بعد ذلک مرة

یا بیٹھے بیٹھے ضرب لگائے اس طور پر کہ شروع کرے بائین ہاتھ کی
چھنگلیا سے لَا اِلٰہَ کو اور کھینچے داہنے کاندھے تک اور کہے اوسی جگہ
اِلَّا اللہ اور ضرب لگانے ہم محمدؐ کی قلب پر سو بار پھر کہے رَسُولُ اللہ
ایک بار دونون صورتون مین لیکن اولی اور احب پہلا طرز ہی تعظیم کے
سبب سے مترجم کہتا ہی ایسے ہی افادہ فرمایا ہی اس فقیر کو حضرت

ابی و مرشدی مدظلہ العالی نے ثم یضرب علی الایمن ابوبکر و عمر

علی الایسر و عثمان بین یدیہ و علی علی اللبۃ احدی عشرۃ مرۃ

پھر ضرب لگاے داھنی جانب اسم ابوبکرؓ کی پھر بائین جانب اسم عمرؓ کی پھر روبرو اسم عثمانؓ کی پھر سر سینہ پر اسم علیؓ کی کہ افضل ان مین سے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہین اور خلافت مین ان سب سے پہلے ہین اور جانب راست سب جوانب سے افضل ہی پھر حضرت عمر فاروقؓ افضل ہین اور جانب چپ متعلق ہی جانب راست سے کامون کے پورا کرنے مین کہ اکثر دونون ہاتھون سے کام ہوتا ہی اور عمدہ اون ہاتھون کا راست ہی پھر عثمانؓ غنی افضل ہین سامنے کا جانب اشارہ اونکی پیشوائی کا ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان تینون کے بعد سب سے افضل ہین لہذا ضرب اونکی نام کی سر سینہ پر کہ اندرون سے تعلق رکھتا ہی اشارہ کثرت حب کی طرف ہی رضی اللہ عنہم اجمعین کہ کتب مین علامت سے اہل سنت و جماعت کی مرقوم ہی تفضیل الشیخین و حب الختنین فضیلت دینا شیخین[۱] یعنی حضرت ابی بکرؓ و عمرؓ کو اور محبت کرنا دونون داما دون[۲] سے

[۱] صاحبزادی تھین حضرت عمرؓ کی حضرت حفصہ ام المؤمنین اور ایک بی بی حضرت صدیق کی دختر ام المومنین حضرت عائشہ [illegible] حضرت عثمان و علی دونون [illegible] ۱۲ منہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی رضؓ کے ساتھ محبت کرنا

ثم یضرب حَسَنؓ علی الایمن وحُسَینؓ علی الایسر وعلی بین یدیہ

وفاطمہ علی اللبۃ ومحمدؐ علی الدماغ احدی عشرۃ مرۃ

پھر ضرب لگائے اسم حضرت امام حسن رضؓ کی داہنی جانب مقابل قلب کے
اور اسم حسینؑ کی بائین جانب یعنی قلب پر اور اسم امیر المومنین حضرت علی رضؓ
کی سامنے اپنے اور اسم حضرت فاطمہؓ کی سر سینہ پر اور اسم حضرت پیغمبر
خدا کی یعنی محمدؐ کی دماغ پر گیارہ بار فائدہ پہلی ضرب اسماء خلفاء اربعہ
کی بیان کی گئی بترتیب تفضیل کے اس جگہ اسم امام حسن رضؓ کو جانب راست مین
باعتبار بڑائی اور بزرگ ہونے کے اور اسم امام حسینؑ کو جانب چپ مین
باعتبار خردی سن کے اور حضرت علی رضؓ کے نام کو باعتبار پیشوائی کے
اور دونون صاحبزادون سے افضل ہونے کے اور اسم حضرت سیدہ
سر سینہ پر کہ اشارہ ہے اندرون کی جانب باعتبار مستوریت اور عفت کے
اور اسم پیغمبر خدا کا دماغ پر باعتبار مرتبہ کے بلند ہونے کے اختیار کرنا
پڑا اور ضرب انکے نامونکی اسوجہ سے کرنا چاہیے کہ محبت انکی واجب

اور مامور بہ ہے لما فی دلائل الخیرات وقیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من آل محمد الذین امرنا بحبهم واکرامهم والبرور بهم فقال اهل

الصفاء والوفاء من اٰمن بی واخلص فقیل له وما علامتهم فقال ایثار

محبتی علی کل محبوب واشتغال الباطن بذکری بعد ذکر الله

اسلیئے کہ دلائل الخیرات مین ہی کہا گیا یعنی کسی نے صحابہ مین سے کہا آنحضرتؐ سے کون ہین اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مامور کئے گئے ہین ہم اونکے ساتھ محبت رکھنے کے اور اونکی بزرگی کرنے کے اور اونکے ساتھ نیکی کرنیکے اس جگہ سے مفہوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کی آل کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم دیا گیا تھا کہ اصحاب نے اونکے احوال پوچھے لفظ امرنا بحبہم سے (یعنی حکم دیے گئے ہم اونکے دوست رکھنے کا) اور آپ نے اونسے انکار امر کا نہ فرمایا بلکہ اونکے جواب کی طرف متوجہ ہوے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ لوگ صفا اور وفا والے ہین ایمان رکھتے ہین میرے ساتھ اور اونھون نے خالص کرلیا ہی اپنی نیتون کو اپنے خدا کے ساتھ یعنی ایمان مین اور اعمال مین پھر پوچھا گیا آنحضرتؐ سے اونکی پہچان کیا ہی تو فرمایا کہ علامت اونکی مقدم کرنا میری محبت کا ہر چیز کی محبت پر جسکو عزیز رکھتے ہین اور باطن کو اپنے مشغول رکھنا ہی میرے ذکر کے ساتھ بعد اللہ کے ذکر کے اس جگہ سے

معلوم ہوا کہ آل نبی وہ لوگ ہین کہ جنکے دل آلودگی نفس اور دنیا سے
پاک ہین اور بھرے ہین خدا اور رسول خدا کی محبت سے اور کام اونکے
خاص خدا کے لیے ہوتے ہین اور محبت اونکی واجب ہے اور ماموربہ ہے
اور علامات سے محبت رکھنے کے ہے کہ محبوب کا ذکر کرتا رہے اور ذکر
محبوب کا موجب ہوتا ہے محبت کے بڑہنے کا **شعر**

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد		بسا کین دولت از گفتار خیزد

خالی دیکھنے ہی سے عشق نہین اوبھرتا ہے اکثر یہ دولت گفتگو سے
بھی اوبھرتی ہے فاذا فرغ من ذلك فان بقی شئ من اللیل یرقد ان لم
یخف النوم وفوت صلوة الفجر پھر جب اشغال سے فارغ ہو
تو چاہیے کہ اگر کچھ رات باقی ہو تو لیٹ رہے اور آرام لے جب کہ خوف
سو جانے کا اور نماز فجر کے فوت ہونے کا نہو یعنی پورا اعتماد رکھتا ہو اپنے
اوٹھنے پر نماز فجر کے وقت اور خوف جماعت چھوٹنے کا بھی نہو کیونکہ
ادا کرنا نماز کا اوسی کے وقت مین اور جماعت کے ساتھ واجب ہے
فی الترمذی عن الاسود بن یزید قال سالت عائشة عن صلوة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان ینام اول اللیل ثم یقوم

ویصلی التھجد فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشہ فاذا کان لہ حاجۃ

الم باھلہ فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیہ من الماء

والا توضأ وخرج الی الصلوٰۃ شمائل ترمذی مین اسود بن یزید سے روایت مرقوم ہی کہ کہا اسود نے پوچھا مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کا کہ کیونکر ادا کرتے تھے تو فرمایا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ اول رات مین آرام فرماتے یعنی بعد نماز عشاء کے پھر بیدار ہوتے اور اوٹھتے اور نماز تہجد کی ادا کرتے پھر اگر ہوتی سحر کہ عبارت ہی آخر شب سے تو وتر ادا کرتے بعد اسکے بچھونے پر آتے تو اگر آنحضرتؐ کو حاجت ہوتی اختلاط کرتے اپنے اہل سے پھر جب اذان سنتے مستعد ہوجاتے جلدی تو اگر ہوتی جنب یعنی نہانے کی حاجت ہوتی تو پانی اپنے اوپر ڈالتے یعنی غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور تشریف لے جاتے نماز فجر کے لیے

نعلم ان الاحب ان لا یجمع اہلہ قبل التھجد تو معلوم ہوا کہ قبل نماز تہجد کے صحبت نکرنا اپنی بیوی سے مستحب ہی کیونکہ ام المومنین رضؓ ذکر جماع کرنے کا اپنی بی بی کے ساتھ بعد احوال نماز تہجد کے بیان کرکے لفظ ثم کا

کہ کلمہ تراخی ہی لائین تو سمجھا گیا اس سے کہ عادت آنحضرتؐ کی جماع سے پہلے
نماز تہجد کے پڑھنے کی تھی اور سنت عادی آنحضرتؐ کی بطریق عبادت
نہین ہی بلکہ مستحبات اور نوافل سے ہی اور دلیل اس امر کے عبادت
نہونے پر ترک فرمانا ہی آنحضرتؐ کا اوسکی فضیلت بیان کرنے کو یعنی اگر
عبادت ہوتی تو آپ اوسکی فضیلت بیان فرماتے وان خاف فوت صلوۃ
الفجر یبقی جالسا ویکثر الصلوۃ علی النبی اور اگر خوف کرے نماز فجر
جاتے رہنے کا بیٹھا رہے اور درود آنحضرتؐ پر بھیجتا رہے اسواسطے
کہ فضائل درود کے لاتعد ولاتحصی ہین فاذا طلع الفجر یصلی سنۃ الفجر
رکعتین خفیفتین فی الاولی بعد الفاتحۃ الکافرون فی الثانیۃ الاخلاص
پھر جب طلوع ہووے فجر یعنی صبح صادق کہ عبارت ہی اوس سفیدی
سے جو کنارون مین آسمان کے آخر شب کو ظاہر ہوتی ہی اور روشنی ہوتی جاتی
ہی اور چمک اوسکی ترقی کرتی جاتی ہی آفتاب کے طلوع ہونے تک
اور یہ ہوتی ہی آٹھوین حصہ شب سے جب باقی رہے ادا کرے فجر کی
دو رکعت اپنے گھر مین اس سنت کی بہت زیادہ تاکید کی ہی ترک کرنا
اسکا موجب ہوتا ہی حرمان شفاعت کو آنحضرتؐ کے اور مستحب یہ ہی

نماز سنت فجر

کہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون پڑھے اور دوسری رکعت
مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص اور سوائے ان دونوں سورتوں کے اور
بھی سورتین پڑھنا جائز ہی اور معین کرلینا ان دونوں سورتوں کا
انھیں دونوں رکعتوں مین بلکہ تمام نمازوں مین کسی سورت کا
معین کرلینا اس گمان سے کہ سوائے ان سورتوں کے اور سورت
پڑھنا جائز نہ جانے مکروہ ہی لیکن معین کرنا بہ نیت اتباع قرأت اکثریہ
آنحضرتؐ کے باوجود جائز سمجھنے دوسری صورتوں کے اولیٰ ہی فی سنن
ابی داود عن ابی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلے الله علیه وسلم قرأ
فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد روایت ہی سنن ابی داؤد
مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اجلہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین سے
ہین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر مین قل یا ایها الکافرون
اور قل هو الله احد یعنی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ
پڑھے ثم یقول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مائة مرة پہر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ سو بار پڑھے

بین

ملا محمد جزری شافعی حصن حصین مین لکھتے ہین کلمتان خفیفتان علی
اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمدہ
سبحان الله العظیم وبحمدہ خ م ت مص من قالها مع استغفر الله
العظیم واتوب الیه کتبت کما قالها ثم علقت بالعرش لا یمحوها ذنب
عمله صاحبها حتی یلقی الله یوم القیمة مختومة کما قالها
دو کلمے ہین ہلکے زبان پر اور بھاری ترازو مین بہت پیاری ہین الله کے
نزدیک سبحان الله وبحمدہ سبحان الله العظیم وبحمدہ
معنی اسکے یہ ہین پاکی کہتے ہین ہم خدا کی اور اوسکی حمد کے ساتھ اور
پاکی کہتے ہین خداے بزرگ کے اور اوسکے حمد کی ساتھ اور یہ مروی
ہے صحیح بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور مصنف ابی بکر ابن ابی شیبہ مین اور
جو کوئی ان دونون کلمون کے ساتھ استغفر الله العظیم واتوب الیه
ملائے یعنی بخشش چاہتا ہون خداے بزرگ سے اور رجوع
کرتا ہون مین اپنے گناہون سے جانب اوسکے لکھا جاتا ہے جیسا
کہ کہا اوسنے اور لٹکایا جاتا ہے عرش مین مٹا نہین سکتا اوسکو کوئی گناہ
اوسکے پڑھنے والے کا یہانتک کہ ملاقات کرے الله سے قیامت کے دن

اوس حال مین کہ مہر کیا رکہا ہی جیسا اوسکو اس کہنے والے نے کہا
روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد نے اور بھی حصن حصین مین ہی اسنے
استغفر الله ص واتوب الیه فی الیوم سبعین مرة ص طس الکثر
من سبعین مرة خ س ق طس مائة مرة طس مس توبوا الی ربکم
فانی اتوب الیه فی الیوم مائة مرة عوم یعنی فرمایا آنحضرت علیہ نے
تحقیق مین آمرزش خدا سے چاہتا ہون اسکو روایت کیا ابو یعلی
موصلی نے اور توبہ کرتا ہون مین سامنے خدا برتر کے ہر روز
ستر بار روایت کیا ہی اسکو ابو یعلی موصلی اور طبرانی نے اپنے معجم اوسط
مین زائد ستر بار سے روایت کیا اسکو بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ
قزوینی اور طبرانی نے معجم اوسط مین سو بار روایت کیا اسکو طبرانی نے
معجم اوسط مین اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین توبہ کرو
روبرو خدا کے اسواسطے کہ مین توبہ کرتا ہون روبرو اوسکے ہر روز سو بار روایت
کیا ہی اسکو ابو عوانہ نے اپنی سنن مین اور مسلم نے اپنی صحیح مین اسجگہ سے معلوم ہوا
کہ پڑھنا ان کلمات کا ہر دن مین سو بار مستحب ہی اور اجر عظیم کا موجب ہی کہ
مشتمل ہی تسبیح و استغفار و توبہ پر لیکن تخصیص سنت فجر اور فرض کے درمیان کی

مشائخ فقر سے ماثور ہو اسواسطے کہ یہ وقت متبرک اوقات اجابت
سے ہو اور اسواسطے کہ ابتدا اعمال کی انھین کلمات متبرکہ سے
ہو اور زیادہ ہی کلمۂ وبحمدہ کا بعد سبحان اللہ العظیم کے اس
عبارت مین اگرچہ کتب حدیث مین جو مطالعہ مین آئین نظر سے نہین گذرا
لیکن اپنے پیرو مرشد الیقینی حضرت مولانا مولوی عبد الوالی قدس سرہ
العزیز سے مین نے سنا کہ حضرت مولانا انوار الحق قدس سرہٗ کہ میرے
پیر کے پیر ہین فرماتے تھے کہ مین نے اسکو حدیث مین دیکھا ہو اور
تعلیم اسکے پڑھنے کی فرماتے تھے اور حضرت مولانا قدس سرہٗ علمای
متبحرین سے تھے اور کتب دینیہ کے مطالعہ کرنے والون مین تھے
احتمال غلطی کا نہین رکھتا ہو اگرچہ نظر سے ہم ایسے طلبا کی نہ گذرا ہو

والاضطجاع علی شقہ الایمن بعدہما مستحب اور لیٹ رہنا داہنی
کروٹ بعد سنت فجر ادا کرنے کے مستحب ہو فی سنن ابی داود حدثنا
مسدد وابو کامل وعبید اللہ بن عمر بن میسرۃ قالوا حدثنا عبد الوا
حد ثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین قبل الصبح فلیضطجع علی یمینہ

فقال له مروان بن الحکم اما یجزئ احدنا ممشاه الی المسجد حتی

یضطجع علی یمینه قال عبید الله فی حدیثه قال لا قال فبلغ ذلک ابن

عمر فقال اکثر ابو ھریرۃ علی نفسه قال فقیل لابن عمر ھل تنکر شیئاً

مما یقول قال و لکنه اجترأ و جبنا قال فبلغ ذلک ابا ھریرۃ

قال فما ذنبی ان کنت حفظت و نسوا

ابوداؤد اپنی سنن مین روایت لائے ہین کہ بیان کیا مجھسے مسدد

اور ابوکامل اور عبید اللہ فرزند عمر بن میسرہ نے کہا اونھون نے

بیان کیا ہم سے عبد الواحد نے کہ بیان کیا ہم سے اعمش نے

روایت کرکے ابی صلح سے اور اونھون نے روایت کی ابی ہریرہ سے

کہا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب تم مین سے کوئی دوگانہ قبل نماز فجر ادا کرچکے چاہیے کہ لیٹ

رہے داہنے پہلو تو کہا ابوہریرہ سے مروان بن حکم نے کیا تم مین سے

کسی کو کفایت نہین کرتا ہے یعنی کیا جائز نہین ہی چلنا مسجد کی طرف

یہانتک کہ لیٹ نہ لین اپنے داہنے پہلو پر کہا عبید اللہ نے اپنی

حدیث مین کہ کہا یعنی ابوہریرہ رض نے نہین یعنی کافی اور جائز نہین ہے

جانا مسجد کو بغیر اسوقت لیٹے کہا عبید اللہ نے یا ابو صالح نے تو
یہ خبر عبد اللہ ابن عمر کو پہونچی کہا عبد اللہ ابن عمر نے زیادتی کی یعنی
ابو ہریرہ نے اپنی ذات پر کہا ابو صالح نے پس پوچھا گیا ابن عمر سے
کیا انکار کرتے ہین آپ کسی چیز کا ابو ہریرہ کی کہی ہوئی سے کہا نہین
لیکن ابو ہریرہ نے جرأت کی ہر کہ واجب کر دیا ہر اونھون نے ہم پر لیٹنا
درمیان سنت اور فرض فجر کے کہا صالح نے یہ کہنا ابن عمر کا ابو ہریرہ
کو پہونچا کہا ابو ہریرہ نے کیا گناہ مجھپر اگر یاد رکھا مین نے اور بھلا دیا
دوسرون نے فعلم ان الامر لیس للایجاب لاطلاق ابن عمر فی

روایة ابی هریرة لفظ الامر مع غیر تنبیه علی عدم الایجاب و

کان ابن عمر افقه واعلم با حواله صلی الله علیه وسلم فبقی الاستحباب
تو سمجھا گیا کہ یہ امر واسطے وجوب کے نہین ہر بسبب اسکے کہ ابن عمر نے
اطلاق کیا لفظ اجترا کو بسبب روایت کرنے ابی ہریرہ کے لفظ امر یعنی
فلیضطجع کو کہ مفید ایجاب کو شارع سے ہی بغیر آگاہ کرنے کے عدم ایجاب پر
اور تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما زیادہ آگاہ مسائل فقہ سے اور زیادہ
جاننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے تو استحباب باقی رہا

اسواسطے کہ ابن عمر نے نفی اوس چیز کی آشکار کی جسکو ابوہریرہ نے روایت
کیا ہی پس معلوم ہوا کہ لفظ اجتراً اور اکثار کا درمیان سُنت اور فرض فجر کے
لیٹنے کے جواز کے لیے اور مسجد کو بدون اضطجاع جانے کے عدم جواز
کے لیے تھا جیسا کہ قول سے ابن عمر کے لکنہ اجترا وجبنا کے مفہوم
ہوتا ہی وفیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت نائمۃ اضطجع وان کنت مستیقظۃ حدثنی
فاذا اسفر صلی الفرض اور بھی اسی سنن ابوداؤد مین روایت ہی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ازواج مطہرات آنحضرتؐ مین سے تھین
اور طہارت مین انکی ستره آیتین سورہ نور مین نازل ہوئی ہین کہا اونھون نے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دوگانہ فرض کا ادا کرلیتے اگر مین سوتی ہوتی
لیٹ جاتے اور اگر جاگتی ہوتی تو مجھسے باتین کرتے جب سفید ہوجاتا
دن یعنی روشنی پیدا ہوتی ادا کرتے فرض کو اس جگہ سے معلوم ہوا کہ
آنحضرتؐ کبھی کبھی نہین بھی لیٹے پس اگر واجب ہوتا لیٹنا ترک نہ کرتے
لیکن استحباب لیٹنے کا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو مذکور ہوئی
ثبوت کو پہونچا اور بھی اس حدیث سے ہم حنفی لوگ اسفار ہونے کے

قائل ہوے ہین نہ اسقدر اسفار کہ خوف ہو وقت فوت ہوجانیکا قبل نماز کے
یا درمیان نماز کے جیسا کہ اہل فقہ لکھتے ہین کہ مستحب ہی اسفار اسقدر
کہ چالیس یا پچاس آیتین یا ساٹھ آیت سو تک بھی کہا ہی ترتیل کے ساتھ
اوسمین پڑہ سکے اور اگر کوئی فساد ظاہر ہو نماز مین تو اوسی وقت مین
اعادہ نماز کا کر سکین ثم یجیئ الی البیت فیجلس مستقبل الکعبۃ ویقرا
الاوراد الماثورۃ حتی تطلع الشمس فیقول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا
یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَنَا ھٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا
فِیْہِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ فیصلی لاشراق رکعتین پھر آئے اپنے گھر مین
یعنی مسجد سے بعد فراغ نماز فجر کے اور رو بقبلہ بیٹھے اور جو اوراد احادیث
سے ثابت ہوے وہ پڑھے اور اس باب مین کتاب حصن حصین کافی
ووافی ہی اور بھی وہ اوراد پڑھے جنکو مشائخ کبار نے جو علماے علوم
دین تھے ترتیب دیا ہی مثل اوراد فتحیہ وغیرہ اور مسبعات عشر کے ہمیشگی
کرے مسبعات عشر کے پڑہنے کی کہ یہ بہت نفع دینے والی ہین اور
فضائل انکے اور تحریص اسکے پڑھنے کی عین العلم مین کہ بہت نافع
کتاب سلوک مین ہی مذکور ہی اور مسبعات عشر یہ ہین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی

اور سورهٔ کافرون اور سورهٔ اخلاص اور سورهٔ فلق اور سورهٔ ناس
سات سات بار پڑہے اور بسم اللہ ابتدا مین ہر سورہ کے پڑھنا چاہیئے
اور سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ سات بار اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ
وَحَبِیبِکَ وَرَسُولِکَ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِک
وَسَلِّم سات بار اور اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیعِ المُؤمِنِینَ
وَالمُؤمِنَاتِ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ سات بار اور اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ
افعَل بِی وَبِھِم عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّینِ وَالدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ مَا اَنتَ لَہٗ
اَھلٌ وَلَا تَفعَل بِنَا یَا مَولَانَا مَا نَحنُ لَہٗ اَھلٌ اِنَّکَ غَفُورٌ حَلِیمٌ جَوَادٌ کَرِیمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ
رَّحِیمٌ سات بار اور سورهٔ لیسین کا بعد ہر صبح کے التزام رکھے کہ یہ فضیلتین بہت
رکہتی ہی حصن حصین مین لکھا ہی قلب القران یس لا یقرأھا رجل یرید اللہ
والدار الاخرۃ الا غفر لہ اقرؤھا علی موتاکم س دق دل قران کا
یسین ہی یعنی قرآن کی سورتون مین لیسین جیسے دل اعضاے
انسان مین ہی جب پڑھتا ہی وہ شخص جسکو مقصود خدا اور دار آخرت
ہی تو بخشا ہی جاتا ہی پڑہو تم اسکو اپنے مُردون کے سامنے

احتضار کے وقت اور قبر پر اونکی بعد انتقال کے روایت کیا ہی اسکو
نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ قزوینی اور ابن حبان نے اس جگہ
مراد موتاکم سے وہ لوگ ہین کہ زندہ رہنے کی امید اونکی منقطع ہوگئی ہو
عام اس سے کہ احتضار مین ہون یا مر گئے ہون تو عموم مجاز ہی نہ
جمع بین الحقیقۃ والمجاز بیضاوی مین مرقوم ہی وعنہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان لکل شئ قلبا وقلب القران یس من قراہا یرید وجہ اللہ غفر
اللہ لہ واعطی من الاجر کانما قرأ القران اثنین وعشرین مرۃ وایما
مسلم قرئ عندہ اذا نزل بہ ملک الموت سورۃ یس نزل بکل حرف
منہا عشرۃ املاک یقومون بین یدیہ صفوفا یصلون علیہ ویستغفرون
لہ ویشہدون غسلہ ویتبعون جنازتہ ویصلون علیہ ویشہدون
دفنہ وایما مسلم قرأ یس وہو فی سکرات الموت لم یقبض ملک
الموت روحہ حتی یجیئہ رضوان بشربۃ من الجنۃ
فیشربہا وہو علی فراشہ فیقبض روحہ وہو ریان
ویمکث فی قبرہ وہو ریان ولا یحتاج الی
حوض من حیاض الانبیاء حتی یدخل الجنۃ وہو ریان

مروی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہر چیز کے لیے دل ہی اور
قرآن کا دل یسین ہی جس شخص نے پڑھا خالص خدا کے لیے بخشیگا اوسکو
خدا اور دیا جائیگا اوسکو اجر مانند اوس شخص کے کہ پڑہا اوسنے قرآن کو
بائیس بار جب کسی مسلمان کے پاس یہ یسین پڑھی جاتی ہی اوسوقت جبکہ
اوترتے ہین ملک الموت اوسکے پاس اوترتے ہین ہر حرف کے
عوض دس فرشتے کہ کھڑے ہوتے ہین اوسکے سامنے صف
باندھے اور دعا خیر کی کرتے ہین اوسکے لیے اور استغفار کرتے ہین
اور اوسکے لیے حاضر رہتے ہین اوسکے غسل مین اور ہمراہ چلتے ہین
اوسکے جنازے کے اور اوسپر نماز جنازے کی پڑھتے ہین اور موجود
رہتے ہین اوسکے دفن مین اور جب کسی مسلمان نے پڑہا یس کو اپنے
سکرات موت مین قبض نہین کرتا ہی ملک الموت اوسکی روح کو یہانتک
کہ لاتا ہی اوسکے پاس رضوان کہ خازن جنت کا ہی شہربت جنت کا
پھر اوسکو پلاتا ہی اوس حال مین جبکہ وہ اپنے بچھونے پر پڑا ہی تو قبض
کیجاتی ہی روح اوسکی اوس حال مین جبکہ سیراب ہی اور رکھا جاتا ہی وہ
قبر مین اوس حال مین جبکہ وہ سیراب ہی اور محتاج نہوگا کسی حوض کا

انبیا کے حوضون مین سے یہانتک کہ داخل ہو جنت مین درحالیکہ
وہ سیراب ہر اس جگہ سے معلوم ہوا کہ یٰس کا پڑھنا سامنے محتضر کے
مستحبات سے ہر اور بھی پڑھنا سورہ رعد کا آگے محتضر کے مستحب ہر
چنانچہ در مختار مین ہر باب صلوۃ الجنازہ مین ویندب قرأۃ یسین
والرعد یعنی مستحب ہر پڑھنا یٰس کا اور رعد کا اور بھی التزام رکھے
دلائل الخیرات کا کہ جامع ہر درودون کو اور فضائل درود کے بہت
ہین جیسا کہ آگے آویگا اور طریقہ اوسکا یہ ہر کہ سہ شنبہ سے شروع
کرے اور دوشنبہ کو ختم کرے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب اور
اوسکی زردی دفع ہو کیونکہ طلوع آفتاب کے وقت تاوقتیکہ آفتاب
صاف نہو نماز پڑھنا مکروہ ہر پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا
هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ
عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ سب حمد اوسی خدا کے لیے ثابت ہے
جسنے پھیر دیا ہمکو یہ روز ہمارا اور ہلاک نہ کیا ہمکو ہمارے گناہونکی وجہ سے
تمام حمد ثابت ہر اوسی خدا کو کہ جسنے بخشا ہمکو یہ روز اور درگذر کیا اومین
ہماری خطاؤن سے کیونکہ عثرہ فتحہ کے ساتھ بمعنی لغزش کے

اور اقالہ عشرات یعنی درگذر کرینگے اوس سے ہی اور نہین عذاب کیا
ہمپر آگ کا پھر پڑھے نماز اشراق کی دو رکعت ایک سلام سے

فی المشکاۃ عن معاذ بن انس الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح
رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من
زبد البحر رواہ ابو داود مشکات مین معاذ بن انس
جہنی سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو بیٹھا رہے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ مین جب فارغ ہو جائے
نماز صبح سے یہانتک کہ ادا کرے دوگانہ روشنی کا نہ کہے سوائے اچھی
بات کے کہ ذکر خدا کا ہی بخشے جائینگے اوسکے سب گناہ اگرچہ زیادہ ہون
کف دریا سے روایت کیا ہی اسکو ابو داود نے اس جگہ سے معلوم ہوا
کہ اشراق کی نماز دو رکعت سنت ہی لیکن بعض مشائخون کے رسالون مین
اس سے زیادہ بھی دیکھنے مین آیا ہی اور اپنے پیر و مرشد حضرت
قبلۂ عالم مولانا مولوی عبد الوالی قدس سرہ کو مین نے بھی دیکھا کہ چار
رکعت دو سلام کے ساتھ پڑھتے اور اسی پر عمل ہی اکثر مشائخ کا

جیساکہ متن مین بیان اوسکا لاتا ہون مین مترجم کہتا ہی حضرت
جدی ومرشدی قدس سرہ العزیز اس نماز اشراق کو چار رکعت
چارون قل کے ساتھہ دو سلام سے ادا فرماتے تھے اور یہی معمول بہ

اس خاندان کا ہی لکن المشائخ یسمونها الاشراق ویصلون اربعا بتسلیمتین
لیکن مشائخ کبار نے اوسکا نام اشراق رکھا ہی اور پڑھتے ہین
چار رکعت دو سلام کے ساتھہ اسجگہ استدراک لفظ لکن کے ساتھہ
اس وجہ سے واقع ہوا کہ حدیث مین لفظ رکعتی الضحی ہی یعنی دو رکعت
ضحی کی اور محدثین اسی وجہ سے اشراق کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین
یہ نماز وہی نماز ضحی کی ہی جسکا بیان آگے آتا ہی باعتبار حدیث کے لفظ
کے کیونکہ اوسمین لفظ ضحی آیا ہی اور عجب ہی اونسے کہ انکار اشراق کا
کرتے ہین باوجود اسکے کہ اشراق پر دلالت کرتی ہی وہ حدیث جسکو ترمذی
نے روایت کیا ہی عن ابی اسحق قال سمعت عاصم بن ضمرة یقول سألنا
علیا عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم من النهار قال فقال انكم
لا تطیقون ذلك قال قلنا من اطاق منا ذلك صلی فقال كان
اذا كانت الشمس من هھنا كهیئتها من هھنا عند العصر

صلی رکعتین واذا کانت الشمس من ھہنا کہیئتھا من ھہنا عند الظہر صلے اربعا الحدیث ۔ روایت کی گئی ہے ابی اسحٰق سے کہ کہا اونھون نے سُنا مین نے عاصم بن ضمرہ سے کہ کہتے تھے پوچھا مین نے علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنکی نماز یعنی دن کو کتنی نمازین آپ پڑھتے تھے کہا عاصم نے تو فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تحقیق تم ادا نہین کر سکتے ہو اوسکو کہا عاصم نے جو کوئی ادا کر سکے گا ہم مین سے وہ پڑھیگا تو فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تھے آنحضرتؐ جب ہوتا آفتاب اوس جگہ یعنے مشرق مین مانند اوسکے ہیئت کے یعنی بلندی مین بوقت عصر کے یعنی آخر وقت مستحب مین عصر کے قبل آفتاب کے زرد ہونے کے اسواسطے کہ بعد طلوع یا قبل غروب کے آفتاب کے زرد ہونیکی حالت مین نماز پڑھنا مکروہ ہے پڑھتے دو رکعت اور زیادتی اس نماز کی دس رکعت تک کہتے ہین واللہ اعلم اور جب ہوتا آفتاب اس جگہ یعنی مشرق مین مثل اپنی بلندی کے اوس جگہ یعنی مغرب مین وقت ظہر کے یعنی وسط مین ظہر کے وقت کے اسواسطے کہ پڑھنا نماز کا

آنحضرت صلعم سے زوال سے قریب مروی نہین ہوا ہو تو پڑھتے چار رکعت آخر حدیث تک تو معلوم ہوا کہ دن مین زوال سے قبل دو نمازین پڑھین آنحضرت صلعم نے اور اول نماز مغایر تھی دوسری نماز کی بسبب وقت کے تفاوت کے ہر دو نماز مین تو اول جو بعد طلوع آفتاب اور اوسکے صاف ہونے کے ہے وہ نہین ہے مگر نماز اشراق کی اور دوسری جو چوتھائی دن چڑھنے پر قبل زوال کے ہے وہ نہین ہے مگر نماز ضحی کی تو حدیث اول مین جو مذکور متن مین ہے لفظ ضحی باعتبار معنی مشتق منہ کے ہے کہ ضحو بمعنی روشنی کے وارد ہوا ہے اس بات پر تنبیہ کرنے پر کہ جائز نہین ہے نماز اشراق کی بدون صاف ہونے اور روشن ہونے آفتاب کے نہ بمعنی منقول تاکہ معارض نہو ساتھ حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور دلیل قوی اس معنی پر اتفاق کرنا ہے علماء عارف کا کہ آنکھین اونکی باطن کی کھلی ہین واللہ اعلم ثم یصلون الضحی ثمان

رکعات بتسلیمتین جمعا بین ہذا الحدیث والحدیث الاخر سے

المشکوٰۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم یصلے الضحی ثمان رکعات ثم یقول لو نشر لی ابوای ما ترکتہا رواہ مالک

پھر یعنی بعد اشراق کے پڑہے نماز چاشت کی آٹھہ رکعت دو سلام کے ساتھہ تاکہ جمع حاصل ہو درمیان اس حدیث کے کہ متن مین مذکور ہوئی یعنی روایت معاذ بن انس جہنی کی اور دوسری حدیث جو مشکوۃ مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ تحقیق فرماتی تھین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز چاشت کی آٹھہ رکعت پھر فرماتے اگر زندہ کیئے جاوین میرے مان باپ (ابوان تثنیہ اب کا بطور تغلیب کے ہی جیسے عمرین اور قمرین) اسواسطے کہ ترک کرون مین اس نماز کو ترک نہ کرونگا مین اس نماز کو یعنی اس نماز کو اپنے مان باپ کی زندگی سے زیادہ دوست رکھتا ہون روایت کیا ہی اسکو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا مین اور اقل اسکا چار رکعت ہی جیساکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے مفہوم ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک دو رکعت اور زیادہ اوسکا بارہ رکعت ہین اور وقت چاشت کا بعد اشراق کے قبل زوال کے ہی اور افضل وقت اوسکا چوتھائی یعنی ایک پہر دن گذرنے پر ہی جیساکہ درمختار مین ہی

وندب اربع فصاعدا فی الضحی بعد الطلوع الی الزوال ووقتہا المختار بعد ربع النہار وفی المنیۃ اقلہا رکعتان واکثرہا اثنا عشر۔

واوسطها ثمان وهو افضلها کما فی الذخائر الاشرفیة لثبوته بفعله
وقوله علیه الصلوة والسلام واما اکثرها فبقوله صلعم فقط
اور مستحب ہی چار رکعت یا زیادہ ضحی مین بعد طلوع آفتاب کے زوال
تک اور وقت مختار اوسکا بعد چوتھائی دن کے ہی ذخیرۃ الصلی مین ہی
کہ کم سے کم دو رکعتین ہین اور اکثر اوسکا بارہ رکعتین ہین اور اوسط اوسکا
آٹھ رکعتین ہین اور یہی افضل ہین جیسا کہ ذخائر اشرفیہ مین ہی اسلیے کہ
یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے ثابت ہین اور
زیادہ سے زیادہ والی آپ کے قول سے صرف مترجم کہتا ہی لیکن
طریقہ ضحی کا جو حضرت جدی ومرشدی قدس سرہ سے حضرت ابی ومرشدی
مدظلہ العالی نے روایت کیا ہی اور معمول بہ اس خاندان کا ہی یہ ہی کہ بعد
نماز اشراق کے آٹھ رکعت نماز ضحی کی دو سلام کے ساتھ پڑھے پہلی
رکعت مین سورۂ شمس اور دوسری رکعت مین سورۂ لیل اور تیسری
رکعت مین سورۂ ضحی اور چوتھی رکعت مین سورۂ الم نشرح اور باقی
چار رکعتون مین چار قل پڑھے اور جب نماز ضحی ختم کر چکے بے فاصلہ کلام
تین مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

بعد اسکے آیہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ کہ سورہ اقرأ مین آیہ سجدہ ہی پڑھکر
سجدہ کرے اوس سجدے مین بعد تسبیح کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تین بار اور سات بار یا وہاب
پڑھے پھر سر اوٹھائے اور بیٹھکر یَا سَمِیْعُ پانسو بار بعد اوسکے ایک سو ایک بار
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ پڑھے

اوسکے بعد جو چاہے دعا کرے ثم بعد الزوال قبل الظہر یصلی اربعا

سوی سنۃ الظہر ویسمونہا بالظہیرۃ پھر زوال کے بعد قبل نماز ظہر کے
چار رکعت پڑھتے ہین سواے سنت ظہر کے اور نام رکھتے ہین مشائخ
اس نماز کا ظہیرہ از قبیل تسمیہ شی باعتبار اوسکے وقت کے کہ ظہیرہ کہتے
ہین نصف دن کی حد کو قاموس مین ہی والظہیرۃ حد انتصاف النہار
یعنی ظہیرہ حد نصف دن کو کہتے ہین اور یہ نماز بھی ماثورات سے ہی فی
الترمذی عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدمن
اربع رکعات عند زوال الشمس فقلت یا رسول اللہ انک تدمن ہذہ
الاربع رکعات عند زوال الشمس فقال ان ابواب السماء تفتح عند
زوال الشمس فلا ترتج حتی تصلی الظہر فاحب ان یصعد لی فی

تلك الساعة خير قلت ا فی کلھن قرأة قال نعم قلت ھل فیھن تسلیم فاصل قال لا

شمائل ترمذی مین ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور

ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ادا کرتے تھے چار رکعت وقت

زوال آفتاب کے یعنی بعد زوال کے اسلیئے کہ نزدیک زوال کے

یعنی حالت زوال مین نماز پڑھنا مکروہ ہے اور کبھی آنحضرت سے ثابت

نہین ہوا سنن ابی داؤد مین مروی ہے عن عمرو بن عنبسة السلمی انه قال

قلت یا رسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ماشئت

فان الصلوة مشهودة مكتوبة حتى تصلى الصبح ثم اقصر حتى تطلع الشمس

فيرتفع قيس رمح او رمحين فانها تطلع بين قرني شيطان ويصلي لها

الكفار ثم صل ماشئت فان الصلوة مشهودة مكتوبة حتى

يعدل الرمح ظله ثم اقصر فان جهنم تسجر وتفتح ابوابها فاذا

زالت الشمس فصل ماشئت فان الصلوة مشهودة مكتوبة

حتى تصلي العصر ثم اقصر حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين

قرني شيطان ويصلي لها الكفار وقص حديثا طويلا

روایت ہے عمرو بن عنبسہ سلمی سے کہ انھون نے کہا عرض کیا مین نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا وقت رات کا زیادہ شنوائی والا
ہی یعنی کس وقت مین شب سے کے خدا یتعالیٰ بندون کے احوال کیطرف
متوجہ ہوتا ہی اور اونکے اعمال قبول فرماتا ہی اور اونکی دعائین قبول
کرتا ہی اگرچہ اوسکی توجہ بندون کے ساتھ سب اوقات مین ہی لیکن بعض
اوقات کو ایک خصوصیت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان
آخر رات کے یعنی آدھی رات کو تو جتنی نماز چاہے پڑہ پس تحقیق یہ نماز
گواہی دی گئی ہی یعنی گواہی دینگے اوسپر وقت اور مکان جسمین یہ نماز
ادا کی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یعنی لکھی جاتی ہی اعمال کے روزنامچون مین
یہانتک کہ پڑھے تو صبح کی نماز پھر کم کر تو یعنی موقوف کر اور نہ پڑہ بعد
نماز صبح کے یہانتک کہ طلوع کرے آفتاب اور بلند ہو بقدر ایک
نیزہ کے یا دو نیزہ کے یعنی صاف ہو جاوے اور زردی اوسکی باقی
نرہے کیونکہ طلوع کرتا ہی درمیان شیطان کے دو سینگون کے اور
نماز پڑہتے ہین اوسکی کفار یعنی پوجتے ہین اوسکو اوسوقت پھر یعنی
آفتاب بلند ہونیکے بعد باندازہ مذکور جتنی چاہے نماز پڑہ کہ تحقیق
گواہی دی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یہانتک کہ ملجائے نیزہ وسایہ اوسکا

یعنی اوسکا سایہ نرہے سواے سایۂ اصلی کے کہ وقت زوال کا ہی پھر
یعنی وقت زوال سے کم کر اور نہ پڑہ کوئی نماز اسلیے کہ جہنم جوش دیجاتی
ہی اور کھولے جاتے ہین دروازے اوسکے تو جب جھکے آفتاب یعنی
سایہ نہ ڈالے قاموس مین ہی زاغ یزیغ زیغا و زیغوغۃ مال و البصر
کل و الشمس مالت ففا الفیٔ پھر پڑہ نماز جتنی چاہ اسواسطے نماز گواہی
دی گئی ہی اور لکھی گئی ہی یہانتک کہ پڑہ نماز عصر کی یعنی درمیان ظہر
و عصر کے جو نماز چاہے تو پڑہ پھر کوتاہی کر اور کوئی نماز نہ پڑہ یہانتک
کہ غروب ہووے آفتاب کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی درمیان شیطان کے
دو سینگون کے اور نماز پڑہتے ہین اوسکے لیے کفار اور بیان کیا
عمرو بن عنبسہ نے اس حدیث کو بہت دراز اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی
نماز کے ان تینون وقت مین ترک کرنے کا امر اور امر مفید ہی وجوب
کو اور خلاف کرنا امر کا کم سے کم مکروہ ہوگا چنانچہ کراہت نماز پڑہنے کی
ان تینون وقتون مین کتب فقہ مین مصرح اور محقق ہی تو کہا مین نے
داس جگہ سے تمہ ابو ایوب انصاری کی روایت کا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ ہمیشہ ان چار رکعتون کو پڑھتے ہین

نزدیک زوال آفتاب کے) تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہین نزدیک آفتاب کے زوال
کے اور بند نہین ہوتے ہین یہانتک کہ پڑھی جاے نماز ظہر کی اور
چاہتا ہون مین اور دوست رکھتا ہون مین کہ چڑھین میرے لیئے
نیکیان اسوقت مین کہا مین نے کیا چارون رکعت مین قرأت ہی
فرمایا آپ نے ہان یعنی چارون رکعت مین قرأت واجب ہی جیسا کہ
طریقہ تمام نفلون کا ہی کہا مین نے یعنی حضرت ابوایوب انصاری نے
کیا ان چارون کے درمیان کوئی سلام فاصل ہی فرمایا آپ نے نہین
اس جگہ سے معلوم ہوا کہ یہ چار رکعت نماز ظہیرہ کی ایک سلام سے پڑہنا
چاہیئے واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی ہمارے اس خاندان مین نماز
ظہیرہ مین چار قل پڑہے جاتے ہین واللہ اعلم وفیہ عن عاصم بن ضمرۃ
عن علی کرم اللہ وجہہ انہ کان یصلی قبل الظہر اربعا وذکر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا عند الزوال ویمد فیہا اور بھی
شمائل ترمذی مین مرقوم ہی کہ روایت کرتے ہین عاصم بن ضمرہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے قبل نماز ظہر کے

چار رکعت پڑہتے تھے اور ذکر کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ادا کرتے تھے زوال کے قریب اور دراز کرتے تھے آسمین قرأت کو اور ظاہر ہی کہ یہ چار رکعت سواے چارگانہ سنت کے ہی کیونکہ جس روایت مین ذکر سنت ظہر کا وارد ہوا وہ ہمراہ دوگانہ بعد ظہر کے واقع ہی اوسکا ذکر اس حدیث مین نہین آیا واللہ اعلم

وھکذا یلتزم جمیع ما ورد فی الحدیث من التطوعات صلوۃ

اور ایسے ہی لازم کرلے اور دائمًا پڑہتا رہے جتنا کچھ حدیث مین وارد ہوا ہی نوافل نماز سے جیسے چار رکعت سنت ظہر کی قبل فرض ظہر کے اور بعد فرض ظہر کے دو رکعت سنت اور چار رکعت قبل نماز جمعہ اور چار رکعت بعد نماز جمعہ کے مترجم کہتا ہی دستور ہمارے بزرگون کا رہا ہی کہ بعد جمعہ کے چار رکعت ظہر احتیاطی پڑہتے ہین اسواسطے بہتر ہی کہ بعد ان چار رکعت سنت بعدیہ جمعہ کے وہ ادا کرے اور پھر دو رکعت سنت کی پڑہے اور تحقیق ظہر احتیاطی کی مترجم نے بشرح وبسط بعض تحریرات مین کردی ہی جسکا جی چاہے مطالعہ کرے واللہ اعلم اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت قبل فجر کے

یہ سب سنتین مؤکدہ ہین اور زیادہ تر تاکید دوگانہ سنت فجر کی ہو اور چار رکعت بعد ظہر اور چار رکعت قبل عصر اور چھہ رکعت ایک سلام یا دو سلام یا تین سلام سے بعد مغرب کے اور چار رکعت قبل فرض عشا کے اور دوگانہ بعد وتر کے سنن زوائد سے ہین لیعنی نفل مترجم کہتا ہو کہ سنت عصر کی ہمارے خاندان مین بہت تاکید ہو واللہ اعلم اور دوگانہ بعد جمعہ کے مستحب ہی بقول مفتی بہ اور صاحبین کے نزدیک چھہ رکعت بعد نماز جمعہ سنت مؤکدہ ہین درمختار مین مرقوم ہو وسن موکدا اربع قبل الظہر واربع قبل الجمعۃ واربع بعدھا بتسلیمۃ فلو بتسلیمتین لم تنب عن السنۃ ولذا لو نذرھا لو یخرج عنہ بتسلیمتین وبعکسہ یخرج ورکعتان قبل الصبح وبعد الظہر والمغرب والعشاء شرعت البعدیۃ لجبر النقصان والقبلیۃ لقطع طمع الشیطان ویستحب اربع قبل العصر وقبل العشاء وبعدھا بتسلیمۃ وان شاء رکعتین وکذا بعد الظہر لحدیث الترمذی من حافظ علی اربع قبل الظہر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار وست بعد المغرب لیکتب من الاوابین بتسلیمۃ او ثنتین او ثلاث والاول ادوم واشق وھل تحسب المؤکدۃ من المستحب ویؤدی الکل بتسلیمۃ واحدۃ

اختار الكمال نعم وحرر اباحة ركعتين خفيفتين قبل المغرب واقره في البحر
والمصنف والسنن آكدها سنة الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظهر في
الاصح لحديث من تركها لم تنله شفاعتي ثم الكل سواء وقيل بوجوبها
یعنی اور سنت موکدہ چار رکعت قبل ظہر کے اور چار رکعت قبل جمعہ کے اور چار رکعت بعد جمعہ کے
ایک سلام سے تو اگر دو سلامون سے پڑھیگا تو سنت کی قائم مقام
نہونگی اور اسیوجہ سے اگر نذر کی اوسکے پڑھنے کی تو دو سلامون سے
پڑھنے سے نذر نہ پوری ہوگی اور عکس مین اسکے نذر پوری ہوجائیگی
اور سنت ہین دو رکعت قبل صبح کے اور بعد ظہر کے اور بعد مغرب
اور بعد عشا کے مشروع کی گئی ہین بعد فرض کے نقصان فرض
پورا کرنے کے لیے اور قبل فرض کے طمع شیطان قطع کرنے کے لیے اور
مستحب ہین چار رکعت قبل عصر کے اور قبل عشا کے اور بعد عشا کے
ایک سلام سے اور اگر چاہے دو ہی رکعت پڑھے بعد عشا کے
ایسی ہی مستحب ہی چار رکعت بعد ظہر کے حدیث ترمذی سے کہ جو شخص
حفاظت کرتا ہی چار رکعت قبل ظہر کے اور چار رکعت بعد ظہر کے تو
اللہ اوس پر آگ حرام کردیتا ہی اور چھہ رکعت بعد مغرب کے تاکہ لکھا جائے

ادا ہین مین یہ رکعتین ایک سلام سے ہون یا دو سلام سے یا تین سلام سے
اور اول ادوم اور اشق ہو اور کیا شمار کیجائینگی سنت موکدہ مستحب ہین
اور کل ادا کی جائینگی ایک سلام سے تو اختیار کیا ہو کمال نے کہ ہان
اور لکھا اونھون نے کہ دو رکعتین ہلکی قبل مغرب کے مباح ہین اور قائم
رکھا اوسکو بحر مین اور مصنف نے اور تمامی سنتون مین فجر کی سنت
بالاتفاق زیادہ موکد ہو پھر چار رکعت قبل ظہر کے اصح روایت مین بسبب
اس حدیث کے کہ جس شخص نے انکو ترک کیا تو وہ میری شفاعت
نہ پائیگا پھر باقی سب سنتین برابر ہین اور بعض قائل ہین اسکے وجوب کے
اور شرح وقایہ مین لکھا ہو م ولا یخرج منہ لحاجۃ الانسان او الجمعۃ وقت
الزوال ومن بعد منزلہ عنہ فوقتا یدرکھا ویصلی السنن علی الخلاف
ش وھو ان یصلی قبلھا اربعا وفی روایۃ ستا رکعتین تحیۃ واربعا سنۃ
وبعدھا اربعا سنۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وستا عندھما رحمھما اللہ
یعنی وقایہ مین ہو نہ نکلے معتکف اپنے اعتکاف کی جگہ سے مگر کسی حاجت
انسانی کے واسطے یا نماز جمعہ کے لیے زوال کے وقت اور اگر
اوسکا ٹھگانا مسجد سے دور ہو تو ایسے وقت نکلے کہ نماز جمعہ پالے

۲۸ محرم ۱

اوسنتین پڑہے اور اسمین اختلاف ہی و شرح وقایہ مین ہی وہ اختلاف
یہ ہی کہ پڑھے قبل نماز جمعہ کے چار رکعت اور ایک روایت مین نز
چھہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار سُنت کی اور بعد نماز جمعہ چار سنت
امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اور چھہ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک
اور ابوداؤد اپنی سنن مین روایت کرتے ہین عن عبد اللہ المزنی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین ثم قال
صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذ ھا الناس سنۃ
روایت ہی عبد اللہ مزنی سے کہ کہا اونھون نے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
پڑھو نماز مغرب سے قبل دوگانہ پھر فرمایا پڑھو نماز مغرب سے پہلے دوگانہ
اور یہ حکم اوسکے لیے ہی کہ جو پڑھنا چاہے یعنی پڑہنے کا اختیار ہی تو معلوم
ہوا یہ حکم ایجابی نہین اختیار دینے کی وجہ سے تو جواز باقی رہا اور فرمانا لفظ
لمن شاء خوف سے اس بات کے ہی کہ اسکو سنت کردینگے یعنی
سنت جان کر التزام اوسکا کرلینگے بگمان امر کے کہ مفید وجوب کو
ہی اور بھی اسی کتاب مین ہی عن المختار بن فلفل عن انس بن مالک رضی اللہ
عنہ قال صلیت رکعتین قبل المغرب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لانس اراکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم فلم یامرنا ولم ینہنا

مختار بن فلفل سے روایت ہی کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے
ہین کہ کہا اونھون نے کہ پڑہی مین نے قبل نماز مغرب کے دو رکعت
زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مختار نے انس سے
کیا تمکو دکھایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کیا تمنے دیکھا تھا
رسول خدا صلعم کو کہ پڑھتی اونھون نے کہا انس نے ہان اور مین بھی پڑھتا تھا
پس نہ حکم کیا آپ نے نہ منع فرمایا تو پڑھنا آپ کا اور سکوت کرنا پڑھنے پر
دوسرونکی دلیل قوی ہی خاص نہونے پر اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ اور فضائل اوسکے نہ بیان کرنا دلالت کرتا ہی ادا کرنے پر طریق
عادت سے کہ مفید استحباب کو ہی لیکن یہ امر خواص کے لیے ہی مثل علمائے
راسخین اور صلحائے کاشفین سے کہ یقین جانتے ہین اسکے جواز کا بسبب
اپنے علم کے نہ بسبب تقلید کے اور دوسرون کو نہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ
بعض کتب مین فقہ کی ممانعت بھی نظر سے گذری ہی لیکن صحیح جواز ہی بدلیل
رد کرنے بحر رائق کے قول منکر جواز کا اور اوسکی عبارت یہ ہی

قولہ وقبل المغرب ای ومنع عن النفل بعد غروب الشمس قبل صلوۃ المغرب

لما رواه ابو داود سئل ابن عمر رضی الله عنهما عن الركعتين قبل المغرب
فقال ما رايت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما وهو
يقتضى نفى المندوبية اما ثبوت الكراهة فلا الا ان يدل دليل اخر وما
ذكر من استلزامه تاخير المغرب فقد قدمنا من القنية استثناء القليل
والركعتان لا تزيد على القليل اذا تجوز فيهما وفى صحيح البخارى انه صلى الله
عليه وسلم قال صلوا قبل المغرب ركعتين وهو امر ندب وهو
الذى ينبغى اعتقاده فى هذه المسئلة والله الموفق
وما ذكروه فى الوجوب لا يدل نعم
اور قبل مغرب کے یعنی منع کیا گیا ہی نفل پڑھنے سے بعد غروب شمس قبل
نماز مغرب سے اوس حدیث سے کہ روایت کیا ہی اسکو ابو داوٗد نے ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے کہ سوال کیا گیا اونسے درباب دو رکعت قبل مغرب کے
تو فرمایا نہین دیکھا مین نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
کہ پڑہتا ہو ان کو اور یہ حدیث چاہتی ہی نفی استحباب کو لیکن ثبوت کراہت کا
اس سے نہین ہوتا ہی مگر یہ کہ کوئی دوسری دلیل دلالت کرے اور جو ذکر
کیا گیا کہ لازم آتی ہی اوس سے تاخیر مغرب کی تو ہم پہلے قنیہ سے نقل کر چکے

کہ قلیل تاخیر مستثنی ہی دو رکعتین قلیل سے زائد نہین جب کہ ہلکی پڑہے
اور صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو تم قبل
مغرب کی دو رکعتین یہ امر استحباب کا ہی اور اسی کو اعتقاد کرنا اس مسئلہ مین
چاہیے واللہ الموفق اور جو جواب فقہا نے ذکر کیا ہی وہ اس دلیل کا دفعیہ
نہین اور بھی عبارت در مختار سے و ھل تحسب المؤکدۃ من المستحب
و یؤدی الکل بتسلیمۃ واحدۃ اختار الکمال نعم معنی اسکے یہ ہین
آیا حساب کر لی جائینگی سنت موکدہ مستحب سے اور کل ادا کی جائینگی ایک
سلام سے اختیار کیا ہی کمال نے کہ ہان مفہوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد
ظہر کے یا بعد عشا کے چار رکعت اور چھہ رکعت بعد مغرب کے ایک سلام
سے یا دو سلام سے یعنی مجموع ایک سلام سے پڑہے یا شفعہ راتبہ علیحدہ
پڑہے اور دو دو رکعت بعد شفعہ راتبہ کے ظہر مین اور عشا مین اور چار رکعت بعد
اوسکے مغرب مین پڑہے اور شفعہ راتبہ علیحدہ نہ پڑہے دونون ادا ہو جائینگی لیکن
صحیح یہ ہی کہ نوافل مذکورہ سوای شفعہ مسنونہ کے پڑھنا چاہیے اور تداخل
موکدہ کا نوافل مین نکرنا چاہیے یعنی شفعہ راتبہ کہ عبارت ہی دوگانہ موکدہ
سے بعد ظہر کے اور عشا کے اور مغرب کے اول پڑہے بعد اوسکے نوافل مذکورہ

یعنی چارگانہ بعد ظہر اور عشا اور چھہ رکعت بعد مغرب کے علاحدہ پڑھے نہ یہ کہ کل چار رکعت ظہر اور عشا مین اور کل چھہ رکعت بعد مغرب کے پڑھے باین طور کردہ دو رکعت مؤکدہ سے شمار کرے اور باقی نفل یعنی دوگانہ سنت کا اور دوگانہ نفل کا بعد ظہر اور عشا کے اور دوگانہ رواتب اور چارگانہ نفل بعد مغرب کے علاحدہ پڑہے خواہ بیک سلام ہو یا بدو سلام جیسا کہ مرقوم ہے بحر رائق مین وحکی فی فتح القدیر اختلافا بین اهل عصره فی مسئلتین الاولی هل السنة الموكدة محسوبة من المستحب فی الاربع بعد ظهر و بعد عشاء وفی الست بعد المغرب او لا الثانیة علی التقدیر الاول فهل یودی الکل بتسلیمة واحدة او بتسلیمتین واختار الاول فیهما واطال الکلام فیه اطالة حسنة كما هو دابه وظاهره انه لم یطلع علیه فی کلام من تقدمه اور ذکر کیا ہی فتح القدیر مین اختلاف اپنے زمانہ والون کا دو مسئلون مین ایک تو یہ کہ آیا سنت مؤکدہ شمار کیجائیگی مستحب چار رکعتون مین بعد ظہر اور بعد عشا کے اور چھہ رکعت مین بعد مغرب کے یا نہین دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ بر تقدیر اول کل ایک سلام سے ادا کیجائینگی یا دو سلام سے اور اختیار کیا ہی

ان دونون مین شق اول کو اور درازی ہر اسمین گفتگو عمدہ طور پر جیسا کہ
اونکی عادت ہر اور ظاہر یہ ہر کہ نہین اطلاع اونکو ہوئی کلام پر اون لوگون
کے جو اون سے پہلے گذرے صاحب بحر رائق نے اول موافقت فتح القدیر
کی اختیار کی یہ روایت در مختار سے بھی منقول ہو چکی بعد اوسکے کہا کہ ظاہر
اونکے کلام کا دلالت کرتا ہر اس بات پر کہ وہ مطلع نہین ہوا ہر اس مقدمہ
مین کلام پر اوس شخص کے جو مقدم ہر اوس پر تو مفہوم ہوا کہ قول صاحب
فتح القدیر سے مقدم لوگون کا خلاف اوسکے قول کے ہر یہ تقریر جو ہر
مبنی ہر داب مشائخ سلوک پر کہ قاعدہ اونکا عمل کرنا ہر عزیمت اور
احتیاط پر اور لیکن فقہا کے قول پر توصیح وہی روایت در مختار کی ہر
اور تائید اوسکی اکثر کتب فقہ سے معلوم ہوتی ہر واللہ اعلم لیکن
طالب سالک کو احسن اور افضل یہ ہر کہ دوگانہ موکدہ علیحدہ ادا
کرے اور چارگانہ نافلہ بعد ظہر و عشا کے اور چھ رکعت بعد مغرب کے
علیحدہ ادا کرے جیسا کہ عبارت جامع الرموز سے مستفاد ہوتا ہے

وحبب الاربع [illegible] بعد الفرض اربعا وهو افضل
كما في الكافي [illegible] عنده [illegible] تعيين عندهما والاحسن ان يصلي اربعا

نخر رکعتین کمافی المضمرات و ذکر فی قوت القلوب یصلی اربعا ثم رکعتین ثم اربعا
اور مستحب ہی چار رکعت بعد عشا کے پس پڑہے بعد فرض کے چار رکعتین
اور یہ افضل ہی جیسا کہ کافی مین ہی اور کہا گیا ہی کہ چار رکعت امام اعظم کے
نزدیک اور دو رکعت صاحبین کے نزدیک ہین اور بہتر یہ ہی کہ چھ رکعت
پڑھے چار اول پھر دو رکعتین جیسا کہ مضمرات مین ہی اور ذکر کیا ہی قوت
القلوب مین کہ پڑھے چار رکعتین پھر دو رکعتین پھر چار رکعتین اور عمل
مشائخ سلوک کا یہ ہی کہ مقدم کرتے ہین دوگانہ چارگانہ پر واللہ اعلم
بالصواب اور بھی مستحب ہی ادا کرنا تحیۃ الوضو کا دو رکعت بمجرد فراغت
وضو کے بے درنگ درمختار مین مرقوم ہی وندب رکعتان بعد الوضوء
یعنی قبل الجفاف کمافی الشرنبلالیہ عن المواہب یعنی اور درمختار مین
ہی کہ مستحب ہین دو رکعتین بعد وضو کے یعنی قبل خشک ہونے کے
جیسا کہ شرنبلالیہ مین ہی مواہب سے اور بھی مستحب ہی پڑھنا دوگانہ کا
وقت سفر کرنے کے اور سفر سے لوٹ کر گھر پہونچنے کے وقت اور دوگانہ
نماز استخارہ کا اور چارگانہ حاجت کا جب کوئی حاجت پیش آوے
چارگانہ نماز پڑہکر حاجت طلب کرے اور چار رکعت صلوۃ التسبیح کی ہی

درمختار مین مرقوم ہو ومن المندوبات رکعتا السفر والقادم منه وصلوۃ اللیل واقلها علی ما فی الجوهرة ثمان ولو جعله اثلاثا فالاوسط افضل وانصافا فالاخیر افضل واحیاء لیلتی العیدین والنصف من شعبان والعشر الاخیر من رمضان والاول من ذی الحجة ویکون بکل عبادة یعم اللیل او اکثرہ ومنها رکعتا الاستخارة واربع صلوۃ التسبیح بثلاثمائة تسبیحة وفضلها عظیم واربع صلوۃ الحاجة وقیل رکعتان وفی الحاوی انها اثنی عشر بسلام واحد بسطناه فی الخزائن

اور مستحبات سے ہو دو رکعتین سفر کی اور دو رکعتین گھر پہونچنے کی اور رات کی نماز اور اقل اوسکا بنابر اسکے کہ جوہرہ مین ہو آٹھ رکعتین ہین اگر رات کے تین حصہ کرے تو اوسط افضل ہو اور جو دو حصہ کرے تو آخر افضل ہو اور بہتر ہو شب بیداری عیدین اور پندرہوین شعبان اور عشرۂ اول ذی الحجہ کے اور شب بیداری حاصل ہوتی ہو ہر ایسی عبادت سے جو تمام رات یا اکثر رات کی جاوے اور مستحبات سے ہو دو رکعتین استخارہ کی اور چار رکعتین صلوۃ تسبیح کے ساتھ تین سو تسبیح کی اور اوسکی

بڑی فضیلت ہی اور چار رکعت صلوۃ حاجت کی اور کہا گیا ہی کہ دو رکعتین
حاجت کی ہین اور حاوی مین بارہ رکعتین ہین ایک سلام سے اور تفصیل
سے لکھا ہی مین نے خزائن مین آور طریقہ پڑھنے کا صلوۃ التسبیح کے یہ ہی
چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھے بعد سبحانک اللھم کی اور
قبل اعوذ باللہ کہنے کے سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکبَرُ پندرہ بار پڑھے مترجم کہتا ہی بعض روایت مین وَلَا حَولَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ وارد ہی اور اوسکے پڑھنے پر ہمارے پیران
طریقت کا عمل ہی واللہ اعلم اور بعد قرأت (یعنی سورۂ فاتحہ پڑھکر سورت ملانے کے بعد)
قبل رکوع کے دس بار اور رکوع مین (بعد رکوع کے تسبیح تین بار کہنے کے)
دس بار اور قومہ مین (بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے)
دس بار اور دونون سجدون مین (بعد تین تین بار تسبیح سجدہ کہنے کے)
دس دس بار اور جلسہ مین (جو دونون سجدون کے درمیان ہی) دس بار
تو کل عدد تسبیح کے صلوۃ التسبیح کی ہر رکعت مین پچہتر بار ہوئی اور پوری
چار رکعتون مین تین سو بار ہوئی اور ایسی رکعت ثانیہ مین کھڑے ہو کر
بسم اللہ اور قرأت کے قبل پندرہ بار اور بعد قرأت کے

قبل رکوع کے اور رکوع اور قومہ اور دونون سجدون اور جلسہ درمیان
سجدتین مین دس دس بار اور سجدۂ ثانیہ کے بعد بیٹھکر اس تسبیح کو نہ پڑھے
اسوجہ سے کہ بمجرد فراغت سجدۂ ثانیہ رکعت اولی اور ثالثہ کے اوٹھنا
واجب ہے اور جلسۂ استراحت مکروہ ہی اور رکعت ثانیہ اور رابعہ مین
زیادتی عدد پچہتر پر لازم ہوتی ہی چنانچہ فتاوی قنیہ مین مذکور ہی اما
صلوۃ التسبیح فقد اوردها الثقات وهی صلوۃ مبارکۃ وفیها ثواب
عظیم ومنافع کثیرۃ ورواها العباس وابنه عبد الله وابن ابی جعفر
وعبد الله بن عمر رضی الله عنهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورواها ابو عیسی فی جامعه وعبد الله ابن ابی حفص الکبیر فی
جامعه وحمید بن زنجویه فی الترغیب بروایتین والمختار منهما
ان یکبر ویقراء سبحانک اللهم الخ ثم یقول سبحان الله والحمد
لله ولا اله الا الله والله اکبر خمس عشر مرۃ ثم یقرأ
الفاتحۃ وسورۃ مثل سورۃ والضحی ثم یقول سبحان الله
الخ عشر مرات ثم یکبر ویرکع ویسبح ثلث مرات ثم
یقول سبحان الله الخ عشر مرات ثم یرفع راسه ویقول

سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یکبر و یسجد و یسبح ثلثا ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یرفع راسه و یکبر ثم یقول سبحان الله الخ عشر
مرات ثم یکبر و یسجد ثانیا و یسبح ثلثا ثم یقول سبحان الله الخ
عشر مرات ثم یقول و یفعل فی الثانیة مثل ما فعل فی الاولی
و یصلی اربع رکعات بتسلیمة واحدة و بقعدتین هکذا ایقوله
فی کل رکعة خمسا و سبعین مرة لیکن صلوة تسبیح
ثقات نے ذکر کیا ہی اور وہ مبارک نماز ہی اور راوسمین
ثواب عظیم ہی اور منافع بہت ہین اور روایت کیا ہے
اسکو حضرت عباس اور اونکے بیٹے عبد الله
اور ابن ابی جعفر اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہی ابو عیسی نے اپنی
جامع مین اور عبد اللہ بن ابی حفص کبیر نے جامع مین او حمید بن زنجویہ
نے ترغیب مین دو روایتون سے اور مختار اون دونون روایتونمین سے
یہ ہی تکبیر کہے اور پڑھے سبحانک اللھم آخر تک پھر کہے سبحان الله

آخر تک پندرہ بار پھر الحمد پڑھے اور کوئی سورت مثل
والضحی کے پھر کہے سبحان اللہ الخ دس بار پھر تکبیر کہے
اور رکوع کرے اور تسبیح رکوع تین بار پڑھے پھر کہے سبحان
اللہ آخر تک دس بار پھر رکوع سے سر اوٹھائے اور کہے
سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد پھر کہے سبحان اللہ
آخر تک دس بار پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور تسبیح سجدہ تین بار
کہے اور کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار اور سجدہ سے
سر اوٹھاوے اور تکبیر کہے پھر کہے سبحان اللہ آخر تک
دس بار پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے دوبارہ اور تسبیح سجدہ پڑھے
تین بار پھر کہے سبحان اللہ آخر تک دس بار پھر کہے اور کرے

جدول تعداد تسبیح کے صلوٰۃ تسبیح

قبل قرات	پندرہ بار
بعد قرات	دس بار
رکوع	دس بار
قومہ بعد رکوع کے	دس بار
سجدہ پہلا	دس بار
جلسہ درمیان دونوں سجدوں کے	دس بار
دوسرا سجدہ	دس بار

دوسری رکعت مین جسطرح پہلی رکعت مین کہا اسیطرح چار رکعتین ایک سلام کے ساتھ
اور دو قاعدون کے ساتھ پڑھے اور اسیطرح کہے ہر رکعت مین پچھتّر بار و لا یعد
بالاصابع فانہ یقدر ان یحفظ بالقلب وان احتاج یعد بغمز الاصابع حتی
لا یصیر عملا کثیرا اور نہ شمار کرتا رہے انگلیون پر اسواسطے کہ قادر ہے اس بات پر کہ
اوسے یاد رکھے اور اگر احتیاج ہو تو شمار کرے انگلیونکی پورون پر تاکہ عمل کثیر نہو جائے

جدول تعیین سورہ صلوۃ تسبیح		
رکعت اول	سورہ تکاثر	سورہ زلزال
رکعت دوم	سورہ عصر	سورہ عادیات
رکعت سوم	سورہ کافرون	سورہ نصر
رکعت چہارم	سورہ اخلاص	سورہ اخلاص

اور بعضی روایات مین تعین سورت کا بھی واقع ہی باین طور کہ رکعت اولی مین سورۂ تکاثر اور ثانیہ مین سورۂ والعصر اور ثالثہ مین سورۂ کافرون اور رابعہ مین سورۂ اخلاص پڑھے **مترجم** کہتا ہی تعین سورت کا دوسرے طریقہ پر بھی مروی ہی وہ یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سورۂ زلزال دوسری مین سورۂ عادیات تیسری مین سورۂ نصر چوتھی مین سورۂ اخلاص اور تعین وقت کا بھی مروی ہی چنانچہ کشف شرح وقایہ مین مرقوم ہی قیل لابن عباس رضی اللہ عنہما ہل تعلم لہذہ الصلوۃ السورۃ قال نعم الہٰکم التکاثر والعصر وقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد قال المعلی ویصلیہما قبل الظہر کذا فی المضمرات کہا گیا حضرت ابن عباس سے کیا کوئی سورت اس نماز کے لیے خاص ہی فرمایا آپ نے الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کہا معلی نے اور پڑھی جاے قبل ظہر کے ایسا ہی مضمرات مین ہی اور ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین مین مرقوم ہی اور مستحب ہی پڑھنا اسکا جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے اور اسی پر ہی عمل مشائخ کبار کا

اور مین نے بھی دیکھا اپنے پیر و مرشد قدس سرہ کو کہ اسکو پڑھتے تھے قبل نماز جمعہ کے روز جمعہ مین اور بھی ظفر جلیل مین جلال الدین سیوطی سے منقول ہے کہ بعد تشہد اخیر اور قبل سلام یعنی بعد درود کے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ تَوْفِيقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِی عَنْ مَعَاصِيكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً مِنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُورِ كُلِّهَا حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اور بھی جاننا چاہیے کہ بعض روایات مین قرات سُبْحَانَ اللّٰهِ الخ پندرہ بار بعد فراغت قرات اور قبل رکوع کے اور دس بار رکوع مین اور قومہ اور سجدہ اور درمیان سجدہ کے جلسہ مین اور بعد دونون سجدون کے

بابسے استراحت مین آیا ہی اور یہی مختار شافعیون کا اور ارباب ظواہر
حدیث کا ہی اور طریقہ نماز استخارہ کا یہ ہی کہ جب ارادہ کرے کسی کام کا
مباح کامون سے اور متردد ہو کرنے اور نکرنے مین اور نفع مین اور
ضرر مین اوسکے تو چاہیئے کہ دو رکعت غیر فرض یعنی نفل پڑھے بعد
اوسکے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ
اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ
فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ
عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ
چنانچہ حصن حصین مین مرقوم ہی واذا ھم بامر فلیرکع رکعتین من غیر
الفریضة ثم لیقل اللھم انی استخیرک آخر تک علے مذکورہ کی اور
روایت کیا ہی اسکو بخاری سے اور صحاح اربعہ یعنی ترمذی اور ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جب کوئی اہم امر درپیش ہو

توچاہیے کہ دو رکعت نماز سوا فرض کے پڑھے پھر کہے اللھم
آخر تک اور بعد لفظ وعاقبۃ امری دونون جگہ لفظ اَوْعاجِلِ
اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ لائے ہین اور لفظ او شک ہی راوی کا چنانچہ ظفر جلیل
ترجمہ حصن حصین مین لکھا ہی اور او عاجل امری مین لفظ او کا حافظ
ابن حجر نے راوی کا شک لکھا ہی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری
فرمایا ان تینون لفظون کے عوض عاجل امری وآجلہ فرمایا اور
جاننا چاہیے کہ لفظ ھذا الامر سے اوس کلام کو دل مین اپنے لے
یا بعد لفظ ھذا الامر کی زبان سے کہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی نے قول جمیل مین طریقہ دوسرا بھی استخارہ کے لیے ذکر کیا ہی
اپنے قول سے واذا اردت ان ترى فی منامك ما فیہ مخرجہ مما انت
فیہ من الضیق فتوضأ والبس ثیابا طاھرۃ و نم مستقبل القبلۃ
علی یمینك واقرأ والشمس سبع مرات واللیل سبع مرات و قل ھو اللہ احد
سبع مرات وفی روایۃ بدل قل ھو اللہ احد سورۃ والتین
سبع مرات ثم قل اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا کَذَا
وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا

اَستَدِلُّ بِهٖ عَلیٰ اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ فان رایت مایسرک والافاعل
مثل ذلک فی اللیلۃ الثانیۃ فان رأیت والافی الثالثۃ
الی السابع ۞ لایعد وھا الامر انشاء اللہ
تعالےٰ جربہا جماعۃ ۞ من اصحابنا
یعنی جب کہ تو چاہے اس تنگی اور تکلیف سے جنمین تو پڑا ہی رہائی کی
صورت خواب مین دیکھے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہین اور قبلہ رُخ
داہنی کروٹ لیٹ اور پڑہ سورۂ والشمس سات بار اور واللیل سات بار اور قل ہو اللہ احد
سات بار اور ایک روایت مین بدلے قل ہو اللہ احد کے سورۂ والتین
سات بار سُنا گیا ہی پھر دعای اللھم ارنی کو اجابت دعوتی تک پڑہ پس اگر دیکھا تو نے
جو چاہتا ہی تو بہتر ہی ورنہ یہی طریقہ دوسری رات کو کر پھر اگر دیکھا تو نے
خیر ورنہ اسکو تیسری رات کر اسی طور سے سات رات تک کرتا رہ
اس سے آگے نہ بڑھیگا یعنی البتہ اپنا مطلوب پاویگا انشاء اللہ تعالےٰ
آزمایا ہی اسکو ہمارے ساتھیون اور طالبونکی ایک گروہ نے یہانتک

قول شاہ ولی اللہ صاحب کا تھا اور طریقہ نماز حاجت کا یہ ہی کہ چار رکعت
یاد و گانہ پڑھے جب کوئی حاجت درپیش ہو باین طور کہ بعد فراغت

چار گانہ یا دوگانہ نفل اس دعا کو بعد ثنا سے باری تعالیٰ اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ پڑھنا مجموع اس دعا کا صورت چند روایتوں کی ہی کہ بعضی روایت مین دوگانہ پڑھنے کے بعد خدا کی ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد لا الہ سے من کل اثم تک وارد ہوا ہی اور بعضی روایت مین لا الہ الا اللہ سے ساتھ زیادتی لا تدع لی کے یا ارحم الراحمین تک مروی ہوا ہی اور بعض روایت مین بعد دوگانہ پڑھنے کے بجای دعاے مذکور یعنی لا الہ سے یا ارحم الراحمین تک کے پڑھنا اللھم انی اسئلک کا اللھم فشفعہ فی تک منقول ہوا ہی

چنانچہ عبارت حصن حصین سے مفہوم ہوتا ہی من کانت له حاجة الی
الله او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ ولیحسن وضوءه ثم لیصل رکعتین
ثم یثنی علی الله ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ولیقل لا اله الا الله
الحلیم سبحان الله رب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین اسئلك موجبات
رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والعصمة من کل ذنب
والسلامة من کل اثم مس ت لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا
فرجته ولا حاجة هی لك رضی الا قضیتها یا ارحم الراحمین ت د مس
کانت له ضرورة فلیتوضأ فیحسن وضوءه لا ت س ق مس ویصلی رکعتین ثم
یدعو اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی
اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ت س ق مس
اور جس کسی کو کوئی حاجت ہو اللہ کی طرف یا کسی اولاد آدم کی طرف
چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے یعنی سنت و آداب کے
ساتھ اور مکروہات سے پرہیز کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے بعد اوسکے
ثنا خدا کی بجالائے اور درود بھیجے اور کہے لا اله الا الله سے
والسلامة من کل اثم تک روایت کیا ہو اسکو حاکم نے اپنی مستدرک میں

اور ترمذی نے اپنی جامع مین اور لا تدع لی سے یا ارحم الراحمین تک
ابوداود کل اثم کے زیادہ روایت کیا ہی ترمذی نے اپنی جامع مین
جس کسی کو کوئی ضرورت ہو چاہیئے کہ وضو کرے تو اچھی طرح کرے
اپنا وضو روایت کیا ہی اسکو ترمذی نے اپنی جامع مین اور نسائی نے
سنن مین اپنی اور ابن ماجہ قزوینی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے مستدرک
مین اور پڑھی دوگانہ نماز زیادہ کیا اسکو اس روایت مین نسائی نے
پھر دعاے اللھم انی اسئلک پڑھے اللھم فشفعہ فی تک روایت کیا
ہی اسکو ترمذی نے جامع مین اور نسائی نے سنن مین اور ابن ماجہ نے
سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین اور بھی ان روایتون سے استحباب
دوگانہ کا واسطے نماز حاجت کے مفہوم ہوا ہی اور کشف مین دوگانہ مذکور
ہوا ہی نہ چارگانہ کہ اوسکی عبارت یہ ہی ومنہا صلوۃ الحاجۃ وھی رکعتان
اینچے قول صاحب شرح وقایہ ومن المندوبات کے یعنی منجملہ مستحبات کے
صلوۃ حاجت ہی اور وہ دو رکعتین ہین لیکن درمختار جو اصح کتب فقہ ہی
اوسکے مصنف نے دار بع صلوۃ الحاجۃ وقیل رکعتان ذکر کیا ہی
کہ چارگانہ نماز حاجت کو عطف کرکے دوگانہ استخارہ پر ذکر کیا ہی بعد اوسکے

قیل رکعتان دوگانہ کو تحت مین قیل کے کہ صیغہ مجہول مقتضی ضعف کو
ہر ذکر کیا ہی لیکن اختیار کرنا بحر رائق کا دوگانہ کو مفید تقویت کو دوگانہ کے
روایت کی ہوتا ہی اور روایت حصن حصین کی بھی دوگانہ پر دلالت کرتی
ہی لیکن چونکہ دوگانہ ضمن مین چارگانہ کے حاصل ہی اسواسطے پڑھنا چار
رکعت کا واسطے نماز حاجت کے اختیار مشائخ طریقت نے کیا ہی
واللہ اعلم مترجم کہتا ہی ہمارے خاندان مین بعد نماز مغرب صلوٰۃ الاسرار
کا ورد واسطے حاجت کے ارشاد فرماتے ہین پس جبکہ کوئی مہم
درپیش ہو واسطے اوس مہم کے برآنے کے صلوٰۃ الاسرار دو رکعت
بعد نماز مغرب پڑھے ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے قل ہو اللہ گیارہ
بار پڑھے اور بعد سلام کے درود پڑھے اور جانب عراق کے گیارہ
قدم چلے اور ہر قدم پر ایک نام حضرت غوث پاک کا ان گیارہ نامون سے
لے یا حضرت محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا شیخ محی الدین سید عبد القادر
گیلانی یا سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا شاہ محی الدین سید
عبد القادر گیلانی یا قطب محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا غوث
محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی

صلوٰۃ الاسرار

یا مولانا محی الدین سید عبدالقادر گیلانی یا ولی محی الدین سید عبدالقادر گیلانی
یا عارف باللہ محی الدین سید عبدالقادر گیلانی یا مخدوم محی الدین سید عبدالقادر
گیلانی بعد گیارھوین قدم کے ندا کرے یَا حَضْرَتِ صَمَدَانِی سَیِّدْ عَبْدِالْقَادِرِ
گِیلَانِی اِنِّیْ عَبْدُكَ وَمُرِیْدُكَ مَظْلُوْمٌ عَاجِزٌ مُحْتَاجٌ اِلَیْكَ فِی جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ
فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اُمْدُدْنِیْ وَاَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَمَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَبِرِضَاءِ اللّٰہِ فِی حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ
اور اپنی حاجت بیان کرے انشاءاللہ جلد وہ حاجت پوری ہوگی اور
دوام اس نماز کا بہت نافع ہی واللہ اعلم اور بھی شاہ ولی اللہ دہلوی نے
ایک دوسرا طریقہ نماز قضای حاجت کا قول جمیل مین ذکر کیا ہی و لہم
صلوۃ تسمی صلوۃ کن فیکون قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع
کل لیلۃ من لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین یقرأ فی الاولی
الفاتحۃ مرۃ والاخلاص مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ
والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای آسان کنندہ دشواریہا وای
روشن کنندہ تاریکیہا و یستغفر اللہ مائۃ مرۃ ویصلی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو اللہ عزوجل بحضور القلب فاذا کانت الثالثۃ فعل ھذا ثم حسر العمامۃ عن
عن راسہ وجعل کمہ علی عنقہ ویبکی ویدعو اللہ لحاجۃ خمسین مرۃ فانہ لابد ان یستجاب لہ واللہ اعلم

اونکی یعنی ارباب سلسلہ چشتیہ کے یہان ایک نماز ہی کہ اوسکا نماز کن فیکون
نام رکھا ہی کہتے ہین (یعنی بیان کرتے ہین طریقہ اوس نماز کا کہ کسی کو
کوئی حاجت سخت پیش ہو تو چاہیے کہ شب چارشنبہ و شب پنجشنبہ و شب
جمعہ مین دوگانہ پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ
اخلاص سو بار اور دوسری رکعت مین سورۂ فاتحہ سو بار اور سورۂ اخلاص
ایک بار اور کہے بعد فراغت دوگانہ کے سو بار ای آسان کنندۂ دشوارہیا
وای روشن کنندۂ تاریکیہا یعنی اول کلمہ ای آسان کنندۂ دشوارہیا
سو بار اور بعد اوسکے ای روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار پڑھے یعنی پہلے
(ای آسان کرنے والے دشواریون کے ہین اور دوسری کے ای روشن
کرنے والے اندھیریون کے) اور استغفار کرے سو بار یعنی
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار کہے اور درود بھیجے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار پھر جب شب سوم یعنی شب جمعہ ہو اس
طریقے کو کرے یعنی جیسا کہ پہلی اور دوسری شب مین کیا ہی بعد اوسکے
اوتار ڈالے عمامہ اپنے سر سے یعنی برہنہ سر ہو اور اپنی گردن پر آستین
ڈالے اور روئے اور چاہے خدا سے اپنی حاجت پچاس بار پس بالضرور قبول ہوگی

اوسکی دعا اور خدا زیادہ جاننے والا حقیقت حال کا ہی اور بھی مجکو ایک
بزرگ سلمہ نے اجازت نماز کن فیکون کی دی ہی بطریق دیگر وہ یہ ہی کہ بعد
نماز عشا و وتر کے اور بضرورت شدیدہ دوسری شبون کو بھی علاوہ پنجشنبہ
کے چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ
ایک سو ایک بار اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ایک سو ایک بار اور تیسری رکعت مین بعد
فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ایک سو ایک بار
اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ایک سو ایک بار
بعد اوسکے سر برہنہ کر کے بانکسار و الحاح تمام اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ
فَانْتَصِرْ ایک سو ایک بار پڑھے پھر سجدہ مین جا کر مطلب چاہے اور
اولی یہ ہی کہ بعد نصف شب کے مسجد مین بحالت اضطراب نماز پڑھے
اور بھی وصول مطلب اور عدم حصول دریافت کرنے کے لئے استخارہ
کی اجازت مجکو انھین بزرگ سے حاصل ہوئی ہی وہ یہ ہی کہ اول دوگانہ
بہ نیت نفل دوگانہ استخارہ پڑھے بعد سلام کے گیارہ بار سورۂ فاتحہ

بسم اللہ کے ساتھ اور گیارہ بار سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اور
گیارہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور گیارہ بار یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِرْ اَغِثْنِیْ
پڑھے اور دوگانہ دوسرا پڑھے رکعت اولی مین سورۂ فاتحہ نستعین تک پڑھکر
آنکھ بند کر کے اھدنا الصراط المستقیم کو تکرار کرے اتنا کہ منہ ایک جانب کو
خود بخود پھر جاسے پھر سورۂ فاتحہ سرے سے گیارہ بار اور سورۂ اخلاص
گیارہ بار پڑھے ایک رکعت تمام کرے اور ایسے ہی دوسری رکعت
تمام کرے پھر جاننا چاہیے کہ پھرنا منہ کا جانب راست دلیل ہی حصول
مطلب پر اور جانب چپ عدم حصول مطلب پر واللہ اعلم یہ جو مذکور
ہوا خاص شخص کی حاجت کے لیے تھا لیکن واسطے قضای حاجت
عام کے جیسے خشک سالی و کسوف و خسوف او ربرابر پانی برسنا
اور عموم امراض اور وبا اور تاریکی شدید دن مین اور روشنی سخت شب
مین اور تسلط ظالم اور سوائے اسکے پس نماز استسقا دوگانہ سنت ہی
اور باقی امور مین پڑھنا دوگانہ کا مستحب ہی لیکن طریقہ نماز استسقا کا
یعنی پانی طلب کرنیکی نماز کا یہ ہی کہ جب کال ہو اور مینہ رک جاسے

نماز استسقا

تو لوگون کو چاہیے کہ تین روزہ رکھین اور توبہ کرین اور بادشاہ وقت
اونکے ہمراہ ہووے اگر بادشاہ مسلمان نہو تو جس کسی کو ولایت جمعہ
قائم کرنے کی ہو اوسکو ساتھ لیکر مسلمان بعد تیسرے دن کے اوس
میدان مین جہان پانی نہو جائین پرانے کپڑے پہنے سر نیچا کیے
عاجزی اور ادب کے ساتھ تمام راہ چلین اور بچے اور بوڑھے مرد اور
عورت اور جانورون کو ہمراہ لین اور چلنے سے پہلے سب نماز استسقا
پڑھنے والون کو بقدر اپنی وسعت کے کچھ تصدق کرنا چاہیئے اور
اس جگہ مین امام لوگون کے ساتھ دوگانہ نفل پڑھے بے اذان
اور بے اقامت کے پھر خطبہ پڑھے جسمین ثنا و تعریف خدا کی اور مسلمانونکی
لیئے مغفرت کی دعا ہو مثل عید کے لوگونکی طرف منہ کرکے اور جب تھوڑا
خطبہ باقی رہے چادر کو پلٹے اسطرح پر کہ نیچے کا کنارہ اوپر کرے اور اوپر کا
کنارہ نیچے لائے اور وہ دعائین جو استسقی مین روایت ہوئی ہین پڑھے
یہ طریقہ نماز استسقا کا نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے
ہے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک استسقا مین کوئی
نماز مسنون نہین ہے بلکہ استسقا اونکے نزدیک یہہ ہے کہ لوگ ایطرز نہ کوئی نہ

میدان مین جائین اور استغفار کرین اور مینہ کی دعا مانگین اگر دو رکعت
نماز اکیلے بے جماعت پڑھین تو جائز ہی اور جس جگہ استسقا کے لیے لوگ
جمع ہون کافرون کو حاضر ہونا نچاہیے اور نکلنا میدان کی جانب استسقا
کے لیے ساتھ پہلے صدقہ دینے اور نئے سر سے توبہ کرنے کے
تین روز تک جائز ہی جیسا کہ در مختار مین ہی باب الاستسقا ھو دعاء
واستغفار فانہ السبب لارسال الامطار بلاجماعۃ مسنونۃ بل ھی
جائزۃ و بلاخطبۃ وقالا یفعل کالعید وھل یکبر للزوائد خلاف و بلا
قلب رداء خلافا لمحمد بلاحضور ذمی وان کان الراجح ان دعاء الکافر قد یستجاب
استدراجا واما قولہ تعالی وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ففی الاخرۃ
شروح مجمع وان صلوا فرادی جاز فھی مشروعۃ للمنفرد وقول التحفۃ وغیرھا
ظاہر الروایۃ لاصلوۃ ای بجماعۃ ویخرجون ثلثۃ ایام لانہ لم ینقل
اکثر منہا متتابعات ویستحب للامام ان یامر لھم بصیام ثلثۃ ایام
قبل الخروج وبالتوبۃ ثم یخرج بھم فی الرابع مشاۃ فی ثیاب غسیلۃ
او مرقعۃ متذللین متواضعین خاشعین للہ ناکسی رؤسہم ویقدمون
الصدقۃ فی کل یوم قبل خروجھم ویجددون التوبۃ ویستغفرون

للمسلمين ويستسقون بالضعفة والشيوخ والعجائز والصبيان

ويبعدون الاطفال عن امهاتهم ويستحب اخراج الدواب

والاولى خروج الامام معهم وان خرجوا باذنه او بغير اذنه جاز انتهى

باب استسقا کا استسقا دعا اور استغفار ہی اسلیے کہ استغفار سبب ہی پانی

برسنے کا بغیر جماعت کے یعنی جماعت جائز ہی سنت نہین ہو اور بغیر خطبہ کے

اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ مانند عید کے کیا جائے زائد تکبیرین

نہ کہے جانے مین اختلاف ہی اور بغیر چادر اولٹنے کے (اسمین امام کا اختلاف

ہی) اور بغیر حاضر ہونے کافر و ذمی کے اگرچہ قول راجح یہ ہی کہ کافر کی دعا

قبول ہوتی ہی استدراجاً مترجم کہتا ہی استدراج کہتے ہین خرق عادت

کافر سے ہوا اور مقصود اوس خرق عادت سے اوس کافر کی ضلالت کا

بڑھانا ہو اور لیکن فرمانا جل شانہ کا وما دعاء الکافرین الا فی ضلل (یعنی

نہین کافرونکی دعا بجز گمراہی) تو آخرت مین ایسا ہوگا اسکو شروح مجمع الانہر سے

نقل کیا ہی اگر نماز الگ الگ پڑھین تو جائز ہی کیونکہ یہ نماز مشروع ہی منفرد

کے لیے (منفرد وہ ہی کہ بے جماعت کے تنہا نماز پڑھے) اور قول تحفہ

وغیرہ کا ظاہر الروایۃ ہی کہ نماز نہین ہی معنی اسکے یہ ہین کہ جماعت کے ساتھ

نماز نہین ہی اور لوگ نکلین تین روز اسلیے کہ اس سے زیادہ نقل نہین کیا گیا ہی زد پ
اور امام کے لیے مستحب ہی کہ لوگون کو حکم دے تین روزے رکھنے کا نکلنے سے قبل
اور توبہ کرنے کا پھر چوتھے روز اونکے ساتھ نکلے پیدل دھوئے کپڑے سے پہنے
ہوے خواہ پھٹے عاجزی اور تواضع کے ساتھ ذلیل بنکر خدا کے سامنے سر نیچا
کیے ہوے اور نکلنے سے پہلے ہر روز کچھ غلہ صدقہ دین اور نئے سرے سے
توبہ کرین اور مغفرت مانگین مسلمانون کے لیے نکلین ضعیفون اور بڈھون اور
بڑھیون اور بچون کے ساتھ اور جدا کرے بچون کو اونکی ماؤن سے اور مستحب ہے
چوپاؤن کو بھی نکالنا اور بہتر ہی نکلنا امام کا اونکے ہمراہ اور لوگ بے امام کے
نکلین خواہ اجازت سے امام کی نکلین یا بغیر اجازت کے جائز ہی اور کشف
شرح وقایہ مین مرقوم ہی د قال یخرج الامام ویصلی بھم رکعتین یجھر فیھما
القراۃ کذا فی المضمرات والافضل ان یقرأ سبح اسم ربك الاعلی فی
الاولی وھل اتاك حدیث الغاشیۃ فی الثانیۃ کذا فی العینی شرح
الھدایۃ ویخطب خطبتین بعد الصلوۃ ویستقبل بھما الناس
قائما علی الارض لا علی المنبر ویفصل بین الخطبتین بجلسۃ وان شاء
خطب خطبۃ واحدۃ ویدعو اللہ ویسبحہ ویستغفر للمؤمنین والمؤمنات

وهو متكئ قوسا فان مضى صدر من خطبته قلب داءه كذا فى المضمرات وصفة قلب الرداء ان كان مربعا جعل اسفله اعلاه واعلاه اسفله و ان كان مدورا جعل الجانب الايمن على الايسر والايسر على الايمن ولكن القوم لا يقلبون اردیتهم هكذا فى الكافى والمحيط والسراج الوهاج وفى التحفة واذا فرغ الامام من الخطبة يجعل ظهره الى الناس ووجهه الى القبلة ويقلب رداءه ثم يشتغل بدعاء الاستسقاء قائما والناس قعود مستقبلون وجوههم الى القبلة فى الخطبة والدعاء ندعو الله تعالى ويستغفر للمؤمنين ويجددون التوبة ويستغفرون

اور کشف شرح وقایہ مین مرقوم ہی کہ صاحبین نے کہا ہی کہ امام نکلے اور لوگون کے ساتھ دو رکعت پڑھے دونون مین جہر سے قرات کرے ایسے ہی مضمرات مین ہی اور افضل یہ ہی کہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربك الاعلى اور دوسری رکعت مین هل اتاك حديث الغاشية پڑھے ایسے ہی عینی شرح ہدایہ مین ہی اور پڑھے دو خطبہ بعد نماز کے اور رخ کرے اون دونون مین لوگونکی طرف کھڑا ہو زمین پر نہ منبر پر اور دونون خطبون کے درمیان فصل جلسہ کے ساتھ کرے اور اگر چاہے ایک خطبہ پڑھے اور دعا مانگے اللہ سے اور تسبیح واستغفار کرے

مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کے لیے اور ٹیک لگائے ہو کمان کی جب
اول خطبہ پڑہ چکے چادر اولٹے ایسے ہی مضمرات مین ہی اور صفت چادر اولٹنے
کی یہ ہی اگر چوکور ہو تو نیچے کو اوپر اور اوپر کو نیچے کرے اور اگر گول ہو تو داہنی
جانب کو بائین جانب اور بائین جانب کو داہنی جانب کرلے لیکن لوگ
اپنی چادر نہ پلٹین ایسے ہی کافی اور محیط اور سراج وہاج مین ہی اور تحفہ مین
ہی جب امام خطبہ سے فارغ ہو تو لوگونکی طرف پیٹھ کرے اور قبلہ کی طرف
منہ کرے اور چادر پلٹے پھر دعاے استسقا مین مشغول ہو کھڑے ہو کر اور
لوگ بیٹھین رخ بقبلہ خطبہ اور دعا مین پھر دعا کرین سب اللہ کی جناب مین اور
استغفار کرین ایمانداروں کے لیئے اور نئے سرے سے توبہ کرین اور استغفار
کرین بعد اسکے جاننا چاہیئے کہ استسقا کی دعا مین دونون ہاتھ اوٹھانا
سنت ہی اور ہاتھ اوٹھانے مین مبالغہ کرنا چاہیئے نہ اتنا کہ سر سے بلند
ہو جائین اسلیے کہ ہاتھون کا اوٹھانا سر سے اونچا کسی دعا مین ثابت نہین
ہوا نہ استسقا مین نہ سوائے استسقا مین سنن ابوداؤد کے باب رفع الیدین
فی الاستسقا مین لکھا ہی عن عمیر مولی آبی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی

رافعا یدیہ قبل وجہہ لایجاوز بھما راسہ روایت کی گئی ہی عمیر سے جو غلام آزاد کیے ہوے آبی اللحم کے ہین کہ ایک صحابی ہین کہ دیکھا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا مانگتے اور مینہ چاہتے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے تھے اپنے چہرے کی جانب کہ بلند نہین کیے تھے دونون ہاتھون کو سر سے اور کشف مین ہی ثمر عند الدعاء ان رفع یدیہ نحو السماء فحسن وان ترك ذلك واشار باصبعہ السبابۃ فحسن وكذلك الناس یرفعون ایدیھم ایضا لان السنۃ فی الدعاء بسط الیدین كذا فی المضمرات وینصت القوم لخطبۃ الاستسقاء كذا فی المحیط اگر دعا کے وقت امام آسمانکی طرف ہاتھ اوٹھائے تو خوب ہی اور اگر اسکو چھوڑ دے اور کلمہ کی اونگلی سے آسمانکی جانب اشارہ کرے تو بھی بہتر ہی اور ایسا ہی لوگ اپنے ہاتھون کو اوٹھائین اسلیے کہ سنت ہی دونون ہاتھون کا پھیلانا دعا مین ایسا ہی مضمرات مین ہی اور لوگ چپکے رہین خطبۂ استسقا کے سننے کے لیے ایسا ہی محیط مین ہی اور بھی چاہیے کہ استسقا کی دعا مین کہ رخ کرے دونون ہاتھون کا کبھی آسمانکی جانب کبھی زمین کی جانب ایک حال پر نہ رکھے جیسا کہ بعض مشائخ سے نقل کیا گیا ہی

سنن ابوداؤد مین باب رفع الیدین فی الاستسقا مین انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے مروی ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستسقی
ھکذا یعنی مد یدیہ وجعل بطونھما مما یلی الارض حتی رایت بیاض ابطیہ
یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ مینھ مانگتے اس طور سے یعنی پھیلاتے
اپنے دونون ہاتھ اور رُخ اونکا کرتے زمین کی جانب یہانتک کہ دیکھا مین نے
سپیدی آپکی دونون بغل کی اور بھی سنن ابوداؤد مین مذکور ہی اسی باب مین
شریک بن عبداللہ بن ابی نمیر سے کہ روایت کرتے ہین وہ حضرت انس
سے کہ فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ حذاء وجھہ فقال اللھم اسقنا پھر اوٹھاتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اپنے چہرے کے مقابل فرماتے اللھم اسقنا تو یہ دونون
روایتین حضرت انس رضی اللہ عنہ کے معارض ہوئین اسلیے کہ اول
روایت دلالت کرنے والی ہی اسپر کہ استسقا کی دعا مین ہاتھونکی پشت
آسمانکی جانب تھی اور رُخ زمین کی طرف اور دوسری روایت دلالت کرنے
والی ہی کہ پشت ہاتھون کے نیچے اور رُخ اوپر تھا اور اسی کتاب سنن ابوداؤد
مین باب الدعا مین قتادہ سے ہی کہ وہ روایت کرتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے

قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدعو ھکذا بباطن کفیہ وظاھرھما فرمایا انس رض نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا کہ دعا مانگتے تھے اسطرحپر رُخ سے دونون ہاتھونکی اور پشت سے دونون ہاتھونکی تو صورت تطبیقیہ چاہتی ہی کہ کبھی آسمانکی طرف دونون ہاتھون کا رُخ ہو اور کبھی زمین کی جانب اور ظفر جلیل مین وظائف النبی سے اسیطرح منقول ہی واللہ اعلم اور بھی حاضر ہونا استسقا مین بادشاہ کا شرط نہین ہی بغیر اوسکی اجازت کے بھی درست ہی جیسا کہ درمختار کی عبارت جو پہلے مذکور ہو چکی ہی اوس سے سمجھا جاتا ہی اور بھی استسقا اوس جگہ ہونا چاہیے جہان پانی آدمیون اور چوپایون کے پینے کے لیے اور کھیت سینچنے کے لیئے کافی نہو کشف مین ہی وفی التجرید وان لم یخرج الامام امر الناس بالخروج وان خرجوا بغیر اذنہ جاز وانما یکون الاستسقاء فی موضع لایکون لھم اودیۃ ولا انھار وابار یشربون منھا ویسقون مواشیھم اوزرعھم او یکون ولا یکفی لھم ذلک فاما اذا کانت لھم اودیۃ وابار وانھار فان الناس لا یخرجون الی الاستسقاء لانھا انما تکون عند شدۃ الضرورۃ والحاجۃ کذا فی المحیط واللہ تعالی اعلم تجرید مین ہی

اگر امام نہ نکلے تو لوگون کو حکم دے نکلنے کا اگر لوگ بغیر اجازت امام کے نکلین
تو جائز ہی اور استسقاء وہین ہوتا ہی جہان نالے ندی اور کنوین نہون کہ لوگ
پانی پیین اوس سے اور اپنے مویشیون اور کھیتون کو پانی دین یا ہون مگر
اونکو کفایت نکرین تو جب نالے اور کنوین اور ندی ہون تو لوگ استسقی
کے لیے نہ نکلین اسلیے کہ استسقاصرف سخت ضرورت اور حاجت کے
وقت ہوتا ہی ایسے ہی محیط مین ہی واللہ اعلم اور خطبہ استسقی کا یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی خلق الانسان من سلالۃ
من ماء مہین ثم سوٰیہ ونفخ فیہ من روحہ المبین وجعل منھم
المؤمنین ومنھم الکافرین ووفق المؤمنین بالتوبۃ لدفع ضرر
المعاصی ورغم بہا انف الشیاطین ونظم سلک الحیوۃ الدنیویۃ بقوت
الرزق وجعل لہ الماء سببا ظاہرا وقال فی الکتاب المبین وانزلنا من
السماء ماء اذا خرجنا بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ انداد او
انتم تعلمون والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد النبی الکریم والہ واصحابہ
الذین قاموا بحجۃ الدین القویم ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
ونشہد ان محمد عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ

وذریاته واتباعه وسلم تسلیما کثیرا کثیرا امابعد فاعلموا یا ایها الناس
ان الله تعالی سبحانه جعل الماء سبب الحیوتکم الدنیا حیث قال
عزوجل وجعلنا من الماء کل شئ حی خلق به الاثمار واحی به البلاد
فانه قال تعالی وانزلنا من السماء ماء طهورا لنحی به بلدة میتا ونسقیه
مما خلقنا انعاما واناسی کثیرا وجرت العادة بنزوله وانقطع فی هذه
الاوان واضطرب لفقدانه اهل الزمان فانما لفساد الاعمال
وصدور العصیان فانه قال الله الکریم المستعان ان الله لا یغیر ما بقوم
حتی یغیروا ما بانفسهم فتوبوا عن خطایاکم وذنوبکم الی ربکم المنان
قال عزوجل ان الحسنات یذهبن السیئات واستغفروا لنفوسکم
وذواتکم واستسقوه یرسل علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین
ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انهارا فانه تعالی جواد کریم ملک برؤف رحیم اسکو پڑھکر
بیٹھے بعد اوسکے کھڑا ہوکر خطبہ پڑھے الحمد لله نحمده ونستعینه ونستغفره ونؤمن به
ونتوکل علیه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده
الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شریك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله وصلی الله علی

خیرخلقه محمد واله واصحابه وسلم ان الله وملئکته یصلون علی النبی
یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما اللهم صل علی محمد
وعلی ال محمد بعدد من صلی وصام وصل علی محمد وعلی ال محمد
بعدد من قعد وقام وصل علیه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی
الملئکة المقربین وعلی عبادک الصالحین وعلی اهل طاعتک اجمعین
خصوصا علی اول الصحابة وافضلهم بالتحقیق امیر المؤمنین امام
المسلمین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه وعلی اکمل الاحباب
مزین المنبر والمحراب امیر المؤمنین امام المتقین عمر بن الخطاب
رضی الله تعالی عنه وعلی حبیب حبیب الرحمن جامع ایات القران کمثل
الترتیب فی لوح الرحمن امیر المؤمنین امام المترحمین عثمان بن عفان
رضی الله تعالی عنه وعلی مظهر العجائب والغرائب امیر المؤمنین
امام العالمین علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه وعلی سبطیه قرتی
عینیه الشهیدین ابی محمد الحسن وابی عبد الله الحسین رضی الله تعالی
عنهما وعلی امهما سیدة النساء فاطمة الزهراء رضی الله تعالی
عنها وعلی عمیه الشریفین المعظمین بین الناس ابی عمارة حمزة

وابن الفضل العباس رضوان الله تعالی عنہما وعلی الستة الباقیة من العشرة المبشرة وعلی سائر الصحابة من المہاجرین والانصار وعلی التابعین الابرار واتقوا الله یا اولی الالباب اللہم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمؤمنات وتب علینا انك انت التواب الرحیم الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین لا اله الا الله یفعل ما یرید اللہم انت الله لا اله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت علینا قوة وبلاغا الی حین فانك قلت استغفروا ربکم انه کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمدد کم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا امام کو چاہیے کہ رو بقبلہ ہو جاے اور لوگونکی طرف پیٹھ کرے بعد اوسکے چادر پھیر کر ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگے اور جو دعائیں کہ استسقے کے لیے مسنون ہین وہ پڑھے اور لوگ ہاتھ اوٹھا کر آمین کہین اور مسنون دعائیں یہ ہین اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر اجل رائث اللہم اسق عبادك وبہائمك وانشر رحمتك واحی بلدك المیت اللہم انزل علی ارضنا زینتہا وسکنہا اللہم ضاحت جبالنا واغبرت ارضنا وہامت دوابنا معطی الخیرات من اماکنہا ومنزل

الرحمة من معادنها واجری البرکات علی اهلها بالغیث المغیث انت المستغفر
الغفار فنستغفرك للجامات من ذنوبنا ونتوب الیك من عوام خطایانا اللهم فارسل
السماء علینا مدرارا وصل بالغیث واکفا من تحت عرشك حیث ینفعنا
ویعود علینا غیثا عاما طبقا غدقا مجللا غدقا خصبا رائعا ممرع النبات یارب یارب
اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا
اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غیثا مغیثا وحیا ربیعا وجدا یدا رجدا طبقا
غدقا ونبقا وتقا عاما هنیا مریئا مریعا مرتعا وابلا سائلا مسبلا مجللا دائما
دررا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث غیثا اللهم تحیی به البلاد وتغیث به العباد و
تجعله بلاغا للحاضر منا والباد اللهم انزل علینا فی ارضنا زینتها اللهم انزل
علینا فی ارضنا سکنها اللهم انزل علینا من السماء ماء طهورا فاحی به بلدة
میتا واسقه مما خلقت لنا انعاما واناسی کثیرا اللهم اسقنا الغیث ولا تجعلنا
من القانطین پھر آدمیونکی طرف منہ کرے اور کہے قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور
الرحیم وانیبوا الی الله واذکروا الله کثیرا وسبحوه بکرة واصیلا ولذکر الله تعالی
اعلی واولی واعز واجل واهم واتم واعظم واجمل وانفع وادوم واکبر

کسوف یعنی سورج گہن کی نماز کا طریقہ یہ ہی جب سورج گہن پڑے تو
اوس امام کو جو جمعہ کی نماز پڑہتا ہو چاہیے کہ جس مسجد مین جمعہ کی نماز ہوتی ہی
مقتدیوں کو ملا کر دو رکعت در از بطرز نفل جماعت کے ساتھہ پڑہے بغیر
اذان و اقامت کہے اور بغیر خطبہ پہر دعا مانگے اور استغفار کرے یہانتک
کہ سورج صاف ہو جاے اور مقتدی بھی دعا اور استغفار مین امام کا ساتھہ
دین سنن ابی داؤد مین مرقوم ہی وعن عبد الله بن عمرو قال کسفت الشمس
علی عہد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم
لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم
رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک
ثم نفخ فی اخر سجوده فقال اف اف ثم قال یارب الم تعدنی ان لا تعذبهم
وانا فیهم الم تعدنی ان لا تعذبهم وهم یستغفرون ففرغ رسول الله
صلی الله علیه وسلم من صلوة وقد امحضت الشمس وساق الحدیث
روایت کیگئی ہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرماتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن پڑا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین اتنا قیام فرمایا کہ قریب تھا کہ رکوع نکرین

سید

پھر رکوع کیا تو قریب تھا کہ سر رکوع سے نہ اوٹھائین پھر سر اوٹھایا تو قریب
تھا کہ سجدہ نکرین یعنی ہر رکن ارکان مذکورہ سے ادا فرماتے تھے کہ تم دوسری
رکن مین مشغول ہی نہونگے پھر سر سجدہ سے اوٹھایا اور دوسری رکعت مین
بھی ویسا ہی کیا یعنی دوسری رکعت مین بھی ارکان مذکورہ دراز ادا کئے پھر ٹھنڈی
سانس بھری آنحضرتؐ نے آخری رکعت کے سجدہ مین پھر فرمایا اف اف
پھر فرمایا یارب الم تعدنی آخر دعا تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ ای پروردگار
کیا تو نے مجھسے وعدہ نہین کیا ہی کہ مین عذاب نکرونگا ان کو اس
حال مین جبتک مین اون لوگون مین ہون (یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مین عذاب نہ نازل کیا جاویگا) کیا وعدہ
نہین کیا تو نے مجھسے کہ مین عذاب نکرونگا جب تک کہ وہ لوگ استغفار کرتے
ہین اس جگہ سے معلوم ہوا کہ سورج گرہن کی نماز بہت دراز پڑھنا چاہیئے
اور قیام اور رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین دعائین ماثورہ پڑہی جائین
پھر فراغت پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے اور سورج گہن
اسوقت چھوٹ چکا تھا شرح وقایہ مین لکھا ہی **فصل** عند الکسوف یصلی
امام الجمعۃ بالناس رکعتین کالنفل ای علی ھیئۃ النافلۃ بلا اذان و اقامۃ

وعند نا فی کل رکعة رکوع واحد وعند الشافعی رکوعان مخفیا وسطولا قراءة
فیهما وبعدهما یدعو حتی تنجلی الشمس و لا یخطب یعنی سورج گرہن
کے وقت جمعہ کا امام لوگون کے ساتھ دو رکعت پڑھے مانند اور نفل کے
یعنی بطرز نفل نماز کے بے اذان واقامت اور ہمارے نزدیک یعنی حنفیون کے
نزدیک ہر رکعت مین ایک رکوع ہی اور شافعیون کے نزدیک دو رکوع ہین
قرأت آہستہ اور دراز دونون مین کرے اور بعد اس دوگانہ کے دعا مانگتا
رہے یہانتک کہ سورج صاف ہو جاے اور خطبہ نہ پڑہا جائے اور بہتر یہ
ہی کہ پہلی رکعت مین سورج گرہن کی سورۂ بقر بعد الحمد کے اور دوسری رکعت
مین سورۂ آل عمران پڑہے سنن ابی داؤد مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا گیا ہی قالت کسفت الشمس علی عہد رسول الله صلی الله
علیہ وسلم فخرج رسول الله صلے الله علیہ وسلم فصلے بالناس فقام فحزرت
قراته فرایت انه قرا سورة البقرة وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام
فاطال القراة فحزرت قراته فرایت انه قرا بسورة ال عمران
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین سورج گرہن پڑا تو نماز پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ

یعنی امامت لوگونکی کی پھر قیام فرمایا پس تلاش کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو تو پایا مین نے کہ آپنے سورہ بقر پڑھی پھر حدیث کو چلایا یعنی حضرت عروہ نے کہ اس حدیث کے راوی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یعنی کیفیت درازی کی رکوع اور قومہ مین بیان کی پھر سجدہ کیا آنحضرت صلعم نے دو سجدے پھر کھڑے ہوے اور قیام کیا دوسری رکعت مین تو قرات کو دراز کیا تو فکر کی مین نے اونکی قرات کی تو دیکھا مین نے کہ آنحضرت صلعم نے سورہ آل عمران پڑھی **فائدہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لفظ فحزرت قراتہ یعنی جانچا مین نے آپکی قرات کو اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے نماز کسوف مین آہستہ قرات کی جیسا کہ مذہب حنفیون کا ہے اور چاہیے سورج گہن کی نماز مین ثنا کرنے کی جگہ بعد سبحانك اللھم پڑھنے کے اور اور رکوع مین بعد سبحان ربی العظیم کہنے کے اور قومہ مین سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لك الحمد، کہنے کے بعد اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد اور جلسہ مین کہ دعائین ماثورہ پڑھے جیسا کہ درمختار مین ہے یصلی بالناس

من یملك اقامۃ الجمعۃ بیان المستحب وما فی السراج لابد من شرائط

الجمعۃ الا الخطبۃ ردہ فی البحر عندنا لکسوف د بعین لمن لاتتہا ذان شاء ربعا

او اکثر کل رکعتین بتسلیمة او کل اربع مجبتی وصفتها کالنفل ای برکوع واحد فی غیر وقت مکروه بلا اذان ولا اقامة ولا جهر ولا خطبة وینادی الصلوٰة جامعة لیجتمعوا ویطیل فیهما الرکوع والسجود والقراة والادعیة والاذکار الذی هو من خصائص النافلة ثم یدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة او قائما مستقبل الناس والقوم یؤمنون حتی تنجلی الشمس کلها

یعنی لوگون سے ساتھ وہ نماز پڑھے جو مالک جمعہ کی نماز قائم کرنیکا ہے یہ بیان مستحب کا ہے اور جو کہ سراج مین ہے کہ ضروری ہین جمعہ کی شرطین سوا‌ے خطبہ کے اس قول کو بحر رائق مین رد کر دیا ہے وقت سورج گرہن کے دو رکعتین (یہ بیان ہے کم سے کم سورج گرہن کی نماز کا) اور اگر چار پڑھے یا زیادہ پڑھے تو ہر دوگانہ ایک سلام کے ساتھ یا چار رکعت ایک سلام کے ساتھ (مجتبی سے نقل کیا گیا ہے) اور طرز نماز کسوف کا مثل اور نفل کے ہے یعنے ایک رکوع کے ساتھ وقت مکروہ کے سوا مین بغیر اذان اور بغیر اقامت کے بغیر جہر اور بغیر خطبہ کے اور منادی کیجاوے کہ نماز سورج گہن کی تیار رہی تاکہ لوگ جمع ہو جائین اور دونون رکعتون مین رکوع اور سجود اور قرأت کو دراز کرے اور دعا‌ئین اور اذکار جو خصائص سے نفل نمازون کے ہین

پڑھے بعد اوسکے پھر دعا مانگے رو بقبلہ ہوکر بیٹھے یا لوگونکی طرف منہ کرکے بیٹھے اور لوگ آمین کہتے جائین یہانتک کہ صاف ہوجائے پورا سورج درمختار کے قول فی وقت غیر مکروہ سے (یعنی نماز اوسوقت پڑھی جاے جو وقت غیر مکروہ ہو) معلوم ہوتا ہی کہ جس وقت کہ اور نوافل پڑھنا مکروہ ہی جیسے سورج نکلنے کے وقت یا بعد عصر کے اور استوا کے وقت نماز سورج گہن کی ان اوقات مین ناجائز ہی جیسا کہ کشف مین ہی وان کسفت فی الاوقات المنهية عن الصلوة فيها لم يصل كذا في الجوهرة النيرة اگر سورج گہن پڑے ان وقتون مین جنمین نماز پڑھنا منع کیا گیا ہی تو نماز سورج گہن کی نہ پڑھے جیسا کہ جوہرہ نیرہ مین ہی مسئلہ اگر سورج گہن کی نماز پڑھنے کے قبل ہی آفتاب پورا صاف ہوجائے تو نماز کسوف نہ پڑھنا چاہیے کشف مین لکھا ہی وان لم يصل حتى انجلت لم يصل بعد ذلك اگر نماز نہ پڑھے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا تو نماز بعد اسکے نہ پڑھے مسئلہ اگر سورج کچھ صاف ہوا اور کچھ صاف نہو نماز پڑھی جاے جیسا کہ کشف مین ہی وان تجلى بعضها جاز ان يبتداء بالصلوة اگر صاف ہوگیا تھوڑا آفتاب تو جائز ہی کہ نماز شروع کیجائے مسئلہ اگر آفتاب کو ابر چھپا لے حالت

گہن مین نماز کسوف پڑھی جائے کشف مین لکھا ہی فان ستر ہا سحاب او حائل وہی کاسفتہ صلے یعنے اگر سورج کو ابر یا کوئی آڑ چھپائے اور گہن پڑا ہو تو نماز پڑھی جائے مسئلہ اگر غروب ہو جاوے آفتاب بحالت گہن مین تو نماز کسوف موقوف رکھی جاوے اور مغرب کی نماز پڑھی جائے کشف مین ہی وان غربت کاسفتہ امسک عن الدعاء واشتغل بصلوۃ المغرب اگر غروب ہو جائے آفتاب گہن مین تو دعا سے رکا رہی اور نماز مغرب کی پڑھے اور بھی قول کشف امسک عن الدعاء سے معلوم ہوتا ہی اگر سورج گہن مکروہ وقتون مین واقع ہو دعا مین مشغول ہونا چاہیئے مسئلہ اگر نماز کسوف کے لیئے امام جمعہ کا موجود نہو تو لوگون کو چاہیئے کہ اپنے گھرون مین بے جماعت کے سورج گہن کی نماز پڑھین اور ایسے ہی چاند گہن کی نماز اپنے گھر مین دو رکعت یا چار رکعت درازی قرأت و رکوع و قومہ و سجود و جلسہ کے پڑھے مثل نماز سورج گہن کے اور ایسے ہی مثل چاند گہن کے نماز کے دوسرے خوف دلانے امور کے لیے بھی نماز پڑھی جاوے جیسے سخت آندھی آنا یا سخت تاریکی دن کو ہونا یا شب کو خوب روشنی ہو جانا اور زلزلہ اور وبا جو انکے مانند سخت امور ہین دوگانہ یا چارگانہ طویل پڑھنا چاہیئے اور نماز کسوف آفتاب کی سنت ہی

اور باقی نفل ہی جیساکہ درمختار مین ہی وان لم یحضر الامام للجمعة صلی الناس

فرادی فی منازلھم تحرزعن الفتنة کالخسوف للقمر والریح الشدیدة والظلمة

القویة نہارا اوالضوء القوی لیلا والفزع الغالب ونحو ذلک من الایات المخوفة

کالزلازل والصواعق والثلج والمطرالدائمین وعموم الامراض ومنہ الدعاء

لرفع الطاعون وقول ابن حجرانہ بدعة ای حسنة وکل طاعون وباء ولاعکس

وتمامہ فی الاشباہ وفی العینی صلوة الکسوف سنة واختار فی الاسرار وجوبہا

وصلوة الخسوف حسنة وکذا البقیة وفی الفتح واختلف فی استنان صلوة

الاستسقاء فلذا اخرانتہی کلام صاحب الدر المختار یعنی اگر امام جمعہ کا نہ

موجود ہو لوگ الگ الگ گھرون مین اپنے نماز پڑھین تاکہ فتنہ سے بچین

جیسے چاند گہن کی نماز یا سخت آندھی یا دن کو سخت تاریکی کا ہونا یا رات کو

بہت روشنی ہوجانیکی یا دہشت غالب کی اور مثل انکے جو نشانیان خوف

دلانے والی ہین جیسے زلزلہ اور کڑک اور برف اور پانی کا بند نہ ہونا اور عام

طورسے مرضون کا ہونا انھین نمازون مین سے دعا ہی طاعون جانے کی

اور ابن حجر کا قول انہ بدعة بدعت سے مراد بدعت حسنہ ہی اور ہر طاعون

وبا ہی بغیر عکس کے یعنی ہر وبا طاعون نہین ہوتی ہی اور پورا بیان اسکا

اشباہ مین ہی اور عینی مین ہی نماز کسوف کی سنت ہی اور اسرار مین اختیار کیا گیا ہی وجوب نماز کسوف کا اور چاند گہن کی نماز حسن ہی اور ایسے ہی باقی نمازین اور فتح مین ہی اختلاف کیا گیا ہی صلوۃ استسقا کے سنت ہونے مین اسی سبب سے آخر مین بیان کیا تمام ہوا کلام صاحب در مختار کا اور بھی عبارت سے صاحب فتح القدیر جسکو صاحب در مختار نے ذکر کیا ہی سمجھا جاتا ہی کہ نماز استسقا کا سنت ہونا مختلف فیہ ہی لیکن پانی اللہ سے مانگنا سنت ہی بالاتفاق واللہ اعلم اور بھی وبا دور ہونے کے لیے دعاء قنوت کا پڑھنا آخر مین نماز فرض کے اور ایسے ہی ہر آفت نازل ہونے کے وقت پڑھنا جائز اور درست ہی چنانچہ در مختار مین لکھا ہی ولا یقنت لغیرہ الا لنازلۃ فیقنت الامام فی الجھریۃ وقیل فی الکل اور دعاے قنوت نہ پڑھی جاسے کسی نماز مین سواے وتر کے مگر نزول بلا مین امام دعائے قنوت پڑھے نماز جہریہ مین اور کہا گیا ہی کہ ہر نماز مین پڑھے اور اشباہ ونظائر مین مرقوم ہی

دعای قنوت واسطے وبا اور ہر آفت کے

فائدہ فی الدعاء برفع الطاعون سئلت عنہ فی سنۃ تسع وستین وتسعمائۃ بالقاھرۃ فاجبت بانہ لم ارہ صریحا لکن صرح فی الغایۃ وعزاہ الشمنی الیھما بانہ اذا نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوۃ الجھر وھو قول الثوری

واحمد وقال جمهور اهل الحديث القنوت عند النوازل مشروع فی الصلوة
كلها انتهى وفی فتح القدير ان مشروعية القنوت للنازلة مستمرة لم تنسخ
وبه قال جماعة من اهل الحديث وحملوا عليه حديث ابی جعفر عن انس
رضی الله عنه مازال رسول الله صلی الله عليه وسلم يقنت حتی فارق
الدنيا ای عند النوازل وماذكرنا من اخبار الخلفاء يفيد تقريره
لفعلهم ذلك بعده صلی الله عليه وسلم وقد قنت الصديق فی محاربة
الصحابة مسيلمة الكذاب وعند محاربة اهل الكتاب وكذلك قنت عمر
وكذلك قنت علی رضی الله عنهم فی محاربة معاوية وقنت معاوية فی محاربته
انتهى فالقنوت عندنا فی النازلة ثابت وهو الدعاء برفعها ولاشك ان
الطاعون من اشد النوازل قال فی المصباح النازلة المصيبة الشديدة
تنزل بالناس انتهى وفی القاموس النازلة الشديدة من شدائد
الدهر تنزل بالناس انتهى وذكر فی السراج الوهاج قال الطحاوی
ولا يقنت فی فجر عندنا من غير بلية فان وقعت بلية فلا باس
به كما فعل رسول الله صلی الله عليه وسلم فانه قنت شهرا فيها
يدعو علی رعل وذكوان وبنی لحيان ثم تركه كذا فی الملتقط انتهى

طاعون رفع ہونیکی دعا کو مجھسے پوچھا گیا ۹۶۹ھ مین مقام قابرہ مین تو جواب دیا مین نے صریح طور سے دعا طاعون کی کہین نہین دیکھی لیکن غایة البیان مین تصریح کی ہی اور شمنی نے منسوب کیا ہی اسکو ماہین کی طرف کہ جب کوئی آن پڑے آفت مسلمانون پر تو امام قنوت پڑھے جہریہ نماز مین یعنی اون نمازون مین جنمین قرآن پکار کے پڑھا جاتا ہی اور یہی قول سفیان ثوری اور احمد بن حنبل کا ہی اور جمہور اہل حدیث کہتے ہین کہ قنوت نازلہ مین مشروع ہی کل نماز مین اور فتح القدیر مین ہی کہ مشروع ہونا دعای قنوت کا نزول آفات کے وقت برابر چلا آیا ہی منسوخ نہین اسی کی قائل ایک جماعت اہل حدیث کی ہی اور اسی پر محمول کرتے ہین ابی جعفر کی حدیث کو جو حضرت انس سے مروی ہی ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھا کیے یہانتک کہ دنیا کو چھوڑا یعنی نزول آفات کے وقت اور جو کہ ذکر کیا ہی ہمنے خلفاء کی خبرون سے فائدہ دیتا ہی اسکی تاکید کا نسبت عمل خلفاء کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قنوت کی دعا پڑھی حضرت صدیق نے جس زمانے مین صحابہ لڑے مسیلمہ کذاب سے اور اہل کتاب سے اور ایسے ہی قنوت پڑھی حضرت عمرؓ نے اور ایسے ہی

قنوت پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی مین اور قنوت پڑھی حضرت معاویہ نے حضرت علی سے لڑائی کے وقت تمام ہوئی عبارت پس قنوت ہمارے نزدیک نازلہ مین ثابت ہی اور وہ دعا ہی دفع بلا کی اور کوئی شک نہین کہ طاعون سب بلاؤن مین سخت تر بلا ہی کہا مصباح مین نازلہ سخت مصیبت ہی جو لوگون پر آن پڑے تمام ہوا کلام مصباح کا اور قاموس مین ہی نازلہ سختی ہی تمام ہوا کلام قاموس کا اور صحاح مین ہی نازلہ سختی ہی زمانہ کی سختیون مین سے تمام ہوا کلام صحاح کا اور ذکر کیا گیا ہی سراج وہاج مین کہا ہی طحاوی نے اور قنوت نہ پڑھی جائے ہمارے نزدیک فجر مین بغیر بلا کے پس اگر واقع ہو کوئی بلا تو کوئی حرج نہین ہی قنوت کا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی اسلیئے کہ قنوت پڑھی آپ نے ایک مہینے تک اور اوسمین یہ دعا کرتے رہے رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر پھر چھوڑ دیا اوسکو ایسے ہی ملتقط مین ہی تمام ہوئی عبارت اور حصن حصین مین لکھا ہی و یقنت فی الفجر مس موص وفی سائر صلوة الخمس ان نزل نازلة اذا قال سمع الله لمن حمده فی الرکعة الاخیرة ویؤمن خلفه اور دعاے قنوت پڑھے فجر کی نماز مین روایت کیا ہی اسکو بزار نے اور

اور حاکم نے مستدرک مین اور روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف
مین موقوفًا اور قنوت پڑھے سب پنجگانہ نمازون مین جب آن پڑے بلا
جبکہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ دوسری رکعت مین او رمقتدی آمین کہین
روایت کیا ہی اسکو احمد نے مسند مین اور ابوداؤد نے اپنی سنن مین اور بھی
سنن ابی داؤد مین مرقوم ہی عن ابن عباس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم شہرا متتابعا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وصلوۃ الصبح فی
دبر کل صلوۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الاخیرۃ یدعو علی احیاء من بنی
سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن من خلفہ روایت کیگئی ہی ابن عباس
سے کہ کہا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھے ایک
مہینہ برابر ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین اور نماز فجر مین ہر نماز کی تمامی مین
جب فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ آخر رکعت مین بددعا کرتے تھے ایک گروہ
پر بنی سلیم کے رعل ذکوان عصیہ پر کہ ان لوگون نے شدید ایذائین دی تھین اور
محل خطر کا لست تھا اور جو آنحضرت صلعم کے پیچھے ہوتے یعنی مقتدی آپ کے
وہ آمین کہتے تو اس حدیث سے ثابت ہوا قنوت پڑھنا آنحضرت صلعم کا نماز
پنجگانہ مین دشمنون کے غلبہ کے وقت اور وہ بھی آسمان کی آفتوںمین سے ہی

کیونکہ غالب ہونا اور مغلوب ہونا خدا کے ہاتھہ ہی بشر کی طاقت سے باہر ہی تو علت اسکی عجز ہی اور وہ آفت مین موجود ہی چنانچہ اشباہ و نظائر کی عبارت سے جو پہلے گذر چکی ہی مستفاد ہوتا ہی اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ قنوت بعد رکوع کے تھا اور بھی اسی کتاب سنن ابی داؤد مین لکھا ہی

عن محمد عن انس بن مالك انه سئل هل قنت النبی صلے الله علیه وسلم فی صلوة الصبح فقال نعم فقیل قبل الرکوع او بعد الرکوع قال بعد الرکوع یعنی محمد سے روایت ہی کہ حضرت انس سے مروی ہی کہ اونسے پوچھا گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فجر کی نماز مین قنوت پڑہا ہی یعنی نازلہ مین تو حضرت انس نے فرمایا کہ ہان کہا گیا کہ قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا حضرت انس نے بعد رکوع کے تو حضرت انس نے تصدیق کی آنحضرتؐ کے قنوت پڑہنے کی مراد اونکی تصدیق ہی آپکے قنوت پڑہنے کی نماز فجر مین نازلہ مین جیسا کہ دوسرے حدیث ابوداؤد کی دلالت کرتی ہی عن انس بن

مالك ان النبی صلے الله علیه وسلم قنت شهرا ثم ترکه حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا پھر چھوڑ دیا اور بھی افادہ کیا ہی مجکو میرے ایک مشفق نے

جو صاحب کرامات تھے رحمت کرے اللہ اونپر کہ جب کوئی بلا آسمانی بلاؤن مین کی تمھین پہونچے تو آخر رکعت مین پانچون وقت کی نماز کے قنوت پڑھو اس دعا کے ساتھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقَ وَمَا يَخْلُقُ يَا وَلِيَّ الْاٰلَاءِ وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ صَرِّفْ عَنَّا الطَّعْنَ وَالطَّاعُوْنَ وَالْوَبَاءَ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهِ الْمُجْتَبٰى اور والوبا کے لفظ وبا کے لیے ہو اور دوسرے بلا مین اسکے جگہ اوس بلا کا نام کہے اور بھی وبا کے دور ہونے کے لیئے مسلمانون کا ایک جگہ جمع ہونا اور علیحدہ علیحدہ دوگانہ پڑھنا باہم دعا کرنا بھی مفید و جائز ہی جیسا کہ اشباہ مین **فائدہ** فی الدعاء برفع الطاعون مین ہر قوم ہو فان قلت هل للوباء صلوة قلت هو کالخسوف لما فی منية المفتى قبل الزکوٰة وفی الخسوف والظلمة فی النهار واشتداد الريح والمطر والثلج والافزاع وعموم المرض يصلون وحدانا انتهى ولاشك ان الطاعون من قبيل عموم المرض فيسن له رکعتان فرادی ذکر الزيلعي فی خسوف القمرانه يتضرع کل واحد بنفسه وکذا فی الظلمة الهائلة بالنهار والريح الشديدة والزلازل والصواعق وانتشار الكواكب والضوء الهائل بالليل والثلج والامطار الدائمة وعموم الامراض والخوف الغالب من العدو ونحو ذلك

من الافزاع والاهوال لان كل ذلك من الايات المخوفة انتهى فانقلت هل
يشرع الاجتماع للدعاء برفعه كما يفعله الناس بالقاهرة بالجبل قلت هو
لخسوف القمر وقد قال فى خزانة المفتيين والصلوة فى خسوف القمر
تؤدى فرادى فرادى وكذلك فى الظلمة والريح والفزع لاباس بان
يصلوا فرادى ويدعون ويتضرعون الى ان يزول ذلك انتهى فظاهره
انهم يجتمعون للدعاء والتضرع لانه اقرب للاجابة وان كانت الصلوة
فرادى وفى المجتبى فى خسوف القمر قيل الجماعة جائزة عندنا لكنها ليست
سنة انتهى وفى السراج الوهاج يصلى كل واحد بنفسه فى خسوف القمر
وكذا فى غير الخسوف من الافزاع كالريح الشديدة والظلمة الهائلة
والخوف من العدو والامطار الدائمة والافزاع الغالبة وحكمها حكم خسوف
القمر كذا فى الوجيز وحاصله ان العبد ينبغى له ان يفزع الى الصلوة عند
كل حادثة فقد كان عليه السلام اذا حزبه امر صلى انتهى وذكر شيخ الاسلام
العينى فى شرح الهداية الريح الشديدة والظلمة الهائلة بالنهار والثلج والامطار
الدائمة والصواعق والزلازل وانتشار الكواكب والضوء الهائل بالليل وعموم
الامراض وغيره ملخصه من النوازل والافزاع والاهوال اذا وقعت صلوا وحدانا

وسالوا وتضرعوا وكذا في الخوف الغالب من العدو انتهى وقد صرحوا بالاجتماع
والدعاء بعموم الامراض وقد صرح شارحوا البخاري ومسلم والمتكلمون على
الطاعون كابن حجر بان الوباء اسم لكل مرض عام وان كل طاعون وباء وليس
كل وباء طاعونا انتهى فتصريح اصحابنا بالمرض العام بمنزلة تصريحهم بالوباء
وقد علمت انه يشمل الطاعون وبه علم جواز الاجتماع للدعاء برفعه
لكن يصلون فرادى ركعتين ينوى ركعتي الطاعون
پس اگر کہو تم کیا وبا کے لیے نماز ہی کہتا ہون مین کہ وہ مثل چاند گہن کے ہی
جیسا کہ منیۃ المفتی مین ہی زکاۃ کے بیان کی تھوڑا پہلے اور چاند گہن اور
دن مین تاریکی ہو جانے مین اور آندھی اور شدت سے پانی برسنے اور
برف گرنے اور خوفون مین اور تمام مرضون مین نماز پڑھین لوگ الگ
الگ تمام ہوا کلام منیۃ المفتی کا اور کوئی شک نہین کہ طاعون تمام مرضونکی
قبیل سے ہی تو سنت ہی اوسکے لیئے دو رکعتین بے جماعت پڑھنا اور
زیلعی نے ذکر کیا ہی چاند گہن کی نماز مین ہر ایک شخص تضرع کرے اپنے
جی مین اور ایسے ہی تاریکی ہونے مین دن کو اور سخت آندھی مین اور
زلزلون مین اور کڑک مین اور تارے ٹوٹنے مین اور رات کو ہولناک

روشنی ہوجانے مین اور پانی لگاتار برسنے مین اور عام مرضون مین و خوف
دشمن سے غالب ہونے مین اور مانند انکے خوفناک اور ہولناک چیزین
مین اسلیے کہ یہ کل چیزین خوف دلانے والی خدا کی نشانیون مین سے مین
تمام ہوا کلام زیلعی کا پس اگر کہو تم کیا مشروع ہی جمع ہونا لوگون کا دفع طاعون
کے لیے جیسا لوگ قاہرہ مین پہاڑ پر کرتے ہین کہتا ہون مین کہ وہ مشابہ
چاند گہن کے ہی اور کہا ہی خزانۃ المفتیین مین نماز چاند گہن مین ادا کیجائے
تنہا بے جماعت اور ایسے ہی تاریکی اور اندھیری اور خوف مین کوئی
حرج نہین ہی کہ نماز پڑھین لوگ تنہا بے جماعت اور دعا کرین اور تضرع
کرین یہانتک کہ دفع ہون یہ سب چیزین تمام ہوا کلام خزانۃ المفتیین کا
تو ظاہر کلام کا اسکے یہ ہی کہ لوگ جمع ہووین دعا اور تضرع کے لیے
اسلیے کہ وہ قریب تر اجابت سے ہی اگرچہ نماز تنہا بے جماعت ہو
اور مجتبی مین ہی چاند گہن مین کہا گیا ہی جماعت جائز ہی ہمارے نزدیک لیکن
سنت نہین ہی تمام ہوا کلام مجتبی کا اور سراج وہاج مین ہی نماز پڑھے
ہر ایک بطور خود چاند گہن مین اور ایسے ہی سوائے چاند گہن اور خوفناک
چیزون مین جیسے آندھی اور تاریکی ہولناک اور خوف دشمن سے اور

مینہ لگاتار برسنا اور خوفناک امور جو غالب ہون اور حکم اوسکا چاند گہن کا حکم ہی
وایسے ہی وجیز مین ہی اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ بندہ کو زیبا ہی کہ متوجہ ہو طرف
نماز کے ہر حادثہ مین اسلیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر غلبہ کرتا
تو نماز پڑھتے تمام ہوا کلام سراج وہاج کا اور شیخ الاسلام عینی نے شرح ہدایہ
مین ذکر کیا ہی آندھی اور تاریکی ہولناک دن کو اور برف اور پانی لگاتار اور کڑک
اور زلزلے اور تارے ٹوٹنا اور روشنی ہولناک رات کو اور عام ہونا مرضون کا
اور سوائے اونکے شدتین اور خوفناک اور ہولناک چیزین جب واقع ہون
نماز پڑھین تنہا بے جماعت اور سوال کرین خدا سے اور تضرع کرین اور ایسے ہی
خوف عدو مین جو غالب ہو تمام ہوا کلام عینی کا اور تحقیق تصریح کی ہی شارحون
بخاری اور مسلم اور اون لوگون نے جنھون نے طاعون کے مسئلہ پر کلام
کیا ہی جیسے ابن حجر اس بات کے کہ وبا تام ہی ہر مرض کا اور ہر طاعون وبا ہی
اور ہر وبا طاعون نہین ہی تمام ہوا کلام ابن حجر کا تو تصریح کرنا ہمارے لوگون کا
مرض عام کے جیسا اونکا تصریح کرنا وبا کا ہی اور جانا تمنے کہ یہ طاعون کو بھی شامل
ہی اور اس سے جانا گیا جائز ہونا اجتماع کا رفع طاعون کے لیے کہ نماز
پڑھین تنہا دو رکعت بے جماعت نیت کرین دو رکعت دفع طاعون کی

اوبھی مسنون ہی کہ مسجد مین جب داخل ہو دوگانہ تحیۃ المسجد کا پڑھے مسجد مین
بیٹھنے کے پہلے اور دن بھر مین ایک بار کافی ہی اور اگر ہر بار ادا کرے
تو بہتر ہی اور اگر مسجد مین آتے ہی ادلے فرض مین مشغول ہو تو تحیۃ المسجد
اوسکے ذمہ سے ساقط ہوگئی اور اگر مسجد مین اون وقتون مین جن وقتونمین
کہ نماز مکروہ ہی یا اوس وقت مین کہ جماعت فرض مین کچھہ توقف ہی اور نفل
ادا کرنا مکروہ ہی تو درود اور سبحان اللہ کہنے سے حق مسجد ادا ہو جاتا ہی جیسا
کہ درمختار مین لکھا ہی وندب تحیۃ المسجد وھی رکعتان واداء الفرض وغیرہ وکذا
دخوله بنیۃ الفرض والاقتداء ینوب عنها بلانیۃ وتکفیها لکل یوم مرۃ ولاتسقط
بالجلوس عندنا بحر قلت فی الضیاء عن القوت من لم یتمکن منها لحدث
اوغیرہ یقول نذا بالکلمات التسبیح اربعًا اور سنت ہی تحیۃ رب
المسجد اور وہ دو رکعتین ہین اور فرض کا ادا کرنا اور سوا فرض کا اور
ایسے ہی جانا فرض کی نیت سے یا اقتدا کرنیکی نیت سے قائم مقام
ہوجاتا ہی تحیۃ المسجد کا بغیر نیت کے اور کفایت کرتا ہی ہر دن ایک مرتبہ
اور ساقط نہین ہوجاتا ہی بیٹھہ جانے سے ہمارے نزدیک بحر الرائق سے
نقل کیا گیا ہی کہتا ہون مین یعنی صاحب درمختار کہتے ہین کہ ضیا مین

قوت سے نقل کیا ہی جو شخص نہ پڑھ سکے تحیۃ المسجد بسبب بے وضو ہونیکے
یا سوائے اسکے تو کہے وہ شخص بطریق استحباب کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار اور جامع الرموز مین نفلون کے بیان مین
لکھا ہی والرابعۃ رکعتان اواربع وھی افضل لتحیۃ المسجد الا اذا دخل فیہ بعد
الفجر اوالعصر فانہ یسبح ویھلل ویصلی علیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فانہ حینئذ
یودی حق المسجد کما دخل للمکتوبۃ فانہ غیر مامور بھا حینئذ کما فی
التمرتاشی اور چوتھی نماز نفل کی دو رکعت یا چار رکعت ہ اور چار رکعت
افضل ہی تحیۂ مسجد کے ہی مگر جبکہ داخل ہو مسجد مین بعد فجر کے یا بعد عصر کے
تو وہ تسبیح کرے اور کلمہ پڑہے اور درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
جب ایسا کریگا تو اوسپر سے حق مسجد کا ادا ہو جائیگا جسطرح کہ حق مسجد کا
ادا ہو جاتا ہی فرض نماز پڑھنے کی غرض سے داخل ہونے سے اس لیئے کہ
وہ اسوقت تحیۃ المسجد پڑہنے کا مامور نہین جیسا کہ تمرتاشی مین ہی اور سُنن
ابی داؤد مین مروی ہی عن ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس ابو قتادہ سے
روایت کیا گیا ہی کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جب کوئی تم مین کا مسجد مین آوے تو اوسکو چاہیئے کہ دوگانہ قبل بیٹھنے کے
پڑھے اس جگہ امر ایجابی نہین ہی اسواسطے کہ کسی صحابی سے اسکے واجب
ہونے کا قائل ہونا صحت کو نہین پہونچا ہی بلکہ ثابت نہین ہوا ہی تو استحباب
باقی رہا واللہ اعلم اور بھی مکروہ ہی مسجد مین دنیاوی کلام کرنا اور شعر پڑھنا
جو خدا اور رسول ع کے ذکر سے اور نصائح سے خالی ہو اور مکروہ ہی آواز بلند
کرنا مگر غیر فقیہ کو اور غیر معتکف کو مسجد مین کھانا کھانا مکروہ ہی اوس شخص کو جو
وسی شہر مین رہتا ہو اور بھی مکروہ ہی پیاز کچی کھاکر مسجد مین آنا اور ایسے ہی
ہر چیز بدبودار ہی مثل لہسن وغیرہ کے اور منہ سے بدبو دور کرنے کے بعد
مسجد مین آنا جائز ہی اور بھی غیر معتکف کو خرید و فروخت کسی چیز کی مسجد مین مکروہ
ہی اور سوال کرنا مسجد مین حرام ہی اور کسی مانگنے والے کو دینا مسجد مین مکروہ
ہی جیسا کہ درمختار مین لکھا ہی اخر باب مایفسد الصلوة ومایکرہ فیہا کے
احکام مسجد کے فروع مین ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء وقیل ان
تخطا وانشاد ضالة او شعر الا ما فیہ ذکر ورفع صوت الا للمتفقہ والوضو
الا فیما اعد لذلک وغرس الاشجار الا لنفع کتقلیل نز ویکون للمسجد
واکل ونوم الا لمعتکف وغریب ودخول اکل نحو ثوم ویمنع منہ

وکذا اکل موذ ولو بلسانہ وکل عقد الا لمعتکف بشرطہ والکلام المباح

وقیدہ فی الظہیریۃ بان یجلس لاجلہ لکن فی النہر الاطلاق اوجہ

اور مسجد مین سوال کرنا حرام ہی اور دینا مکروہ ہی اور کہا گیا ہی جبکہ لوگون کو پھاند کر
جا کر دے اور مکروہ ہی گم شدہ چیز کا اوسمین ڈھونڈھنا اور شعر پڑھنا وہ کہ جسمین ذکر نہو
اور بلند کرنا آواز کا مگر مسئلہ بتلانے کو اور وضو کرنا مگر اوس جگہ جو وضو کرنے
لیے بنائی گئی ہی اور درخت بونا مگر کسی کے نفع کے لیے اور کھانا کھانا اور
سونا مگر معتکف اور مسافر کو اور لانا مسجد مین لہسن کے مثل کھانے کی چیز کا
اور ممانعت کی جائے اس سے اور ایسے ہی ہی ہر اذیت دینے والی چیز
اگرچہ زبان سے ہو اور ہر عقد مگر واسطے معتکف کے اوسکے شرط کے
ساتھ اور کلام مباح اور قید بیان کی ہی ظہیریہ مین باین طور کہ بیٹھے وہ
اوسکے لیے لیکن نہر مین ہی کہ مقید نہ کہنا خوب ہی اور لیکن اعتکاف کرنیوالیکو
مباح ہی مسجد مین کھانا اور سونا اور خرید و فروخت کرنا اپنے لیے اور
اپنے عیال کی مصلحت کے لئے بغیر نیت تجارت کی بے لائے اوس چیز کے
جو بیچی جاتی ہی اور مسافر کو کھانا اور سونا مسجد مین مباح ہی جیسا کہ درمختار
مین اعتکاف کے باب مین ہی ورخص لمعتکف باکل وشرب ونوم وعقد احتاجہ

الیه لنفسه او عیاله فلو لتجارة کره کبیع و نکاح و رجعة فلو خرج لاجلها فسد
بعدم الضرورة ذکره ای تحریما لانها محل طلا قهم بحر احضار مبیع فیه کما کره فیه
مبایعة غیر المعتکف مطلقا للنهی و کذا اکله و نومه الا لغریب اشباه

اور رخصت دیا گیا ہی اعتکاف کرنیوالا کھانے اور پینے اور سونے کے
اور اوس عقد کی جسکی احتیاج اوسکو لپنے لیے یا اپنے عیال کے لیے ہو اسپر
اگر تجارت کے لیے ہی تو مکروہ ہی جیسے اجازت دیا گیا ہی خرید و فروخت اور نکاح
اور رجعت طلاق کی (پس اگر معتکف نکلا اسلیے تو اعتکاف فاسد ہو جائیگا عدم ضرورت
کیوجہ سے اور مکروہ ہی مراد مکروہ تحریمی ہی اسلیئے کہ یہ جگہ اسکے مطلق بولنے کی
ہی جیسا کہ بحر مین ہی لانا مبیع کا مسجد مین جیسا مکروہ ہی خرید و فروخت کرنا
غیر معتکف کو مطلقا بسبب نہی آنحضرت ؐ کے اور ایسہی کھانا اوسکو اور سونا
مگر مسافر کو جیسا کہ اشباہ مین ہی اور بھی مستحب ہی نماز لیلۃ البرات کی ادا کرنا اور
نماز رغائب کا پڑھنا عین العلم مین مرقوم ہی باب اول مین جو اوراد کے
بیان مین ہی و یحافظ الرواتب و کل ما ورد فضله کصلوة الرغائب
ولیلة النصف من شعبان وهی مائة رکعة بالاخلاص الف مرة وکانوا یواظبون
علیها جیسے نماز رغائب کی اور شب پانزدہم شعبان کی وہی نماز سو رکعت ہی

ساتھ ہزار بار قل ہو اللہ کے اور مشائخ ہمیشہ پڑھتے رہے اسکو اس عبارت سے عین العلم کی معلوم ہوتا ہی کہ طریقہ نماز برات کا اور نماز غائب کا یکسان ہی کہ سو رکعت مین دس دس بار قل ہو اللہ پڑھے لیکن شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے رسالۂ ماثبت من السنہ مین مختلف طریقے ذکر کیے ہین چنانچہ ماہ رجب کے بیان مین لکھا ہی طریقہ نماز رغائب کا اس عبارت سے

وقد ذکر صاحب جامع الاصول فی کتابہ حدیثا من کتاب رزین مع ان موضع ذلک الکتاب جمع احادیث الکتب الستۃ المسماۃ بالصحاح الست واذلم نجدہ فی ھذہ الکتب حدیثا فی ذلک اوردہ من کتاب اخر استیفاء او تکمیلا وقال عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صلوۃ الرغائب وھی اول لیلۃ جمعۃ من رجب فصلی فی ما بین المغرب والعشاء ثنتی عشر رکعۃ بست تسلیمات کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب والقدر ثلثا وقل ھو اللہ احد ثنتی عشرۃ مرۃ فاذا فرغ من صلوتہ قال اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ بعد ما یسلم سبعین مرۃ ثم یسجد سجدۃ ویقول فی سجودہ سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح سبعین مرۃ ثم یرفع راسہ ویقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت العلی

الاعظم وفی اخری الاعز الاکرم سبعین مرة ثم یسجد ویقول مثل ما قال فی السجدة الاولیٰ ثم یسال وھو ساجد حاجته فان الله لا یرد سائله قال صاحب جامع الاصول وھذا الحدیث مما وجدته فی کتاب رزین ولم اجده فی واحد من الکتب الستة والحدیث مطعون فیه یعنی ذکر کیا صاحب جامع اصول نے اپنی کتاب مین ایک حدیث کتاب رزین سے باوجودیکہ وضع اس کتاب کی اون احادیث کے جمع کرنیکے لیے ہے جو اون چھ کتابون مین ہو جنکو صحاح ستہ کہتے ہین جب رزین ان چھ کتابونمین کوئی حدیث نہین پاتے ہین کسی باب مین تو دوسری کتاب سے حدیث نقل کرتے ہین مطلب پورا کرنے کے لیے اور اپنی جامع کو کامل بنانے کے لیے اور کہا رزین نے کہ مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے بہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صلوۃ رغائب کا اور وہ ماہ رجب کے اول جمعہ کی رات ہے پس ادا کرے درمیان نماز مغرب وعشا کے بارہ رکعت چھ سلام سے ہر رکعت مین سورۂ فاتحۃ الکتاب یعنی الحمد اسکی کوئی تعداد نہین ذکر کی تھی ایک بار یعنی دنیا پاتیسہ انہما ورنہ زون سے اور سورۂ قدر یعنی انا انزلنا تین بار اور قل ھو اللہ احد بارہ بار جب نماز سے فارغ ہو تو

بعد سلام کے کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ ستر بار پھر سجدہ کرے اور کہے سجدہ مین سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ پھر سجدہ سے اوٹھے اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ اور دوسری روایت مین بجاے العلی الاعظم کے اَلْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وارد ہوا ہی اس دعا کو یعنی رب اغفر لی سے آخر تک ستر بار پڑھے پھر سجدہ کرے اور کہے جیسا کہ پہلے سجدہ مین کہا تھا یعنی سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح پھر طلب کرے خدا سے حالت سجدہ مین اپنی حاجت کو تو تحقیق خدا پھیرتا نہین ہی اس راہ کے مانگنے والے کو صاحب جامع الاصول نے کہا کہ اس حدیث کو کتاب رزین مین مین نے پایا ہی اور کسی کتاب مین کتب ستہ سے نہین پایا ہی اور حدیث مطعون فیہ ہی اور لفظ مطعون علامات سے ضعف کی ہی لیکن چونکہ یہ حدیث باب اعمال مین ہی مقبول اور معمول ہوگی جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی نے مقدمہ شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہی اور جب حدیث ضعیف تعدد طرق کی وجہ سے حسن کے مرتبہ تک پہونچ جاے تو قابل حجت ہی اور جو مشہور ہی کہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف معتبر ہی اور سواے اعمال کے نہین معتبر ہی مفردات حدیث کی مراد ہین نہ مجموع کہ وہ تعدد طرق کی وجہ سے

حسن مین داخل ہی نہ ضعیف اس مضمون کی تصریح ائمہ حدیث نے کی ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ حدیث کا ضعف اگرچہ بوجہ وحفظ بعض راویون کے
ہو یا اختلاط یا تدلیس کے سبب سے ہو باوجود صدق و دیانت کے درست ہوجاتا
ہی تعدد طرق کیوجہ سے اور اگر اتہام کذب راوی کی وجہ سے ہو یا شاذ ہونے
یا خطا فاحش کیوجہ سے ہو اگرچہ تعدد طرق رکہتا ہو درست نہو گا اور حدیث پر
ضعف کا حکم کیا جائیگا اور وہ فضائل اعمال مین معمول ہی تمام ہوا کلام شیخ دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا حاصل یہ ہی کہ احادیث ضعیفہ جس جہت کی ہون فضائل
اعمال مین مقبول اور معمول ہین تو نماز غائب کا پڑھنا اولی اور معمول بہ ہی واللہ
اعلم اور بھی شیخ عبدالحق محدث دہلوی بہجۃ الاسرار سے نقل کرتے ہین کہ نقل
کیگئی ہی حضرت شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق قدس اسرارہما سے فرماتے
تھے کہ شیخ بقا جو اوس وقت کے عارفون مین سے تھے سویرے روز جمعہ پانچوین رجب
سنہ ۵۴۳ھ پانسو تینتالیس مین ہمارے والد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ
تعالی عنہ کے مدرسہ مین آئے اور ہم سے کہا کیون نہین پوچھتے ہو سبب
میرے سویرے آنے کا آج کے روز تحقیق دیکھا مین نے اس رات ایک نور
کہ روشن کیے ہوئے ہی تمام کنارون کو اور گھیرے ہوئے ہی ہر صنف وجود کو

اور دیکھی مین نے رازداروں کے راز بعض وہ راز ہین کہ ملے ہوئے ہین اوس نور کے ساتھہ اور بعضے
وہ ہین کہ جنکو روکنے والا روکے ہی ملنے سے اوس نور کے اور ملا نہین
کوئی راز اوس نور سے مگر دوچند ہوگیا نور اوس راز کا یعنی جس راز نے اوس
نور سے اتصال پایا اوس نور کے طفیل سے روشنی اوسکی دوبالا ہوگئی تو ڈھونڈھا
مین نے سرچشمہ اوس نور کا تو ناگاہ وہ نور تھا کہ نکلا تھا شیخ عبدالقادر سے پس
قصد کیا مین نے اوسکی حقیقت حال کے کشف کا تو ناگاہ وہ نور اونکا شہود
تھا کہ باہم متقابل ہوا تھا اونکے قلب کے نور کے ساتھہ اور متداخل ہوئے تھے
وہ دونون نور اور منعکس ہوئی تھی روشنی دونون نورونکی حضرت ہٰذٰ کے آئینہ
حال پر اور متصل ہوئی تھین شعاعین اونکی جو متداخل تھین آنحضرت رضی اللہ
عنہ کے مقام جمعیت سے بوصف اونکے تفرقہ کے کہ یہ دونون مقام
عارفون کے ہین پس روشن ہوا اون شعاعون سے جہان اور کوئی فرشتہ
نہین رہا کہ اوترا ہوا اوس شب اور اوسنے اونکا مصافحہ نہ کیا ہوا ور نام اون
فرشتونکا نزدیک اونکے یعنی مشائخ طریقت کے شاہد و مشہود ہی اور کہا اون
دونون صاحبزادون نے یعنی شیخ عبدالوہاب و شیخ عبدالرزاق قدس اللہ
اسرارہما نے پس آئے ہم حضرت رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا ہمنے اونسے

کہ کیا آپ نے آجکی شب نماز غائب ادا کی تو آپ نے یہ شعر فرمائے کہ جو دلالت
کرتے ہین ادا کرنے پر آپکی نماز رغائب کو اور فضائل پر اس نماز کے چنانچہ
تمامی عبارت شیخ کی اس جگہ مین ذکر کرتا ہون اوسمین وہ شعر بھی آتے ہین
عبارت شیخ کی رسالۂ مذکورہ مین یہ ہی وقد وقع فی کتابہ بھجة الاسرار ذکر لیلة
الرغائب فی ذکر سیدنا وشیخنا القطب الربانی والغوث الصمدانی الشیخ محی الدین
عبد القادر الحسنی الجیلانی قال اجتمع المشایخ وکانت لیلة الرغائب الی اخر ما ذکر
من الحکایة وذکر ایضا انہ نقل عن الشیخین القدوتین الشیخ عبد الوہاب
والشیخ عبد الرزاق انہما قالا تبکر الشیخ بقا ابن بطو صبیحة یوم الجمعة
الخامس من رجب سنة ثلث واربعین وخمسمائة الی مدرسة والدنا
الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللّٰہ عنہُ وقال لنا الا تسألونی عن
سبب بکوری الیوم انی رایت البارحة نورا اضاءت بہ الافاق وعم
اقطار الوجود ورایت اسرار ذوی الاسرار فمنہا ما یتصل بہ ومنہا
ما یمنعہ مانع من الاتصال بہ وما اتصل بہ سر الا تضاعف نورہ فتطلبت
ینبوع ذلک النور فاذا ہو صادر عن الشیخ عبد القادر فاردت
الکشف عن حقیقتہ فاذا ہو نور شہود قابل نور قلبہ وتناوح

هذا ان النور ان وانعكس ضيائهما علے مرآة حاله واتصلت اشعته المتقادحات من محط جمعه الی وصف تفرقته فاشرق بها الکون ولم یبق ملک نزل اللیلة الا اتاه وصافحه واسمه عندهم الشاهد والمشهود قال فاتیناه رضی الله عنه وقلنا له اصلیت اللیلة صلوة الرغائب فانشد شعرا

اذا نظرت عینی وجوه حبائب	فتلک صلوتی فی لیالی الرغائب
وجوه اذا ما اسفرت عن جمالها	اضاءت بها الاکوان من کل جانب
ومن لم یوف الحب ما یستحقه	فذاک الذی لم یات قط بواجب

ترجمہ اسعار کا یہ ہی میری آنکھ نے جب دیکھا محبوبون کا چہرہ یعنی چشم دل نے میرے جب چہرہ محبوب حق کا دیکھا یعنی میری نظر عبادت حق پر ہی ضعف و وقوت راویون سے مین غرض نہین رکھتا ہون جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال مین معتبر ہی یا مراد وجوہ حبائب سے احادیث رسول خدا ہین کیونکہ عاشق نبی کے لیئے قول بھی نبی کا معشوق ہی جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث رحمہ اللہ احوال حدیث کے رسالے مین جو اونکا تصنیف کیا ہوا ہی لکھتے ہین شعر

اهل الحدیث هم اهل النبی وان	لم یصحبوا انفسه انفاسه صحبوا

یعنی حدیث والے اہل نبیؐ ہین اگرچہ اونھون نے ذات نبی اطہرؐ کی صحبت نہین
پائی مگر انفاس مطہرہ کی صحبت اوٹھائی ہی اسلیے کہ لفظ جمع حبائب دلالت
کرتی ہی اسپر بس اسی سبب سے یہ ثمرہ میری نماز پڑہنے کا ہی شبون مین رغائب کے
(جوکہ شیخ بقا سے تمنے سُنا اور لفظ جمع لیالی الرغائب اشارہ ہی اس بات کی
طرف کہ حضرت رضی اللہ عنہ ہمیشگی پر کیتے تھے صلوۃ الرغائب کی ہمنہ ہین
کہ جب روشن ہوتے ہین اپنے جمال سے روشن ہو جاتا ہی اون چہرون کے
نور سے تمام جہان ہر طرف (یعنی جس کسی کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
احادیث معلوم ہوتے ہین اور توفیق عمل کی ہوتی ہی کیفیت عشق سے
اور کشف حق سے فائز ہوتا ہی اور تمام جہان آئینہ ہو جاتا ہی اور جو کوئی محبوب
کے ساتھ اوسکے حق کو ادا نکرے تو وہی شخص ہی کہ نہین ادا کیا اوسنے
کبھی کسی واجب کو (یعنی ہر عاشق پر تعمیل اوسکے معشوق کے حکم کی واجب
ہی اور بہی رسالہ ماثبت من السنۃ مین مرقوم ہی احوال شہر شعبان مین مقالہ
ثانیہ مین و مما یروی من الصلوۃ فی ہذہ اللیلۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ النصف من شعبان
قام فصلی اربع عشرۃ رکعۃ ثم جلس بعد الفراغ [illegible]

بام الکتاب اربع عشرۃ مرۃ وقل هو الله احد اربع عشرۃ مرۃ وقل
اعوذ برب الفلق اربع عشرۃ مرۃ وقل اعوذ برب الناس اربع عشرۃ
مرۃ وایۃ الکرسی مرۃ ولقد جاءکم رسول من انفسکم الایۃ فلما فرغ من صلوتہ
سألت عما رأیت من صنعہ قال من صنع مثل الذی رأیت کان کعشرین حجۃ
مبرورۃ وصیام عشرین سنۃ مقبولۃ فان اصبح فی ذلک الیوم صائما کان لہ
کصیام سنتین سنۃ ماضیۃ وسنۃ مقبلۃ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال
یشبہ ان یکون هذا الحدیث موضوعا وفی روایتہ مجهولون وهو منکر واخرجہ
الجوزقانی فی الاباطیل وابن الجوزی فی الموضوعات وقال موضوع واسنادہ مظلم

جو کچھ مروی ہی احوال شب پندرہوین شعبان مین روایت ہی حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب
نصف رمضان مین کہ قیام کیا آپ نے پس پڑھی نماز چودہ رکعت پھر بیٹھے
بعد فراغ نماز کے پھر پڑھا آپ نے ام کتاب یعنی الحمد چودہ بارا اور قل ہو اللہ
چودہ بارا اور قل اعوذ برب الفلق چودہ بارا اور قل اعوذ برب الناس چودہ بار
اور آیۃ الکرسی ایک بارا اور لقد جاءکم رسول آخر آیت تک پھر جب فارغ
ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے مین نے پوچھا اوس فعل کو

جو آنحضرتؐ سے مین نے دیکھا تھا فرمایا جو کوئی مثل اسکے کرے جو تمنے
دیکھا مانند ہیں حج مقبول کے اور مانند بیس سال روزہ مقبول کے ہی پس
اگر اوس دن صبح کو روزہ رکھا تو اوسکو مانند دو سال کے روزون کے
ثواب ہی ایک سال گذرا ہوا ایک سال آنے والا اس حدیث کو روایت کیا
ہی بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا کہ معلوم ہوتی ہی یہ حدیث موضوع اور
روایت ہین اوسکی مجہول الاحوال مین حالانکہ یہ حدیث منکر ہی یعنی ضعیف
اور لائے ہین اسکو جوزقانی اباطیل مین یعنی اون حدیثون مین جو کہ جھوٹ
ہین اور ابن جوزی نے اسکو ذکر کیا ہی موضوعات مین اور کہا یہ حدیث
موضوع ہی اور اسناد اسکی تاریک ہی بیہقی کی تقریر سے مستفاد ہوتا ہی کہ
یہ حدیث موضوع نہین لیکن ضعیف ہی کیونکہ منکر ایک قسم ہی ضعیف کی
جسکا مقابل راجح ہی جیسا کہ شیخ عبد الحق نے مقدمہ شرح مشکوۃ مین
لکھا ہی کہ منکر وہ حدیث ہی کہ اوسکو روایت کیا ہو ضعیف راوی نے مخالف
اوس شخص کے کہ ضعف مین اس راوی سے وہ کمتر ہو اور منکر کا مقابل
معروف ہی تو منکر اور معروف دونون مین راوی ضعیف ہین ایک زیادہ
ضعیف دوسرے سے پس مفہوم ہوا کہ دوسری حدیث اس باب مین موجود ہی

کہ اس پر راجح ہی اور بجز روایت صدگانہ ہر رکعت مین دس دس بار سورۂ اخلاص
سے کوئی حدیث وارد نہین ہوئی ہی جیسا کہ اسی رسالہ ماثبت من السنۃ مین
لکھا ہی وفی تنزیۃ الشریعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ حدیث علی رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی من صلی مائۃ رکعۃ فی لیلۃ النصف
من شعبان یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد عشر
مرات الحدیث اخرہ ویامر الکاتبین ان لا تکتبوا علی عبیدی سیئۃ
واکتبوا لہ الحسنات الی ان یحول علیہ الحول ومن صلی ھذہ الصلوۃ فالرب
یجعل لہ نصیبا من عبدۃ تلک اللیلۃ قال ابن الجوزی فیہ مجاھیل وضعفاء
تنزیہ الشریعۃ مین لائے ہین حدیث علی رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ای علیؓ جو کوئی پڑھے سو رکعت شب نصف مین یعنی پندرھوین
شب مین شعبان کی ہر رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ احد دس بار تو پوری
حدیث تک کہ آخر اوسکا یہ ہی اور فرماتا ہی اللہ تعالی اعمال لکھنے والون سے
کہ لکھو میرے بندے کے لیے اوسکی نیکیان ایک سال کے گذرنے تک
اور نہ لکھو میرے بندے کے نام پر کوئی بدی اور جو شخص کہ پڑھے یہ نماز تو
پروردگار اس شب کے تمام عابدون کا حصہ اوسکے لیے کردیتا ہی یعنے

اوسکے لیے عبادت تمام شب کی لکھوا تا ہی کہا ابن جوزی نے اس حدیث مین
مجہول الحال راوی ہین اور ضعیف الاعتبار ہین یعنی یہ حدیث ضعیف ہی
اور لانا صاحب تنزیہ الشریعہ کا اس حدیث کو موضوعات مین اس سبب سے
ہی کہ روایت اسکی صحت کو نہین پہونچی ہی اسواسطے کہ مشائخ کبار صوفیہ سے
ادا کرنا اسکا مروی ہوا ہی اگر یہ موضوع ہوتی تو ہرگز وہ حضرات تعمیل اسکے ساتھ
نہ کرتے اور بیہقی نے چاردہ گانہ کو منکر لکھا ہی اور مقابل اوسکے کوئی حدیث
دوسری سوائے اسکے پائی نہین گئی تو معلوم ہوا کہ یہ حدیث معروف اور
راجح ہی طریق چاردہ گانہ پر اور بہت اچھا اور زیادہ بہتر یہ ہی کہ پہلے سو
بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد اوسکے ہر رکعت مین چودہ چودہ بار پڑھے
جمع کرکے دونون روایتون کو اور بھی چاہیئے کہ نماز کی فراغت کے بعد
دو سجدے کرے پہلے مین سَجَدَ لَكَ خَيَالِي وَسَوَادِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي
فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اور دوسرے سجدہ مین پڑھے
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا
اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ

أَخِي دَاؤُدُ أُعَفِّرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقَّ لَهُ أَنْ يُسْجَدَ

اسکے بعد سر اوٹھائے اور پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا

لَا فَاجِرًا وَلَا شَقِيًّا جیسا کہ اسی کتاب ماثبت من السنۃ میں مکتوب ہی عن

عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانت لیلۃ النصف من شعبان لیلتی وکان رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم عِنْدِيْ فَلَمَّا كَانَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَدْتُهُ فَاَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ

النِّسَاءَ مِنَ الْغَيْرَةِ فَتَلَفَّفْتُ بِمِرْطِيْ اَطْلُبُهُ فِيْ حُجَرِ نِسَائِهِ فَلَمْ اَجِدْهُ فَانْصَرَفْتُ اِلٰى حُجْرَتِيْ

فَاِذَا اَنَا بِهٖ كَالثَّوْبِ السَّاقِطِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سَجَدَ لَكَ خَيَالِيْ وَسَوَادِيْ وَاٰمَنَ

بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اغْفِرِ الذَّنْبَ

الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ عَادَ

سَاجِدًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ

مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ

دَاؤُدُ اُعَفِّرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَلَا شَقِيًّا ثم انصرف

ودخل معي في الخميلة ولی نفس عال فقال ما ھذا النفس یا حمیراء فاخبرته

فطفق یمسح بیدیہ علی رکبتی ویقول ویس ہاتین الرکبتین ما لقیتا

فی هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان ینزل الله فیها الی السماء الدنیا

فیغفر لعباده الا المشرك والمشاحن رواه البیهقی

مروی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ شب نصف ماہ کی یعنی پندرھوین

شعبان کی میری تھی یعنی اوس شب باری میرے یہان آنحضرت صلعم کے تشریف

رکھنے کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے پھر جب بیچ شب

ہوئی یعنی آدھی رات گذری گم کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

یعنی آنحضرت کو نہ پایا پس پکڑا مجکو عورتون کی غیرت نے تو اوڑھی مین نے

گلیم اپنی اور بی بیون کے حجرون مین آنحضرت صلعم کو مین ڈھونڈھنے چلی پس

نہ پایا مین نے آنحضرت صلعم کو پھر لوٹی مین اپنے حجرے کی جانب ناگاہ دیکھا مین نے

آنحضرت صلعم کو مثل پڑے ہوے کپڑے کے یعنی سجدے مین پڑے ہوے

حالانکہ فرماتے تھے سجدے مین سجد لک خیالی وسوادی وامن بک

فؤادی فهذه یدی وما جنیت بها علی نفسی یا عظیم یرجی لکل عظیم اغفر

الذنب العظیم سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره

پھر سجدہ کیا آپ نے اور کہا اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک

من عقابک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی

نَفْسِكَ اَقُولُ كَمَا قَالَ اَخِي دَاوُدُ اَعْفِرُ وَجْهِي فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِي وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يَسْجُدَ
اور ہم امتیون کو علے نفسک تک پڑھنا چاہیئے کہ اقول مین آخر تک
اپنے فرمانے کی تشبیہ دی ہی آنحضرت صلعم نے حضرت داؤد کے فرمانے کے
ساتھ اور ظاہر ہی کہ ہمارا کہنا انبیا کے کہنے کے برابر ہرگز نہین ہوسکتا
اسلیئے کہ انبیا معصوم ہین اور بھی اس عبارت مین لفظ اخی کہ چاہتی ہے
برابری کو وارد ہوا ہی اور ہم لوگ دعوی برابری کا انبیا کے ساتھ نہین کرسکتے
ہین مترجم کہتا ہی آخر زمانہ مین حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ اوس
دعا کو تعلیم فرماتے تھے تو یہان پر اخی سے اخوت اسلام مراد ہوگی
واللہ اعلم اور بھی اسی رسالۂ ماثبت من السنۃ مین حضرت عایشہ رضی اللہ
عنہا سے علے نفسک تک اختصاراً بھی مروی ہی جیسا کہ اس شب مین
زیارت قبور کرنے کے بیان مین آئیگا انشاء اللہ تعالی پھر آنحضرت صلعم نے
دوسرے سجدے سے سر اوٹھایا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا تَقِيًّا
مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَّلَا شَقِيًّا پھر پلٹے یعنی نماز سے فراغت پاکر میری
چادر مین تشریف لائے اوس حال مین کہ میری سانس چڑھتی تھی یعنی
ڈھونڈھنے کی مشقت سے حضرت عائشہ رض کی سانس چڑھتی تھی تو فرمایا

آپ نے جلدی جلدی سانس لینا کسو جہ سے ہی ای حمیرا (حضرت عائشہ کا نام ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے رکھا تھا) تو اطلاع کی مین نے آپکو اپنے حال سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھون سے میری رانونکو ملنے لگے اور فرماتے تھے ویس (یہ کلمہ ہی کہ رحمت ومحبت کے حال مین اہل عرب کہتے ہین قاموس مین ہی ویس کلمۃ تستعمل فی موضع رافۃ واستملاح للصبی انتہی یعنی ویس کلمہ ہی کہ استعمال کیا جاتا ہی رافت کی جگہ اور بچے کے پیار کی جگہ تمام ہوا قول صاحب قاموس کا) یہ دونون رانون ہین کہ نہین ملے اس شب مین کہ شب آدھی ماہ شعبانکی ہی کہ اوترتا ہی خدا اس شب آسمان دنیا کی طرف پس بخشتا ہی اللہ بندون کو اپنے سوائے شرک کرنے والے کے کہ صفات خدا مین اور اوسکی عبادت مین دوسرے کو شریک کرتا ہی اور مشاحن بشین معجمہ وحا مہملہ مبتدع تارک جماعت قاموس مین ہی شحن السفینۃ کمنع والمشاحن المذکور فی الحدیث صاحب البدعۃ التارک للجماعۃ یعنی شحن مثل منع کے ہی اور مشاحن جو حدیث مین مذکور ہی صاحب بدعت اور تارک جماعت کے معنی مین ہے یعنی اون دونون فرقون کے سوائے سب اپنے بندون کو بخشتا ہی اسکو بیہقی نے روایت کیا ہی اور بخشی

شب برات مین بہتر ہی کہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ
سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا
صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِقَضَآئِكَ
جیسا کہ رسالہ ماثبت من السنہ مین لکھا ہی قال الشیخ الامام العارف
باللہ ابی الحسن البکری رحمۃ اللہ علیہ ومن اولی ما یدعی بہ فی ھذہ
اللیلۃ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لورود ذلک
فی لیلۃ القدر وھذہ افضل اللیالی بعدھا کما مر ومن اولی ما یدعی بہ ما رواہ جمع
بسند لا باس بہ عن ابی بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اھبط
آدم الی الارض طاف اسبوعا بالبیت وصلی خلف المقام رکعتین ثم قال اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ
اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرَضِّنِيْ بِقَضَآئِكَ فاوحی اللہ الیہ یا آدم انک دعوتنی بدعاء فاستجبت لک

امیر

ولن یدعونی به حد من ذریتک بعدک الا استجبت له وغفرت له ذنبه وفرجت همه
وغمه واتجرت له من وراء تجارة کل تاجر واتته الدنیا وهی راغمة وان کان لا یریدها

یعنی کہا شیخ امام عارف باللہ ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے بہتر
دعا جو اس شب مین مانگی جاے اللھم انک عفو آخر تک ہی اسواسطے کہ
وارد ہوئی ہی یہ لیلۃ القدر مین اور یہ رات تمام راتون سے افضل بعد لیلۃ القدر
کے ہی جیسا کہ گذرا اور سب سے بہتر دعا جو اس شب مین مانگی جاے وہ ہی
جسکو روایت کیا ہی ایک گروہ نے ایسی سند سے جسمین کوئی حرج نہین وہ وہی
ہی ابی برزہ سے کہا اونھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب حضرت آدم ع زمین پر اوترے سات بار طواف کیا اونھون نے
کعبہ کا اور دو رکعت نماز پڑھی مقام ابراہیم ع کے پیچھے پھر کہا اللھم انک
تعلم سری آخر تک پھر وحی کی خدا نے آدم کی جانب کہ تمنے دعا کی
مجھسے جسکو مین نے قبول کیا تمھارے لیے اور ہرگز ہرگز نہ دعا کریگا مجھسے
کوئی اس دعا کے ساتھ تمھاری ذریت سے بعد تمھارے مگر قبول کرونگا
مین اوسکے لیے اور بخشونگا مین گناہ اوسکے اور کھول دونگا اوسکے
ہم اور غم اور جب تجارت ہر تاجر کی ختم ہو جائیگی تو مین اوسکے لیے تجارت کرونگا

طور آویگی اوسکے پاس دنیا درحالیکہ منہ پھیرنے والی ہوگی اگرچہ وہ ارادہ
اوسکا نہ کرے اور بھی زیارت کرنا قبرونکی اور اہل قبور کے لیے مغفرت چاہنا
اس رات مسنونات فعلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جیسا کہ شیخ
عبدالحق دہلوی نے رسالہ ماثبت من السنہ مین لکھا ہی ومما ثبت من فعلہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی المقبرۃ لیلۃ النصف لیستغفر للمؤمنین والمؤمنات
والشہداء عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فوضع عنہ ثوبیہ ثم لم یستتم ان قام فلبسہما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ ظننت
انہ یاتی بعض صویحباتی فخرجت اتبعہ فادرکتہ بالبقیع الغرقد یستغفر للمؤمنین
والمؤمنات والشہداء فقلت بابی انت وامی انت فی حاجۃ ربک وانا فی حاجۃ الدنیا
فانصرفت فدخلت فی حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ماہذا النفس یا عائشۃ فقلت بابی انت وامی اتیتنی فوضعت
ثوبیک ثم لم تستتم ان قمت فلبستہما فاخذتنی غیرۃ شدیدۃ وظننت
انک تاتی بعض صویحباتی حتی رایتک بالبقیع تصنع ما تصنع فقال یا عائشۃ
اکنت تخافین ان یحیف اللہ علیک ورسولہ بل اتانی جبرئیل فقال ہذہ
اللیلۃ لیلۃ النصف من شعبان وللہ فیہ عتقاء من النار بعدد شعر غنم کلب

لاینظر اللہ فیہا الی مشرک ولا الی مشاحن ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل ولا الی
عاق والدیہ ولا الی مدمن خمر قالت فوضع ثوبیہ فقال یاعائشۃ تاذنین لی
ہذہ اللیلۃ فقلت نعم بابی انت وامی فقام فسجد طویلا حتی ظننت ان قبض
فقمت التمسہ ووضعت یدی علی بطن قدمیہ فتحرک ففرحت وسمعتہ
یقول فی سجودہ اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک
واعوذ بک منک جل وجہک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی
نفسک فلما اصبح ذکرتہن لہ فقال یاعائشۃ تعلمیہن وعلمیہن فان جبرئیل
علمنیہن وامرنی ان اردد ہن فی السجود رواہ البیہقی
مروی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تشریف لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین پھر آپ نے اپنے بدن پر سے دونون
کپڑے اوتارے یعنی عمامہ اور قمیص یا عمامہ اور ردا کو جو کچھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت پہنے تھے پھر آرام فرمانے کے قصد سے پانون
اپنے پھیلائے نہ تھے کہ کھڑے ہوے اور کپڑے دونون اپنے آپ نے
پہنے پس لیا مجکو غیرت نے گمان کیا مین نے کہ آنحضرت صلعم میرے ہمجنسون
مین سے کسی کے پاس گئے ہین یعنی اپنی بیبیون مین سے کسی کے پاس

پھر مین بھی باہر گئی آنحضرت صلعم کے پیچھے ناگاہ پایا مین نے آنحضرت صلعم کو بقیع غرقد مین کہ مدینہ طیبہ مین مسلمانون کا مدفن تھا کہ استغفار کرتے ہین آنحضرت صلعم ایمان دار مرد اور عورتون پر اور شہیدون پر تو کہا مین نے کہ فدا کرون اپنے مان باپ کو آپ پر سے کہ آپ اپنے پروردگار کے کام مین ہین اور مین دنیا کے کام مین یعنی بدگمانی مین پھر واپس ہوئی مین اور اپنے حجرہ مین آئی حالانکہ طاری تھا مجھپر دم بلند یعنی ہانپتی تھی اور ملے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا آپ نے کیسی ہے اے عائشہ یہ سانس تو کہا مین نے تصدق کرون مین اپنے مان باپ کو آپ پر سے آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے کپڑے اوتارے اور آرام نہ فرمایا کہ پھر کھڑے ہوے اور اپنے کپڑے پہنے تو مجھکو سخت غیرت لگی اور گمان کیا مین نے اپنے بعض ہمجنسون کے نزدیک آپ کے تشریف لیجانے کا یہانتک کہ پایا مین نے آپکو بقیع مین کرتے تھے آپ جو کرتے تھے تو فرمایا آپ نے اے عائشہ کیا ڈرین تم کہ تمپر ظلم کریگا خدا اور اوسکا رسول بلکہ میرے پاس جبرئیل آئے اور اونھون نے کہا کہ یہ شب پندرھوین شعبانکی ہے حالانکہ خدا کے لیے ہین اس شب مین آزاد کیے ہوے دوزخ سے یعنی خدا کے لیئے وہ لوگ ہین جنکو خدا آزاد کریگا

باندازہ قبیلہ کالب کے بھیڑون کے بالون کے یعنی بے شمار بندون کو دوزخ
سے آزاد کریگا نظر نہین کرتاہی خدا اس رات مشرک کی طرف اور نہ مشاحن
کی طرف کہ عبارت اہل بدعت سے ہی اور نہ قاطع رحم کیطرف اور نہ مسبل
کیطرف یعنی جو حد شرعی سے نیچے کپڑے پہنے اور نہ عاق والدین
کیطرف اور نہ مدمن خمر کی طرف کہ عبارت ہی ہمیشہ شراب پینے والے سے
کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر رکھے آنحضرت صلعم نے اپنے کپڑے
اور فرمایا آپنے ای عائشہ رض اجازت دو مجکو اس شب کے قیام کی کہا حضرت
عائشہ رض نے کہا مین نے کہ ہان فدا ہون آپ پر سے میرے مان باپ
پھر قیام کیا آپ نے اور سجدہ کیا دراز یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ
آنحضرت صلعم نے وفات پائی پھر کھڑے ہو کر آنحضرت صلعم کا حال دریافت
کرنے لگی مین اور ہاتھہ رکھا مین نے تلوون پر ناگاہ جنبش کی آپ نے تو
خوش ہوئی مین اور سُنا مین نے کہ کہتے تھے اپنے سجدون مین اَعُوذُ
بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ
وَجْهُكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ پھر جب صبح کی
آنحضرت صلعم نے یاد کیا مین نے اون کلمات کو آنحضرت صلعم کے سامنے تو فرمایا

آپ نے ای عائشہ رض خود بھی سیکھو ان کلمات کو اور سکھاؤ دوسرون کو کہ تحقیق جبرئیل ع نے مجکو سکھایا ہی ان کلمات کو اور حکم کیا اونھون نے کہ تکرار کرون مین ان کلمات کی سجدہ مین روایت کیا ہی اس حدیث کو بیہقی نے پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ استغفار کرنا مردون کے لیے اس شب مین اور زیارت قبور کرنا مسنون ہی اور قیام اس شب کا بھی مسنون ہی پس یہ شب یعنی پندرھوین شب کی متبرک شبون مین سے ہی کہ عبادت کا محل ہی پس جو کہ رسم اس دیار کی ہو گئی ہی بہت سے چراغ روشن کرنا اور آتشبازی چھوڑنا اور سوا اسکے اور لہویات ممنوع و حرام ہی کہ مشابہت لگیگئی ہی دیوالی سے چنانچہ ماثبت من السنہ مین لکھا ہی و

من البدع الشنیعة ما تعارف الناس فی اکثر بلاد الھند من ایقاد السرج ووضعھا علی البیوت والجدران وتفاخرھم بذلک واجتماعھم للھو واللعب بالنار واحراق الکبریت فانھا مما لا اصل له فی الکتب الصحیحة المعتبرة بل ولا فی غیر المعتبرة ولم یرو فیھا حدیث لا ضعیف ولا موضوع ولا یعتاد ذلک فی غیر بلاد الھند من الدیار العربیة من الحرمین الشریفین زادھم الله تعظیما وتشریفا ولا فی غیرھما ولا فی البلاد العجمیة

ما عند ابلاد الهند بل عسى ان يكون ذلك وهو الظن الغالب اتخاذا من رسوم
الهنود فى ايقاد السرج للدوالى فان عامة رسوم البدعة الشنيعة بقيت من
ايام الكفر فى الهند وشاعت فى المسلمين بسبب المجاورة والاختلاط
واتخاذهم السرارى والزوجات من النساء الكافرات قال بعض
المتاخرين من العلماء ان استحداث السرج الكثيرة فى الليالى المخصوصة
من البدعة الشنيعة فان كثرة الوقيد زيادة على الحاجة لم يرد باستحبابه
اثر فى الشرع فى موضع قال قال على بن ابى هيلم واول حدوث الوقيد من
البرامكة وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا فى الاسلام ما يوهمون
انه من سنن الهدى ومقصودهم عبادة النيران حيث سجد واجمع
المسلمين الى تلك السرج وقد جعلها جملة ائمة المساجد مع نحو صلوة
الرغائب شبكة لجمع العوام وطلب الرياسة والتقدم وملأ بذكرها القصاص
مجالسهم ثم انه تعالى اقام ائمة الهدى فى سعى ابطال امثال هذه المنكرات
فتلاشى امرها وتكامل ابطالها فى البلاد المصرية والشامية فى اوائل المائة
الثامنة وقد انكر الطرطوسى الاجتماع ليلة الختم ونصب المنابر واختلاط الرجال
والنساء والتلاعب بينهم حتى يكون ما يكون كذا فى التذكرة

اور بھی بدعتون سے یہ ہی کہ جو کہ پھیلا ہی اکثر بلاد ہند مین جیسے جلانا چراغونکا
اور رکھنا گھرون پر اور دیوارون پر اور اوسکے سبب سے اپنون مین
فخر کرنا اور جمع ہونا لوگون کا لہو ولعب کے لیے اور آتشبازی چھوڑنا اور
بارود داغنا یہ اون چیزون مین سے ہی کہ جنکی کوئی اصل نہین ہی معتبر وصحیح
کتابون مین بلکہ غیر معتبر مین بھی نہین اور نہ کوئی حدیث مروی ہوئی ہی نہ
ضعیف اور نہ موضوع نہ اسکی عادت سوائے بلاد ہند کے عرب کے شہرون
مین ہی حرمین شریفین زادہما اللہ تعظیما وتشریفا مین نہ غیر حرمین بلاد
عجم مین بجز بلاد ہند کے بلکہ شاید یہ جاری ہوا ہی دوالی مین چراغ جلانیکی
رسم سے لیکر اور ظن غالب یہی ہی اسلیئے کہ اکثر بری بدعتین باقی رہگئی ہین زمانۂ
کفر سے ہند مین اور پھیل گئی ہین مسلمانون مین بسبب مجاورات اور اختلاط
ہنود کے اور بسبب لونڈی بنانے کافر عورتون کے اور نکاح کرنے
اونکی جنس سے کہا بعض متأخرین نے حاجت سے زائد چراغ جلانا
نہین وارد ہوا ہی اوسکے استحباب مین کوئی نشان شرع مین کسی جگہ اور
کہا بعض علمای متاخرین نے کہ کہا علی بن ابراہیم نے اول حدوث روشنی کا
برامکہ سے ہی اور وہ لوگ آتش پرست تھے جب وہ اسلام لائے

داخل کیا اونھون نے اسلام مین اون چیزون کو جنکو وہ سمجھتے تھے
اچھی عادت اور مقصود اونکا آتش پرستی تھا اسلیئے کہ سجدہ کرتے تھے
وہ لوگ مسلمانون کے ساتھہ چراغونکی طرف اور گردانا تمام مساجد کے
اماموں نے ایسی چیزونکو نماز رغائب وغیرہ کے ساتھہ مین جال واسطے عوام کے جمع ہونیکے
اور ریاست چاہنے کے لیے اور مقتدا بننے کے لیئے اور پھر دیا ذکر سے اسکے
قصہ کہنے والون نے مجلسون کو اپنی پھر اللہ تعالی نے قائم کیے ائمہ ہدی
کوشش کرنے والے باطل کرنے کیلیئے ایسے منکرات کے پس تتر بتر
ہوگیا کام اوسکا اور کالعدم ہوگیا باطل کرنا اوسکا بلاد مصریہ اور شامیہ
مین شروع آٹھوین سیکڑے مین اور تحقیق برا جانا طرطوسی نے ختم کی
رات جمع ہونے کو اور ممبرون کے قائم کرنے کو اور اختلاط مردونکا اور
عورتون کا اور تلاعب آپس مین یہانتک کہ ہوتا ہی جو کچھہ ہوتا ہی ایسے ہی
نماز عاشورہ
تذکرہ مین ہی اور بھی مشائخ طریقت سے سنا گیا ہی کہ عاشورے کی نماز
مستحبات سے ہی اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ چھہ رکعت تین سلام سے پڑھے
اول رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ شمس دوسری مین بعد فاتحہ کے سورۂ
قدر اور تیسری مین بعد فاتحہ کے اذا زلزلت اور چوتھی مین بعد فاتحہ کے

سورۂ کافرون اور پانچوین مین بعد فاتحہ کے سورۂ فلق اور چھٹی مین سورۂ
ناس اور بعد فراغت نماز کے سجدہ کرے اور اوسمین سات بار سورۂ
کافرون یا سورۂ اخلاص پڑھکر اپنی حاجت چاہے بعد اوسکے سر اوٹھاکر
ستر بار حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھے بعد اسکے
چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے پندرہ پندرہ
بار قل ہو اللہ پڑھے اور ثواب اسکا روح حضرت امام حسنؓ اور حضرت
امام حسینؓ کو بخشے واللہ اعلم مترجم کہتا ہی ہمارے خاندان مین معمول ہی کہ ماہ محرم
کی نوین تاریخ کی شب کو چار رکعت ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد سورۂ
فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ گیارہ بار اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے
سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ اکیس بار اور تیسری رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص بسم اللہ
کے ساتھ اکتیس بار اور چوتھی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص
بسم اللہ کے ساتھ اکتالیس بار پڑھے اور بعد سلام کے سورۂ یٰس تین بار
پڑھ کے دعا کرے اور نوین تاریخ محرم الحرام مین یہی چار رکعت اسی طریقہ
سے ادا کرے اور سورہ یٰسین بھی تین بار بعد سلام کے پڑھے اور عاشورا
کی شب کو بارہ رکعت چھہ سلام کے ساتھ اس طرح پر پڑھے کہ پہلی رکعت مین

نماز نوین محرم

نماز شب عاشورا

سورۂ فجر ایک بار اور سورۂ قدر تین بار اور دوسری رکعت مین سورہ بلد ایک بار
اور سورۂ نصر تین بار اور تیسری رکعت مین سورہ شمس ایک بار سورۂ تکاثر تین بار
اور چوتھی رکعت مین سورۂ لیل ایک بار اور سورۂ عصر تین بار اور پانچوین
رکعت مین سورہ ضحی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور چھٹی رکعت مین
الم نشرح ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور ساتوین رکعت مین
والتین ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور آٹھوین رکعت مین سورۂ
قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے اور باقی چار رکعتون مین سورۂ
اذا زلزلت الارض ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص تین تین بار اور بعد
فراغت نماز کے سورہ الم سجدہ ایک بار اور سورۂ قیامہ ایک بار اور آیۃ الکرسی
تین بار اور درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْمَعِیْنَ اکتالیس بار حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی
وَنِعْمَ النَّصِیْرُ اکہتر بار پڑھکر دعا کرے عاشورا کے روز بعد صفائی آفتاب کے
قبل زوال کے چھ رکعتین پڑھے تین سلام سے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ
کے سورۂ اعلی اور دوسری رکعت مین والشمس اور تیسری رکعت مین والضحی
اور چوتھی مین اذا زلزلت اور پانچوین رکعت مین قل اعوذ برب الفلق اور

چھٹی رکعت مین قل اعوذ برب الناس پڑھے اور بعد فراغت نماز کے درود شریف
ستر بار اور حَسْبِیَ اللهُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ستر بار پڑھے پھر
سجدہ کرے اور اوس سجدے مین پندرہ بار سورۂ کافرون پڑھے اور یہ طریقہ
اس شرح مین بھی مذکور ہی ہر چند کہ اور دوسرا طریقہ بھی شرح مین ہی مگر
اوسکے بعد دعا نہین مکتوب ہی یہ دعا بعد ان چار رکعتون کے پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ فَرِّجْ عَنِّیْ مَا
اَنَا فِیْهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بعد اوسکے چار رکعت صلوۃ الخمسانہ
پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار دوسری مین سورۂ کافرون
تین بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار تیسری مین سورۂ تکاثر ایک بار اور سورۂ
اخلاص گیارہ بار اور چوتھی مین آیۃ الکرسی تین بار اور
سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے اور تین بار دعاے عاشورا پڑھے اور اول
آخر اوسکے درود تین تین بار پڑھے دعاے عاشورا یہ ہی سُبْحَانَ اللهِ
مِلْأَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ
مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ
وَاَسْئَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ ماہ صفر کی پہلی تاریخ دن کو اور اوسکی شب کو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے قل ہو اللہ پانچ بار پڑھے اور آخر تاریخ مین آٹھہ رکعت پڑھے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پندرہ بار پڑھے اور آخری چار شنبہ کے دن سے ورد چار شنبہ کا شروع کرے اور ہرگز ناغہ نہ کرے ہر چار شنبہ کو پڑھے اور اگر احیانا ناغہ ہو جائے تو پھر آخری چار شنبہ سے صفر کے شروع کرے اور یہ پورا ورد قبل زوال کے پڑھنا چاہیے طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اول غسل کرے اور لباس سفید پہنے بعد غسل کے آخر ورد تک کلام نہ کرے چار رکعت نماز پڑھے اس نیت سے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتِ صَلٰوۃِ النَّفْلِ صَلٰوۃِ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ یعنی نیت کرتا ہون مین چار رکعت نفل نماز چار شنبہ کی خدا کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر سترہ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے بعد اس نماز کے سجدہ مین جائے اور چار بار یَا وَهَّابُ وَهُوَ الْحَیُّ الْحَقُّ پڑھکر سجدہ سے

اوٹھکر ہاتھ پھیلاکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی وَیَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاقَوِیُّ یَاعَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعُ خَلْقِکَ اِکْفِنِیْ عَنْ شَرِّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَامُحْسِنُ یَامُجْمِلُ یَامُنْعِمُ یَامُفْضِلُ یَامُکْرِمُ سُبْحَانَکَ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ؛ بعد اسکے یہ چار سورتین پڑھے سورۂ الم نشرح اکاسی بار سورۂ والتین اکاسی بار سورۂ اذا جاء اکاسی بار سورۂ اخلاص اکاسی بار بعد اوسکے ایک ہزار چار سو چودہ بار یَاوَہَّابُ اور ہزار بار وَہُوَالْمُحِیُّ الْحَقُّ اور سو بار یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَاکَافِیَ الْمُہِمَّاتِ یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ اور سو بار یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُّ یَامُعْطِیُّ یَارَزَّاقُ پڑھے

ماہ ربیع الاول مین پہلی شب کو اور پہلی تاریخ چار رکعت ایک سلام سے پڑھے اسطرح پر کہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایک بار او سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے اور دعا کرے اور ایسے ہی بارھوین شب کو بھی پڑھے اور میلاد شریف کے دن یعنی بارھوین تاریخ ربیع الاول کی غسل کرے اور لباس نفیس حسب وسعت کے پہنے اور خوشبو لگاوے اور سرمہ لگائے اور بعد صفائی آفتاب کے بارہ رکعتین چھ سلام سے پڑھے سورہ عصر سے لیکر سورۂ ناس تک

پہلی تاریخ ربیع الاول کی نماز

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی نماز

ہر ہر رکعت مین ایک ایک سورہ پڑھے بعد اوسکے یہ درود ہزار بار پڑھے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اور دوسرا طریقہ یہ ہے
کہ بیس رکعتین دس سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے
اکیس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد فراغت کے سو بار درود شریف
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ پڑھے اور سورۂ یٰسین تین بار اور سورۂ اخلاص ایک ہزار
بار پڑھے اور اگر تنگی فرصت کی ہو تو تین سو بار یا ساٹھہ بار سورۂ اخلاص
پڑھے بعد اوسکے چار رکعت ہدیۃ الرسول اس طریق سے پڑھے کہ پہلی
رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ والشمس ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار
اور دوسری رکعت مین سورۂ لیل ایک بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار
اور تیسری رکعت مین سورۂ والضحی ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار
اور چوتھی رکعت مین سورۂ الم نشرح ایک بار اور سورۂ اخلاص نو بار
پڑھے ہر سورت کو بسم اللہ کے ساتھہ پڑھے بعد سلام کے دست بدعا ہو کر
اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مِنِّیْ ثَوَابَ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃِ وَھَدِیَّۃً اِلٰی رُوْحِ رَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْضِ عَنْہُ وَارْضِہٖ عَنِّیْ وَابْلِغْ مِنِّی الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ

ماہ ربیع الثانی مین پہلی شب کو او پہلی تاریخ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت
مین سورۂ اخلاص نو نو بار پڑھے ماہ جمادی الاولی مین پہلی تاریخ اور اوسکی
شب کو چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ بار
پڑھے ماہ جمادی الثانیہ مین پہلی تاریخ اور اوسکی شب مین چار رکعت پڑھے
اور ہر رکعت مین تیرہ تیرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ماہ رجب مین پہلی
تاریخ اور اوسکی شب کو چار رکعت پڑھے پندرہ پندرہ بار سورۂ اخلاص
پڑھے اور نوچندی جمعہ کی رات کو صلوۃ الرغائب پڑھے اور اوسکا طریقہ
اوپر گذرا اور پندرھوین شب کو رجب کی کہ لیلۃ الاستفتاح ہی آٹھ رکعت
چار سلام سے پڑھے پہلی رکعت مین والضحیٰ اور دوسری مین الم نشرح تیسری
مین انا انزلنا چوتھی مین اذا زلزلت پانچوین مین والعادیات اور چھٹی مین
الھٰکم التکاثر اور ساتوین مین والعصر اور آٹھوین مین ویل لکل پڑھے
اور شب معراج یعنی شب ستائیسوین رجب کو بارہ رکعت پڑھے بعد سورۂ
فاتحہ کے تین بار سورۂ قدر اور بارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد
فراغت نماز کے سجدہ مین جاوے اور پڑھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَنِي
وَصَوَّرَنِي فَاَحْسَنَ صُوَرَتِي تین بار بعد اوسکے حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

صلوۃ الرغائب

نماز شب معراج

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ستر بار اور درود شریف اکتالیس بار بعد اوسکے
سر اوٹھا کر سورہ یسین ایک بار سورہ الم نشرح اکیس بار سورہ اخلاص
ایک سو ایک بار پڑھے اور دوسرا طریقہ شب معراج کی نماز کا یہ ہے کہ درمیان
عشا اور فجر کے بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے
ایک بار آیۃ الکرسی اور تین سو بار سورہ قدر اور بارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے بعد نماز کے ایک سو ایک بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ رَفِیْعِ الدَّرَجَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھکر سجدہ کرے

نماز اول شعبان

ماہ شعبان مین پہلی شب کو اور پہلی تاریخ دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت مین
پندرہ بار سورہ اخلاص پڑھے بعد فراغت نماز کے تین سجدہ کرے
ہر سجدہ مین سات بار درود پڑھے بعد اوسکے اپنی حاجت طلب کرے
انشاء اللہ حاجت جلد بر آویگی اور پندرھوین شعبان کی شب کو پہلے

نماز شب برات

اس نماز کو پڑھے اور بعد نماز مغرب کے بیس رکعت نماز دس سلام سے
پڑھے ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے
بعد نماز عشا کے نماز فجر تک ایک سو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین
دس دس بار سورہ اخلاص پڑھے یا دس رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین

سوسو بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد فراغت کے سورۂ دخان ایک بار اور
سورۂ یسین تین بار پڑھے اور بعد گذرنے نصف لیل کے دو رکعت
نفل بہ نیت نماز شب برات پڑھے باین طور کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے
آیۃ الکرسی ایک بار خالدون تک اور سورۂ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ
پندرہ بار بعد سلام کے سجدہ کرے اور اوسمین اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ
يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اکیس بار بعد اوسکے سر اوٹھا کر دست بدعا ہو کر اَللّٰهُمَّ
يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاذَا الطَّوْلِ وَ
الْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا ظَهِيْرَ اللَّاجِيْنَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ
يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ
عِنْدَكَ شَقِيًّا فَقِيْرًا فَامْحُ عَنِّيْ اسْمَ الشَّقَاءِ وَاَثْبِتْنِيْ
عِنْدَكَ غَنِيًّا سَعِيْدًا وَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ
مَحْرُوْمًا مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ فَامْحُ عَنِّيْ حِرْمَانِيْ وَتَقْتِيْرَ
رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا غَنِيًّا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ مُوَسَّعًا
عَلَيَّ رِزْقِيْ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ
وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ بعد اسکے سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے

سَجَدَ لَكَ خِيَالِيْ وَسَوَادِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا
عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ سَجَدَ وَجْهِيَ
لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَاَحْسَنَ وَجْهَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ
بعد اوسکے سر اوٹھائے پھر دوسرا سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے اَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ
لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ
دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُعَفِّرُ وَجْهِيْ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُسْجَدَ
بعد اوسکے سر اوٹھا کر تین بار اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا
وَّلَا شَقِيًّا پڑھے بعد اوسکے پھر سجدہ کرے اور اوسمین پڑھے اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تین بار
بعد اوسکے سر اوٹھا کر تین بار سورہ یسین پڑھے ماہ رمضان مین پہلی تاریخ
دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص سو سو بار
پڑھے اور پندرھوین تاریخ رمضانکی اوسی طرح پڑھے جس طرح سے
پندرھوین شعبان مین اور لیلۃ القدر کی نماز کا طریقہ یہ ہی کہ بارہ رکعت

چھہ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے انا انزلنا تین بار اور
سورہ اخلاص بارہ بار اور بعد فراغت نماز کے سجدہ کرے اور اوسمین اکھتر بار
اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پڑھے بعد اوسکے
سر اوٹھا کر بیٹھکر سو بار درود شریف اور بارہ بار حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے اور سات بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَ
الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّائِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پڑھکر
جو مطلب چاہے طلب کرے ماہ شوال کی پہلی شب اور پہلی تاریخ مین
چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے اکیس اکیس بار سورۂ
اخلاص پڑھے اور لیلۃ الفطر مین چار رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت مین
سورۂ یسین دوسری مین سورۂ واقعہ تیسری مین سورۂ ملک چوتھی مین
سورۂ تبارک پڑھنے بعد سلام کے سجدہ کرے اوسمین پندرہ بار سورۂ کافرون پڑھے
بعد اوسکے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ بارہ بار پڑھکر سر اوٹھا کر
اور درود شریف اکتیس بار پڑھکر دعا کرے اور عید فطر اور عید اضحی
دونون مین چار رکعت بعد نماز عید کے گھر پلٹ کر آکے پڑھے پہلی مین
سورۂ اعلی دوسری مین والشمس تیسری مین واللیل چوتھی مین والضحی پڑھے

نماز عید الفطر

نماز عیدین

ماہ ذی قعدہ مین ہر شب کو دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت مین تین تین
بار سورۂ اخلاص پڑھے ماہ ذی الحجہ مین پہلی رات کو دو رکعت پڑھے
پہلی رکعت مین تین آیتین اول سورۂ انعام کی اور دوسری مین سورۂ
کافرون ایک بار پڑھے اور لیلۃ الترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ کو دو رکعت نفل پڑھے
اسی طرح پر بعد سلام کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ
لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ستر بار پڑھے بعد اوسکے آٹھ رکعت چار سلام سے پڑھے ہر رکعت
مین بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۂ اخلاص
پڑھے بعد اوسکے سو بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ پڑھے بعد اوسکے جو چاہے دعا کرے اور صلوۃ الخصمانہ
مثل عاشورا کے پڑھے عرفہ کی رات کو یعنی نوین شب کو
دوگانہ اسی طرحسے پڑھے بعد اوسکے بارہ رکعت چھ سلام سے پڑھے
پہلی رکعت مین سورۂ اعلی اور دوسری رکعت مین سورۂ غاشیہ اور
تیسری رکعت مین سورۂ والشمس اور چوتھی رکعت مین سورۂ واللیل اور
پانچوین مین والضحی اور چھٹی مین الم نشرح اور ساتوین مین انا انزلناہ اور آٹھوین مین

والعصر اور باقی چارون رکعتون مین اذا جاء پڑھے اور ہر رکعت مین تین تین بار
سورۂ اخلاص یا پندرہ پندرہ بار پڑھے بعد سلام کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ چالیس بار سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
چالیس بار آور لیلۃ الاضحی یعنی دسوین شب کو دوگانہ نفل اوسی طریقہ پر
پڑھے بعد اوسکے بارہ رکعت چھہ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت مین بعد
سورۂ فاتحہ کے ایک بار نازعات اور تین بار سورہ نصر اور سات بار سورۂ
اخلاص اور بعد سلام ہر دوگانہ کے تکبیر تشریق سات بار بآواز خفی پڑھے
اور بعد فراغت تکبیر تشریق کی سات بار بآواز بلند یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَنَاسِكِ وَالْمَشَاعِرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ الْعِزِّ وَالْمَفَاخِرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَرَكَاتِ وَ
الزَّوَاجِرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَیِّنَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ عُثْمَانَ وَحَیْدَرَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَهْلِ بَیْتِهٖ اَجْمَعِیْنَ گیارہ بار اور درود تنجینا گیارہ بار پڑھے واللہ اعلم

نماز شب عید اضحیٰ

وصوما یعنی لازم کرے جو وارد ہوے ہین حدیث مین روزے مانند روزہ ایام بیض کے سنن ابی داود مین لکھا ہی عن ابن ملحان القیسی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ قال ھن کھیئۃ الدھر روایت کیا ہی ابن ملحان قیسی نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو کہ روزہ رکھین ہم تیرھوین چودھوین پندرھوین یعنی ہر مہینہ کی کہا ابن ملحان نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ روزہ مانند تمام سال کے ہین اور تشبیہ جو ساتھ صوم دہر کے واقع ہوئی فقط تشبیہ ہی باعتبار کثرت عدد ایام سال کے کہ وہ تین سو ساٹھ دن قرار پائے ہین باعتبار ضرب دینے بارہ کے تیس مین وگرنہ سال تین سو ساٹھ دن کا نہین ہوتا ہی نہ تشبیہ بجمیع الوجوہ ہی کہ روزہ دہر کا عبارت ہی روزہ رکھنے سے تمام سال کے بدون فصل کے باین طور کہ ایک روزہ بھی اس سال مین ترک نہین کیا ہو ایسا روزہ رکھنا مکروہ ہی اور اس روایت مین امر وارد ہوا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ روزے مکروہ نہین بلکہ مستحب ہین اسواسطے کہ امر ایجابی نہین پس استحبابی ہونا چاہیے بدلیل اسکے کہ مشکوۃ مین آیا ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت
من الشہر ثلثة ایام فصم ثلثة عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواہ الترمذی
والنسائی روایت ہی ابی ذر سے کہا ابی ذر نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ای ابی ذر جو روزہ رکھے تو ہر ماہ سے تین روزہ تو چاہیئے کہ
روزہ رکھہ تو تیرھوین چودھوین پندرھوین کا جاننا چاہیئے کہ مشروط کرنا
روزے کا ان دونون مین اونکے روزہ رکھنے کے ساتھہ دلیل اختیار دینے کی ہی یعنی اختیار روزہ
رکھنے اور نہ رکھنے کا ہی اگر رکھو تو ان تین دن مین رکھو روایت کیا ہی اسکو
ترمذی اور نسائی نے اور بھی ہر ماہ کے اول تین دن غرہ سے تیسری تک
روزہ رکھنا مستحب ہی اور بھی جمعہ کے دن روزہ رکھنا مستحب ہی اس
طور سے کہ جمعہ مخصوص روزہ کے ساتھہ نہ کرلین کہ یہ مکروہ ہی اور بھی جمعہ
مین افطار کو مکروہ نہ جانین کہ یہ بھی منہی عنہ ہی اور مستحب ہونا جمعہ کے
روزے کا اسوجہ سے ہی کہ مشکوۃ مین ہی عن عبد اللہ بن مسعود قال
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصوم من غرة کل شہر ثلثة ایام
وقلما کان یفطر یوم الجمعة رواہ الترمذی والنسائی روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا اونھون نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اول ماہ یعنی ۱ و ۲ و ۳

روز جمعہ اور ایک دن اور

رکھتے روزہ غرہ سے ہر ماہ کے تین روزے اور کم کبھی آنحضرت افطار کرتے
جمعہ کے روز یعنی اکثر روز جمعہ کو روزہ دار ہوتے روایت کیا ہی اسکو ترمذی
اور نسائی نے اور بھی افضل ہی کہ اگر جمعہ کے روز روزہ نہ رکھے تو قبل جمعہ کے
کچھہ نہ کھائے کیونکہ صحابہ سے نقل کیا گیا ہی کہ نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے تھے
سنن ابی داؤد مین ہی عن سہل بن سعد قال کنا نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ
روایت ہی سہل ابن سعد سے کہا اونھون نے کہ تھے ہم یعنی زمانے مین
رسول خدا کے کہ قیلولہ کرتے تھے اور ون کا کھانا کہاتے تھے بعد جمعہ کے
نماز کے ابو داؤد اس روایت کو باب تعجیل نماز جمعہ مین لائے ہین پس معلوم
ہوا کہ قیلولہ کی تاخیر کرنا اور کھانے کی تاخیر کرنا محض اہتمام جمعہ کے لیے
اور تعجیل نماز جمعہ کے لیے تھا نہ یہ کہ کھانا کھانیکو صحابہ قبل نماز جمعہ کے
مکروہ جانتے تھے تو جس جگہ کہ نماز جمعہ مین تعجیل نہین کرتے ہین اور تاخیر سے
پڑہتے ہین تو تاخیر کھانے کی بھی کوئی فضیلت نہین رکھتی ہی اسواسطے
ایسی جگہ مین کھانے کی تاخیر سے احتمال سستی اور کاہلی کا ادائے جمعہ مین
ہی واللہ اعلم اور بھی جمعہ کے دن اگر دوسرے دن کے ساتھہ یعنی پنجشنبہ
یا شنبہ کو ملا کر روزہ رکھے تو کوئی قباحت نہین رکھتا ہی اور بھی نزدیک بعض

اہل حدیث کے تین دن آخر ماہ کے کہ ستائیس اٹھائیس اونتیس ہر مہینہ کا
ہو روزہ رکھنا مستحب ہی چنانچہ شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت مین
ذکر کیا ہی اور اسنوی ماوردی سے حکایت کرتے ہین کہ مستحب ہی روزہ ایام
سود کا بھی کہ جمع اسود کی مقابل ایام بیض کے ہی اور وہ ستائیسوین اور
دو روز اوسکے بعد کے ہین اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا غرہ ذی الحجہ سے
اوسکی نوین تک اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا نوچندے دوشنبہ کا اور
اور نوچندی جمعرات کا سنن ابی داؤد مین مذکور ہی کہ روایت ہی عن
ھنید بن خالد عن امراته عن بعض ازواج النبی صلے اللہ علیه وسلم قالت
کان النبی صلے اللہ علیه وسلم یصوم تسع ذی الحجة ویوم عاشوراء وثلثة ایام من
کل شهر واول اثنین من الشهر والخمیس روایت ہی ہنید بن خالد سے وہ اپنی
بیوی سے روایت کرتے ہین وہ بعض ازواج مطہرات سے وہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے نو دن ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر ماہ کے اور ہر مہینے کے
پہلے دوشنبہ اور پہلے پنجشنبہ کو اور بھی مستحب ہی روزہ رکھنا چھہ روزہ
شوال مین دوسری سے ساتوین تک سنن ابی داؤد مین ہی عن ابی ایوب

روزہ آخر ماہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹

ف روزہ نو دن ذی حجہ

ف روزہ نوچندہ دوشنبہ

ف روزہ نوچندی جمعرات

روزہ شش عید

صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه بست من شوال فکأنما صام من الدهر ابوایوب انصاری سے روایت ہی کہ وہ یار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار مین سے تھے اور اونھون نے جگہ دی تھی آنحضرت کو ابتدا ے تشریف آوری آنحضرت کی مدینہ طیبہ مین اپنے گھر مین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روزہ رکھے رمضان مین پھر چھ روزے شوال کے اوسکے ساتھ رکھے تو گویا اوسنے روزے رکھے تمام سال کے اکثر اہل فقہ اسطرف گئے ہین کہ شش عید کے روزے رکھنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہین اور دلیل مین لاتے ہین کہ اس جگہ مشابہت یہودیون کے ساتھ ہوتی ہی اسواسطے کہ وہ چھتیس روزے رکھتے ہین اور کلمہ تشبیہ واسطے تشبیہ کامل کے ہی پس مثل روزہ دہر کے ہی اور مکروہ ہی اور محققین فقہا نے اسکا اعتبار نہین کیا اور استحباب کے قائل ہوے جیسا کہ صاحب شرح وقایہ کہتے ہین کہ والتفریق ابعد من التشبیہ یعنی جدا کرنے سے ان چھ روزون کے رمضان کے روزون سے بسبب عید کے روز افطار کرنے کے دوری ہوجاتی ہی تشبیہ سے اس وجہ سے کہ یہود عید کے روز افطار نہین کرتے تھے اور عید مین روزہ رکھتے تھے اور یہ کہ کأنما تشبیہ کامل کے لیے نہین ہی بلکہ مشابہت فقط کثرت عمل مین ہے

اور دلیل اسکی کلمہ ثم کا ہی کہ جو بنایا گیا ہی تراخی کے لیے اسواسطے کہ معنی حدیث کے یہ ہین کہ بعد رمضان کے چھہ روزے رکھے بتراخی اسلیے کہ عید کا روزہ مکروہ تحریمی ہی پس روزہ عید کو افطار کرنے سے تراخی حاصل ہوگئی اگر تشبہ شش عید کے روزون کا ساتھہ صوم دہر کے کراہت مین ہوتا تو ثم کے لفظ کا لانا بیجا ہوتا کہ اتباع خود دلالت کرتی ہی بعدیت رمضان پر لیکن احتمال رکہتا ہی اتصال کا تو تاکید کیگئی ثم کے ساتھہ ایسا ہی مستفاد ہوتا ہی حسن چلپی کی تحریر سے ذخیرۃ العقبی مین اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ استحباب شش عید کے روزہ کا ثبوت اس حدیث سے نہین ہوسکتا ہی اسواسطے کہ یہ حدیث ضعیف ہی یہ کہنا تعصب سے ہی سواسطے کہ قاعدہ اصول حدیث کا ہی کہ حدیث ضعیف بھی فضائل اعمال مین مقبول ہی اور مفید فضل عمل ہوگی جیسا کہ مقدمۂ ترجمۂ مشکوۃ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لکھا ہی اور لفظ اتباع مفید اجتماع کو ہی اور لفظ ثم مقتضی تراخی کو ہی تو معلوم ہوا کہ دوسری تاریخ سے شوال کی ساتوین شوال تک چھہ روزے برابر رکھے

اور پانچ روزے مکروہ تحریمی ہین دو روزے عید الفطر اور عید اضحی کے اور تین روزہ تشریق کے چنانچہ کتب فقہ مین مسطور ہی واللہ اعلم اور کثرت سے روزہ رکھنا شعبان مین مستحب ہی مشکوۃ مین ہی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

پانچ روزے مکروہ تحریمی ہین ۔

کثرت روزہ رکھنا شعبان مین مستحب

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رايته في شهر اكثر منه صياما في شعبان

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہو کہ کہا اونھون نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہانتک کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ اب افطار نکرینگے اور افطار کرتے یہانتک کہ ہم کہتے تھے کہ روزہ نہ رکھینگے اور نہین دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی روزے رکھے ہون آپ نے پورے مہینہ کے سواے رمضان کے یعنی ایک مہینہ پورا آپ روزہ نہین رکھتے تھے اور نہین دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت روزے رکھتے سواے شعبان کے کسی مہینہ مین یعنی آنحضرت صلعم روزے کی کثرت شعبان مین کرتے تھے اور دوسرے مہینہ مین اسقدر کثرت نہین کرتے تھے چنانچہ نوبت کثرت سے روزہ رکھنے کی شعبان مین پورے ماہ شعبان تک پہونچ گئی تھی شمائل ترمذی مین ہی ترمذی اوس اسناد سے جو ابی جعد سے وارد ہی حدیث لائے ہین

عن ابی سلمة عن ام سلمة قالت ما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان قال ابو عيسى هذا اسناد صحيح وهكذا

قال عن ابی سلمة عن ام سلمة وروی هذا الحدیث غیر واحد عن
ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحتمل ان یکون
ابو سلمة بن عبد الرحمن قد روی هذا الحدیث عن عائشة و ام سلمة
جمیعا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ سے مروی ہو کہ روایت
کیا اونھون نے ام سلمہ سے کہا اونھون نے کہ نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزہ رکھا ہو آپ نے پے در پے دو ماہ کا سوائے شعبان اور
رمضان کے کہ روزہ رکھتے تھے برابر دو ماہ کہا ابو عیسی نے کہ یہ اسناد صحیح ہو اور
ایسا ہی کہا ابو جعد نے ابی سلمہ سے اور اونھون نے ام سلمہ سے اور روایت
کیا ہو اس حدیث کو غیر واحد نے ابی سلمہ سے اور اونھون نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور احتمال رکھتا ہو کہ
اس حدیث کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن روایت کرتے ہون عائشہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما دونون سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہو کہ روزہ رکھنا پورے شعبان کا استحباب رکھتا ہو کہ کبھی کبھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع مین آیا ہو اور چونکہ عائشہ رضی اللہ
عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ روزہ نہین رکھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ مدینہ طیبہ مین تشریف لائے مگر
رمضان کا مراد اس سے یہ ہی کہ اہتمام پورے مہینہ بھر کے روزے رکھنے کا
سوائے رمضان کے نہین کیا نہ یہ کہ سوائے رمضان کے تمام ماہ کا روزہ نہ رکھا
ہو اسواسطے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اہتمام کثرت صوم کا شعبان مین اس طور سے
مروی ہوا ہی کہ آپ نے پورے روزے رکھے جیسا کہ ترمذی مین روایت ہی
عائشہ رضی اللہ عنہا سے عن عائشۃ قالت لم ار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصوم فی الشہر اکثر من صیامہ فی شعبان کان یصوم
شعبان الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ روزہ رکھا ہو آپ نے کسی ماہ مین زیادہ تر ماہ شعبان سے
کہ روزہ رکھتے تھے بجز تھوڑے دن کے بلکہ روزے رکھتے تھے پورے
اس ماہ کا یعنی اسقدر اہتمام روزہ رکھنے کا شعبان مین کرتے کہ کبھی کبھی تمام مہینہ
تک پہونچتا اور بھی اکثر مشائخ صوفیہ تمام مہینہ شعبان کے روزے رکھتے
ہین اور روزہ رجب کا بھی مستحبات سے ہی کیونکہ اکثر مشائخ صوفیہ اس ماہ
مین روزے کی کثرت کرتے ہین بلکہ پورے ماہ رجب کا روزہ رکھتے ہین
اور روزہ سماہی اسکا نام رکھتے ہین یعنی ابتدا سے ماہ رجب کے آخر ماہ

رمضان تک کہ یہ برابر تین ماہ کے روزے ہوے عام اس سے کہ فرض ہو
یا نفل اور رجب کا روزہ فضیلت رکھتا ہی جیسا کہ کتاب ماثبت من السنہ
مین شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہی رجب شہر اللہ وشعبان شہری ورمضان
شہر امتی رواہ ابو الفتح بن الفوارس فی امالیہ عن الحسن مرسلا ان رجب
شہر نضاعف فیہ الحسنات من صام یوما منہ کان کصیام سنتہ رواہ الرافعی رجب خدا کا مہینہ
ہی اور شعبان میرا مہینہ ہی اور رمضان میری اُمّت کا یعنی یہ مقولہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی رجب کی نسبت خدا کے ساتھہ کی یعنی اس مہینہ مین
عبادت کرنا محض موجب رضاے خدا کا ہی اور شعبان کی نسبت اپنے ساتھہ
کی یعنی عبادت خدا اس مہینہ مین جو کیجاتی ہی موجب اتباع آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی اور خوشنودی آنحضرتؐ کی وجہ سے ہی پس مہینہ شعبان کا
افضل ہوا رجب کے مہینے سے اسواسطے کہ اس مہینے مین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت اور اتباع خدا کے حکم کی دونون حاصل ہین اور رمضان
آنحضرتؐ کی اُمت کا مہینہ ہی یعنی یہ لوگ اس رمضان کے مہینے مین عبادت
کرتے ہین اور اپنے ذمہ کو بوجہ اداے فرضیت کے بری کرتے ہین اور حصہ
اور اجر اپنے واسطے حاصل کرتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ ان تینون ماہ مین

عبادت کرنے سے تینون چیزین حاصل ہوتی ہین تو خصوص ہر ایک ماہ کا
ان تینون ماہ سے ایک چیز کے ساتھہ کوئی معنی نہین رکھتا ہی کہتا ہون مین
کہ واقع مین اگرچہ یہ تینون باتین تینون مہینون مین بلکہ ہر وقت مین حاصل
ہوتی ہین لیکن خصوصیت اس وجہ سے ہی کہ ماہ رجب مین اولا و بالذات
فقط رضاے خدا حاصل ہوتی ہی اور دونون چیزین یعنی سُنت اور اجر ثانیا
و بالعرض بجہت تعلق عمل کے حاصل ہوتے ہین اور ماہ شعبان مین سُنت
اور اتباع خدا کی اولا و بالذات حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ خود خدا فرماتا ہی
وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه یعنی جو شخص اطاعت کرتا ہی پیغمبر خدا کی اطاعت
خدا کی اوسکو حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ اطاعت رسول کو صیغہ مضارع کے
ساتھہ لایا جو مقتضی زمانہ موجود یا آیندہ کو ہی اور کلمہ من اوسپر داخل کیا کہ جو
متضمن معنی شرط کو ہی اور مستلزم زمانہ استقبال کو ہی اور اطاعت خدا کو ماضی
کے صیغہ کے ساتھہ لایا اور قد تحقیق کا اوسپر داخل کیا کہ جو مقتضی ہی سبقت
حصول کو اور تحصیل بالذات کو مفید ہوتا ہی پس سمجھا گیا کہ بمجرد ارادہ اطاعت
رسول کہ عبارت ہی ایمان اور انقیاد سے اطاعت خدا کی حاصل ہوتی ہی
اور اطاعت خدا کی بدون اطاعت رسول کے ہاتھہ نہین آتی اسواسطے

کہ اطاعت خدا کی مشروط ہی اطاعت رسول کے ساتھہ اور اصول کا قاعدہ
جاری اور مستمر ہی اذا فات الشرط فات المشروط جب جاتی رہتی ہی شرط جاتا رہتا
ہی مشروط اور رفو زاجر ثانیا و بالعرض حاصل ہوتا ہی اور رمضان مین ذمہ کا پاک ہونا
اولا بالذات اور اتباع خدا کی اور سنت رسول کی بسبب تعلق امر و عمل کے ثانیا و
بالعرض حاصل ہوتی ہی واللہ اعلم اور ایسے ہی رجب کے فضائل بہت کتب
صوفیہ مین مرقوم ہین بخوف اطناب کہ یہ مختصر اوسکو متحمل نہین ہی لانا اونکا دشوار
ہوا لیکن ستائیسوین رجب کا روزہ رکہنا اور اوسکے ساتھہ ایک روزہ پہلے
یا ایک روزہ بعد رکہنا اور اوسکو ہزاری روزہ کہتے ہین معتبر کتب مین اوسکی
کوئی اصل نہین ہی لیکن شاید اس وجہ سے رکہتے ہون کہ شب ستائیسوین کی
شب معراج ہی اور وہ شب متبرک ہی تو چاہیے کہ عبادت سے اوسکو گہیرین
اور بہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اپنی کتاب مین درباب فضیلت بست و ہفتم کے
روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما فی رجب لیلۃ یکتب للعامل فیہا حسنات مائۃ سنۃ وذلک لثلث
بقین من رجب فمن صلی فیہا اثنتی عشرۃ رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب و
سورۃ من القرآن یتشہد فی کل رکعتین ویسلم فی اٰخرہن فاذا سلم قال سبحان اللہ

ہزاری روزہ کا حکم

والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مائة مرة ویستغفر الله مائة مرة ویصلے
علی النبی صلی الله علیه وسلم مائة مرة ویدعو لنفسه ماشاء من امر دنیاه واخرته
ویصبح صائما فان الله یستجیب دعاءه کله الا ان یدعو فی معصیة رواه البیهقی
فی شعب الایمان عن ابان عن انس وقال هو اضعف من الذی قبله

روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رجب مین ایک شب ہی کہ لکھے جاتے ہین اوس شب کے عمل کرنے والے کی نیکیان سو برس کے اور وہ شب پہلی شب ہے اون تین شبون کی جو رجب کے مہینے سے باقی رہتی ہین یعنی ستائیسوین شب تو جو شخص پڑھے اس شب مین (اسجگہ ضمیر مذکر کی لائی گئی ہی اور قبل مین ضمیر موٴنث کی فقط اس سبب سے کہ تانیث لیل کی حقیقی نہین ہی اور موٴنث غیر حقیقی کے لیئے ضمیر مذکر اور موٴنث لانا برابر ہی) تو جو شخص اس شب مین بارہ رکعت پڑھے اور اومین سورہٴ فاتحۃ الکتاب کے بعد کوئی سورت کا ذکر نہین کیا ہو اسطے اختیار ہی جو سورت چاہے پڑھے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتا ہے اور بعد تمام ہونے بارہ رکعتون کے سلام پھیرے اور نماز سے فراغت کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سو بار پڑھے اور استغفار کرے سو بار اور درود بھیجے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار اور

دعا کرے اپنے لیے اور جو مطالب دنیا و آخرت کے چاہے اپنے لئے مانگے اور صبح کرے روزے سے یعنی اس شب کی صبح کو روزہ رکھے (اس جگہ سے سمجھا گیا کہ نیت ان روزونکی رات سے واقع ہوتی ہے تاکہ صبح صوم سے نیت کے ساتھ ہو) تحقیق خدا قبول کرتا ہے اوسکی تمام دعاؤن کو مگر یہ کہ دعا کرے گناہ مین (یعنی دعا معصیت کی مقبول نہین ہوتی ہے اور بھی آداب کے منافی ہے معصیت کی دعا کرنا جیسا کہ حصن حصین مین آداب دعا مین مرقوم ہے وان لا یدعو باثم ولا قطیعۃ رحم م ت اور آداب دعا ہے کہ دعا نکرے کسی گناہ کی اور نہ ناتہ رشتہ قطع کرنیکی روایت کیا ہے اسکو مسلم اور ترمذی نے) روایت کیا اس حدیث کو اکہ جو فضل شب بست و ہفتم رجب مین ہے بیہقی نے ابان سے اور وہ حضرت انس رض سے روایت کرتے ہین اور بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث زیادہ ضعیف ہے اوس حدیث سے کہ جو اسکے قبل مروی ہوئی ہے فضائل رجب مین یعنی اسکے قبل ایک حدیث فضائل رجب مین مذکور ہوئی ہے اور وہ بھی ضعیف ہے اور حدیث کا ضعف فضائل اعمال مین کوئی ضرر نہین رکھتا ہے اور عاشورے کا روزہ بھی مسنونات سے ہے لیکن ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے بسبب شباہت یہود کے تو ایک روزہ اوس سے اور ملاکر رکھنا چاہیے اور افضل یہ ہے

کہ نوین اور دسوین ہوا اسواسطے کہ عاشورا عبارت ہی دسوین ماہ محرم سے اور
سنن ابی داؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وجد
الیہود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلک فقالوا ھو الیوم الذی ظہر اللہ
فیہ موسی علی فرعون ونحن نصومہ تعظیما لہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ کہا ابن عباس نے جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اور یہودیون کو پایا کہ روزہ رکھتے تھے
عاشورے کا تو پوچھا اون سے کہا یہودیون نے کہ یہ وہ دن ہی کہ فتحیاب کیا
اس دن اللہ نے موسی کو فرعون پر اور ہم روزہ رکھتے ہین اس روزکا اسکی
تعظیم کی وجہ سے مرجع تعظیما لہ کا دو احتمال رکہتا ہی ایک یہ کہ عاشورا کے دن
کیطرف پھری یعنی اسلیے کہ بنابراس دنکی تعظیم کے بجہت فتحیابی حضرت
موسی کے اس دن مین اور بسبب تعظیم کرنے حضرت موسی کے اس روزکے
یا مرجع تعظیما لہ کا حضرت موسی کیطرف ہو یعنی اسلیے کہ روزہ رکھتے ہین ہم
اس روزکا بنابر حضرت موسی کی تعظیم کرنے کے بطریق اتباع کے کہ فتحیاب

ہونیکی وجہ سے حضرت موسی اس دن روزہ رکھتے تھے اللہ کے شکر کیلیے
چنانچہ بخاری اور مسلم مین اس روایت مین یہ ہے کہ ھو الیوم الذی الی آخرہ
ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسیٰ و قومہ واغرق فرعون و قومہ فصامہ
موسی شکرا فنحن نصومہ تعظیما لہ مذکور ہوا ہی یعنی بجای ھو الیوم الذی
الی آخرہ کے مسلم اور بخاری سنے اس طرح پر روایت
کیا ہی کہ یہ بڑا دن ہی کہ نجات دی اللہ نے اس مین موسی کو اور اونکی قوم کو
اور غرق کیا اللہ نے فرعون کو اور اوسکی قوم کو تو روزہ رکھا موسی نے
اللہ کے شکر کے لیے اور ہم روزہ رکھتے ہین اوسکی تعظیم کے لیے پھر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین مناسبت رکھتا ہون حضرت موسی سے
تم لوگون سے زیادہ اور امر فرمایا آپ نے اسدن مین روزہ رکھنے کا اور یہ
روزہ شروع مدینے مین تشریف لانے کے وقت فرض تھا پھر منسوخ ہوئی
فرضیت اس روزے کی رمضان کے روزون کے سبب سے تو باقی رہا
سنت ہونا اسلیے کہ آنحضرت نے اس روزے کی اکثر مواظبت کی ہی
اور کبھی ترک نہین کیا ہی اور جسپر ہمیشگی فرمائی آنحضرت نے وہ سنت ہی اگر وہ ہمیشگی
عبادت کے طریق کی ہو موکدات سے ہی تو تارک اوسکا گنہگار ہوگا اور اگر

بطریق عادت کے نفلون کے تبدیل سے ہوگا تارک اوسکا گنہگار نہوگا اور فضائل
اس روزے کے بہت ہین اور مشکوات شریف مین لکھا ہی بروایت مسلم کے
ابی قتادہ سے بعد طویل حدیث ذکر کرنے کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصیام یوم عاشورا احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ قبلہ یعنی
عاشورے کا روزہ امید رکھتی ہو خدا سے کہ کفارہ ہوگا ایک سال قبل کے
گناہون کا اور اسی مشکوۃ مین ہی وعنہ قال حین صام رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یوم عاشورا وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم
یعظمہ الیھود والنصاری فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور اونہین سے یعنی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب روزہ
رکھا آنحضرت صلعم نے عاشورا کا اور حکم کیا اوسکے روزہ رکھنے کا کہا لوگون نے
یعنی صحاب نے یا رسول اللہ یہ دن ہی کہ بزرگ سمجھتے ہین اسکو یہود اور نصاریٰ
تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین سال بھر زندہ رہا تو روزہ
رکھونگا نوین تاریخ کا بھی روایت کیا ہی اسکو مسلم نے اور بھی ... ...
سنن ابی داؤد مین موجود ہی جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلعم کا ایسا اصرار ...

روزے پر قوی دلیل ہی آنحضرتؐ کے ہمیشگی کرنے پر بطریق عبادت کے اور
یہی حال سنت موکدہ کا ہی کہ تارک اوسکا گنہگار ہوتا ہی اسلیے کہ جو چیز بطریق
عادت کے ہوتی ہی اوسپر آنحضرتؐ کا اتنا اصرار کسی جگہ ثابت نہین ہوا اور
جو کہ آنحضرتؐ سے اختیار دینا بلفظ من شاء ان یصومه فلیصمه من شاء
ان یترکه ترکه وارد ہوا ہی یعنی جو چاہے اسدن روزہ رکھے اور جو چاہے
نہ رکھے اسکی فرضیت کے منسوخ ہونیکا بیان ہی نہ اس بات کا کہ روزہ عادی تھا اور
اوس روایت سے جو ذکر کیگئی ہی سمجھا جاتا ہی کہ عاشورے کا روزہ رکھنا
یعنی دسوین محرم کا ایک روز قبل یعنی نوین محرم ملاکر رکھنا افضل ہی اور
اگر کسی نے نوین محرم کا روزہ نہین رکھا اور روزہ عاشورے کا رکھا تو
اوسکو چاہیے کہ گیارہوین کا روزہ رکھے کیونکہ احمد بن بزار اپنی مسند مین
ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صوموا یوم عاشوراء وخالفوا فیه الیهود وصوموا قبله یوما او بعده یوما
یعنی روزہ رکھو عاشورا کا اور یہود کی مخالفت کرو اور روزہ رکھو قبل اسکے
ایک دن یا بعد اُسکے ایک دن۔ اس جگہ واو معنی مین او تردید کے ہی
نہ جمع کے لیے اسواسطے کہ علمانے اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ ایک روزہ

زیادہ کرنے سے مخالفت یہود کی حاصل ہو جاتی ہی اور کراہت جاتی رہتی ہی
اور بعض مشائخ نظر کر کے ظاہر حدیث پر تین روزونکی فضیلت کے قائل ہوگئے
ہین نوین سے گیارھوین تک واللہ اعلم اور افضل ہی اگر رکھہ سکے کہ ایک
روزہ رکھے اور دوسرے روز افطار کرے سوا‌ے رمضان کے کہ اس
مہینہ بھر کے روزے رکھنا فرض ہین اور سوا‌ے پانچ دن کے جنکا روزہ رکھنا مکروہ ہے
ایک روزہ عید الفطر کا اور چار روزے دسوین ماہ ذی الحجہ سے تیرھوین
تک کہ یہ مکروہ الصوم ہین روزے رکھنا انمین مکروہ تحریمی ہی اسی طریقہ پر اپنی
آخر عمر تک بسر کرے ایسا ہی سمجھا جاتا ہی حدیث کی کتابون سے واللہ اعلم ق
صدقات اور التزام کرے اون صدقون کا جو احادیث مین وارد ہوے ہین
اور صدقہ عبارت ہی مال کے خرچ کرنے سے خدا کی راہ مین پس چاہیئے
کہ اولاً صرف کرے اپنے مال کو اپنی عیال پر کہ نفقہ عورتون کا شوہرون پر
واجب ہی قال اللہ تعالی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ
بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مرد اپنی عورتون پر حاکم ہین اسوجہ سے کہ اللہ نے
بزرگی دی ہی بعضون کو انکی بعضون پر اور اس وجہ سے کہ اونھون نے
صرف کیا ہی اپنے مال کو یعنی جب کہ واجب کیا اللہ نے مردون پر نفقہ عورتونکا

روزہ رکھنا

صدقات

اپنا مال اول اپنی عیال پر صرف کرے

عورتون پر واجب کی مردونکی اطاعت ۔ نکونمین ہی باب نفقات مین

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان ہند بنت عتبة قالت یا رسول اللہ ان
اباسفیان رجل شحیح ولیس یعطینی مایکفینی وولدی الا ما اخذت منہ
وہو لا یعلم فقال خذی مایکفیک وولدک بالمعروف متفق علیہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ تحقیق ہند بنت عتبہ کہ جو بیوی ابی سفیان
کی تھین کہا اونھون نے یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان ایک بخیل شخص ہی اور
یہ بخیل کہنا اونکا عورت ہونیکی وجہ سے تھا اسلیے کہ وہ صحابی تھے بخیل
کیون ہوتے اور مجکو دیتے نہین ہین جو میرے اور میری اولاد کو پورا پڑے
مگر جو لے لون مین اونسے بے جانے اونکے تو فرمایا آپ نے کہ لے لے
تو جو کچھ پورا پڑے تجکو اور تیری اولاد کو معروف یعنی لے لے تو اوسکے
مال سے بقدر نفقہ کے جو واجب کیا ہی خدا نے اوسپر حدیث ہی کہ
اتفاق کیا ہی بخاری و مسلم نے اسپر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفقہ عیال کا
واجب ہی مردون پر اور بھی عورتون کو اپنے مردون کے مال سے لینا بقدر
ضرورت کے جائز ہی اور زائد ضرورت اصلیہ سے تصرف کرنا اپنے شوہرون کے
مال مین جائز نہین ہی اسلیے کہ بدون اطلاع کے لینے مین اجازت مشروط ہی

معروف کے لفظ کے ساتھہ کہ لغت مین معنی اوسکے پہچانے ہوے کے ہین
اور حضرتؐ نے معنی اسکے شارع کیطرف سے مقرر کیے ہوے کے مراد
لیے ہین اور عہد کے لام کو اوسپر داخل کیا ہی اسواسطے کہ اوسکی صفتون سے
ہی کہ موصوف کے بدون متحقق نہین ہوتا ہی پس امر اوسکا موصوف ہوگا
اور وہ منحصر ہی قدر ضرورت مین اسلیے کہ باب نفقہ متعلق مصلحت عباد کے ہی
اگر محصور ضرورت پر نہو تو تکلیف اوس چیز کی جسکی طاقت نہین ہی لازم آئیگی
اور دقت مردون کو لاحق ہوگی اسلیے کہ عورتین حریص زیادہ ہوتی ہین بیجا مال
صرف کرنے پر اور مال کے رکھہ چھوڑنے پر اور خدای تعالی نفی کرتا ہی تکلیف
مالایطاق کی اپنے قول لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا سے یعنی اللہ تکلیف نہین دیتا
ہی کسی نفس کو مگر جتنی اوسکو طاقت ہو اور دقت کے نفی کی ہی اپنے قول
وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ سے یعنی نہین دیا اللہ نے تمکو دین کی بات تو نہین حرج
اور خدای تعالی عدل کرتا ہی ایک کو دوسری کی وجہ سے مخمصہ مین نہین ڈالتا
ہی بغیر ضرورت کے واللہ اعلم پھر اپنے مان باپ کو نفقہ دے اگر محتاج ہون
اسوجہ سے کہ نفقہ محتاج مان باپ کا اولاد پر واجب ہی جسکو آسودگی مال کی
حاصل ہی مشکوۃ مین اسی باب مین ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی قال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ روایت ہی عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور اونکے باپ ونکے دادا سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اوسنے کہ میرے پاس مال ہی اور میرے باپ کو احتیاج ہوتی ہی میرے مال کی تو فرمایا آپ نے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے نفع کے لیے ہی اولادین تمھاری بہترین کمائی ہین تمھاری کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے روایت کیا ہی اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفقہ دینا مفلس باپ کو واجبات مین سے ہی اسلیے کہ آنحضرت صلعم نے جواب مین اوس شخص کے کہ جسنے محتاجی بیان کی تھی فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے نفع کے لیے ہی پھر اولاد کو کمائی مین شمار کیا ہی معنی اسکے کہ صرف کرنا اپنی اولاد کے مال کا اپنے کمائی صرف کرنے کے مثل ہی تو پہلا کلام حکایت ہی امر سے باپ پر مال صرف کرنیکی اور امر مفید وجوب کو ہوتا ہی لیکن مان کو نفقہ دینا بھی اولاد پر واجب ہی بشرط انکی محتاجی کے اسواسطے کہ قرآن مین تقسیم ترکہ کی مان باپ پر برابر واقع ہوئی

لکل واحد منہما السدس مما ترک ان کان لہ ولد واسطے ہر ایک کے دونون مین سے چھٹا حصہ ہی
اگر میت کی اولاد نہو اور میت کے لاولد ہونیکی صورت مین ایک تہائی
مان کے لیے قرار دی ہی اور باپ کا حصہ متعین نہین فرمایا عصبات مین
داخل فرمایا اور بھی تعظیم کے حکم مین مان باپ کی برابری ہی جیسا کہ فرمایا
لَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا نہ کہو دونون کو یعنی باپ کو
کلمۂ اف اور سخت نہ کہو اونکو اور کہو اونسے تعظیم کا کہنا یعنی مان اور باپ کے
سامنے کلمۂ اُف کہ عبارت ہی اظہار شکایت سے اور کلمۂ طیش کا نہ لانا چاہیئے
یعنی اونکی عظمت ایسے کلمہ کی بھی متحمل نہین ہی اور سخت کہنا بھی اونکو حرام ہی
اور سامنے اونکے کلام تعظیم اور تبجیل کا کہنا چاہیئے اور جھکاؤ اونکے لیئے
بازو یعنی مان باپ دونون کے لیے بازو خواری کے براہ رحمت (یعنے
اونکے سامنے ذلیل اور خوار رہے بجہت رحمت کرنے کے اونکے حال پر
اور کہو اے پروردگار رحم فرمان دونون کے حال پر جیسا کہ پرورش کیا
اونھون نے مجکو بچپنے مین اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی کہ انکی تعظیم کی اور
اونکے اوپر ترحم کی علت شکر اونکی تربیت کا ہی اور وہ دونون مین موجود ہی

بلکہ مان مین زیادہ ہی اور ایسے ہی اون پر مال خرچ کرنیکی علت بھی شکر
تربیت کا ہی کہ آنحضرت صلعم کے قول ان اولادکم من اطیب کسبکم سے
مستفاد ہوتا ہی اسواسطے کہ تربیت بھی کسبی ہی اور کوئی دوسری مشقت سوائے
تربیت کے اولاد کے لیے اولاد پر معلوم نہین ہوتی ہی تو مال کے خرچ کرنے مین
بھی برابری ہوگی اور بھی اللہ تعالی فرماتا ہی وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوفًا
اور صحبت کر اونکے ساتھ معروف مین یعنی اونکے ساتھ صحبت نیک کرنا چاہیئے
اور مال خرچ کرنا اونپر تنگی کی حالت مین صحبت معروف سے ہی اسواسطے کہ
ظاہر ہی کہ مان باپ سختی و تنگی سے بسر کرین اور اولاد راحت اور فراغ حالی سے
رہے اور چھوٹے اور بڑے سب اسکو معیوب جانتے ہین اور اس امر مین بھی دونوکو
برابر لایا ہی اور ضمیر تثنیہ کی دلالت کرتی ہی مساوات پر واللہ اعلم پھر مال خرچ کرے
اپنے دوسرے قرابت والون پر (بعد مان باپ کے) بعد اونکے یتیمون پر اور فقرائے
اغیار پر اور مسافرون پر کہ اقربا سے نہون قال اللہ تعالی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا
وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتَابِ وَالنَّبِیِّیْنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاكِیْنَ
وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ نیکی نہین ہی صرف رخ کرنا تمہارا

حقوق اقربا کے — بعد حقوق والدین کے

مشرق اور مغرب کی طرف لیکن نیک وہ ہی جو ایمان لایا خدا پر اور آخرت
کے دن پر اور فرشتون پر اور نبیون پر اور دیا مال اپنا خدا کی محبت سے قرابت
والون کو اور یتیمون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور سائلون کو اور خرچ
کیا مال اپنا گلو خلاصی مین قرضدارون اور مکاتبون اور لونڈی غلامون کے
جاننا چاہیے کہ مسکین فقہ مین عبارت ہی اوس شخص سے کہ جو اپنے پاس بجز
اپنے ایک روز کے نفقہ کے کچھہ نہ رکھتا ہو لیکن اس جگہ مطلق محتاج مراد ہی
اور بھی جاننا چاہیے کہ خدا نے ذوی القربی یعنی قرابت والون کو متقدم کیا
پھر یتیمون کو پھر مسکینون کو پھر مسافرون کو پھر سائلون کو پھر خرچ کرنے مین
بندے آزاد کرانے مین اگرچہ عطف کا واو مقتضی ترتیب کو نہین ہی لیکن نظم
کی ترتیب لائق ہی کہ اشارہ عمل کی ترتیب کا ہو فافہم پھر جاننا چاہیے کہ
احسان و منت رکھنا جسکو صدقہ دیا ہی اوسکے اجر کو باطل کرنے والا ہی
جیسا کہ اللہ تعالی کے قول یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
سے ثابت ہوتا ہی ای ایمان والو اپنے صدقون کو سائل پر احسان جتانے
سے اور اوسکو ایذا پہونچانے سے رائگان نکرو جیسا کہ قرآن شریف مین
آیا ہی وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ لیکن سائل کو جھڑک مت تو چاہیے کہ اگر کوئی سائل

سامنے آئے جو میسر ہو تواضع کرے اور اگر دے نہ سکتا ہو تو اوسکو اچھے
کلام سے جواب کرے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ
خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی (یعنی بات نیک اور بہتر اور درگذر کرنا گناہ سے
بہتر ہی اوس صدقہ سے جسکے پیچھے ایذا اور رنج ہو) اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ سائل جس سے مانگتا ہی اگر اوسکے بارے مین گستاخی کرے تو وہ معاف کرے
اور تسکین اور دلاسے سے اوسکو روانہ کرے اور بھی صدقہ دینا مال فاسد سے صدقہ خراب مال سے منع ہے
منع کیا گیا ہی بلکہ بہتر مال سے اپنی ملک کے دینا چاہیئے یہ ثابت ہوا ہی
اللہ تعالی کے اس ارشاد سے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ
مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ای ایمان والو
تصدق کرو اپنی بہترین چیزون مین سے جسکو حاصل کرتے ہو اور اون
چیزون مین سے جنکو اگایا ہمنے زمین سے یعنی غلہ وغیرہ اور نہ قصد کرو
برا مال صرف کرنیکا (یعنی خراب مال اور ضایع تصدق نہ کرنا چاہیے) اور اوس مال کا جسکا
کوئی لینے والا نہین مگر وہ جو آنکھ بند کرلے اور اوسکا عیب دیکھتا ہو (یعنی
ایسا ضایع مال نہ دو جسکو کوئی دوسرا تمکو اگر دے تو دیدہ ودانستہ قبول نکروگے

اور جان لو تم کہ خدا تعالی بے نیاز اور خوشحال ہی یعنی جسکو دیتا ہی قہر و
تند خوئی کا گرفتار نہین کرتا ہی بلکہ شکر کا امر فرماتا ہی وہ بھی اجر کا موجب ہی

واللہ اعلم مولانا روم فرماتے ہین	شعر	ہر چہ خواہی صرف کن در راہ او
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا		(جسکو تم چاہتے ہو اوسکو خدا کی

راہ مین صرف کرو ہرگز نہ پہونچوگے بہترائی کو جبتک خرچ نہ کرو
وہ مال جسکو تم دوست رکھتے ہو اور تصدق کرنا ایام متبرکہ مین اور خوشی کے
وقت مین امر ماثور ہی اور فقرا کا معمول ہی اسلیے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہی
کہ آنحضرت صلعم آخر عشرہ رمضان کے اور وحی آنے کے وقت زیادہ سخی ہوتے تھے
اون اوقات کے اعتبار سے کہ جو سوائے ان دونون کے ہین اور شیوخ
طریقت کی عادت ہی کہ کوئی چیز جمعہ کے دن اور عیدون مین تصدق کرتے
ہین اور بھی جاننا چاہیئے کہ اگر کوئی مہمان آوے تو اوسکو غنیمت جانے اور
اوسکی تعظیم کرے کہ حدیث مین آیا ہی اکرموا الضیف بزرگ داشت کرو
مہمانکی اور شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین اشعار

ای برادر میہمان را نیک دار		ہست مہمان از عطای کردگار
میہمان روزی بخود می آورد		پس گناہ میزبان را می برد

تصدق کرنا ایام متبرکہ اور خوشی کے وقت
تصدق جمعہ و عیدین کے دن
مہمان کی تعظیم

هرکرا جبار دارد دشمنش بازدارد میهمان از مسکنش
ای برادر دار مهمان را عزیز تا بیابی عزت از رحمان تو نیز
مومنی کو داشت مهمان را نکو حق گشاید باب جنت را برو

ای بھائی مہمان کو اچھی طرح سے رکھہ مہمان خدا کی عطا ہی مہمان اگر کسی روز آتا ہی گناہ مہمان دار کے دور کرتا ہی جسکو خدا دشمن رکھتا ہی اوسکے گھر سے مہمان کو پھیر دیتا ہی اۓ بھائی مہمان کو عزیز رکھہ تاکہ تو بھی خدا کی درگاہ سے عزت پائے۔ جو کوئی مومن مہمان کو اچھی طرح سے رکھتا ہی۔ حق تعالی اوسپر دروازے جنت کے کھول دیتا ہی وفیما وقعوا و غیر ذلك من الافعال والاخلاق اور بھی التزام کرے جو کچھ وارد ہوا ہی احادیث مین اوٹھنے بیٹھنے اور دوسرے افعال و اخلاق مین چنانچہ وضو کے بعد کھڑے ہو کر پانی پینا مستحب ہی مشکوۃ مین لکھا ہی بروایت ترمذی او نسائی عن ابی حبة قال رایت علیا توضأ فغسل کفیه حتی انقاهما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعیه ثلثا ومسح براسه مرة ثم غسل قدمیه الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف طهور رسول الله صلی الله علیه وسلم

وضو کے بعد کھڑے ہو کر پانی پینا

روایت ہی ابی حبہ سے کہ کہا اونھون نے کہ دیکھا مین نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو کہ وضو کرتے تھے تو دھوئے اپنے ہاتھون کو یہانتک کہ پاک و
صاف کیا دونون کو پھر کلی کی تین بار پھر ناک مین پانی ڈالا تین بار اور دھویا
مُنہ کو تین بار اور دونون ہاتھون کو تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر
گٹون تک پیر دھوئے پھر کھڑے ہوے اور بچا ہوا وضو کا پانی لیا اور پیا
اوسکو کھڑے کھڑے پھر فرمایا پسند کرتا ہون مین کہ دکھاؤن تمہین کس طرح سے
طہارت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو معلوم ہوا کہ بعد وضو کے
کھڑے ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات سے تھا اور بچا ہوا
وضو کا پانی پینا مستحب ہی اور بھی سجدہ تلاوت کے کرنے کے لیے
کھڑا ہو کہ مستحب ہی سجدہ تلاوت مین کھڑے ہو کر سجدے مین جانا جیسا
کہ کشف مین حضرات سے نقل کیا ہی انہ یستحب القیام قبل السجود و بعدہ
یعنی مستحب ہی کھڑا ہونا قبل سجدہ تلاوت کے اور سجدے کے بعد اور بزازیہ مین
سُنّت کے لفظ لائے ہین یعنی مسنون ہی تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عادات سے تھا کہ آداب سجدہ مین قیام فرماتے اور بھی التزام
کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آداب نشست مین پس اکثر نشست

دوزانو کا طرز پہلا

دوزانو کا دوسرا طرز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوزانو نماز کے طور سے ہوتی تھی جیسا کہ شیخ عبدالحق دہلوی مدارج النبوۃ مین ذکر کرتے ہین اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو اسطرح پر بیٹھتے کہ بائین پانون کو داہنے زانو کے نیچے لاتے اور سرین پر بیٹھتے جیسا کہ بعض سیر اور سلوک کی کتابون مین دیکھا ہی لیکن کتب صحاح ستہ مین صراحت ان دونون طرزون سے دوزانو بیٹھنے کی نظر نہین آئی لیکن عین العلم مین مرقوم ہی کہ اجتناب کرے دونون قدم اور گھٹنون پر بیٹھنے سے مراد شاید اوسکی یہی دو طرز دوزانو کے ہین اسواسطے کہ احتیاط اور فقہا کی نشست صحاح کی احادیث سے ثبوت کو پہونچی ہی چنانچہ اسکا بیان نزدیک ہی آتا ہی لیکن یہ نشست (یعنی دوزانو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حصن حصین مین نماز کے بعد بعض دعاؤن کے پڑھنے کے وقت مفہوم ہوتی ہی وکان صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلوتہ مسح بیمینہ علی راسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اللہم اذہب عنی الہم والحزن رطس ی فی دبر صلوۃ الصبح وهو ثان رجلیہ ت س ض س ی قبل ان یتکلم ت س یعنی رسول اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تھے اور فراغت پاتے تھے اپنی نماز پڑھکر تو داہنے ہاتھ سے اپنے سر پر

مسح کرتے اور فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ روایت کیا ہو اسکو احمد بزاز نے اپنی
مسند مین اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ مین) اور بھی اسکو بعد نماز صبح کے
بیٹھتے تھے دو زانو بیٹھکر روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے اور طبرانی نے معجم وسط مین اور ابن
سنی نے قبل کلام کے (روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے) اسجگہ لفظ ثانی رجلیہ کی آئی ہو
اور ثنا رجلیہ سے عبارت ہو دو زانو بیٹھنے سے اور بھی اکثر نسخ عین العلم مین دیکھا گیا ہو و
احتبی علی قدمیه و رکبتیه یعنی احتبار کرتے تھے اپنے دونون قدمون پر اور اپنے
دونون زانون پر شاید لفظ یحتبئ کے اوسکا ترجمہ گذر چکا ہو لکھنے والے کی غلطی ہو واللہ اعلم
بالصواب اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونون پنڈلیون کو کھڑا کرتے
تھے اور داہنا ہاتھ داہنی جانب سے لاتے اور بائین ہاتھ کی کہنی ہاتھ مین سے
پکڑتے تھے شمائل ترمذی مین ہو عن ربیح بن عبد الرحمن بن ابی سعید عن ابیه عن
جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس فی المسجد احتبی بیدیه
روایت ہو ربیح فرزند عبد الرحمن سے جو فرزند ہین ابی سعید کے وہ اپنے
باپ سے اور وہ اونکے دادا سے کہا اونھون نے یعنی ابو سعید نے
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد مین بیٹھتے تھے احتبا کرتے

دونون اپنے ہاتھون سے احتبا عبارت ہی دونون زانوون کو درمیان دونون کہنی کے پکڑے رہنا اس جگہ سے معلوم ہوا کہ مشائخ تصوف نے اکثر نشست احتبا کی اختیار کی ہی اسوجہ سے کہ اتباع سنت کی دو نون وجہون سے حاصل ہوتی ہی ایک تو یہ نشست مخصوص آنحضرت ص کے عمل مین آئی ہی اور دوسرے کار تفکر سہولت سے ہاتھ آتا ہی وہ بھی سنت ہی کہ اخلاق کے ذکر مین آئیگا انشاء اللہ اور بھی اسی کتاب مین ہی عن قیلة بنت مخرمة انها رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وھو قاعد القرفصاء قالت فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع فی الجلسة ارعدت من الفرق روایت ہی قیلہ دختر مخرمہ سے کہ اونھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین اوس حال مین کہ بیٹھتے تھے بیٹھوائی قرفصا اور اوسکی تفسیر اہل حدیث نے کی ہی اوسے بیٹھک احتبا سے کہ مذکور ہوئی اور بھی صاحب قاموس باوجود اس تفسیر کے دوسری تفسیر بھی لائے ہین اور وہ یہ ہی کہ یہ دونون پنڈلیون کو دراز کرے زمین پر اور دونون پاؤن پر بیٹھے اور اپنے دونون ہاتھون سے زمین پر ٹیک لگائے اور بعضون نے کہا ہی کہ ٹیک دے دونون

ہتی اپنی دونون پنڈلیون پر لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اول تفسیر پر
اکتفا کی دوسری تفسیر کو ترک کر دیا ہی اور اکثر قرفصای آنحضرت کی اول تفسیر
لیگئی ہی عین العلم مین لکہا ہی وکان اکثر جلوسہ علیہ السلام ان ینصب الساقین
ویجعل الیدین علیہما اکثر بیٹھک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح پر
تہی کہ دونون پنڈلیون کو کہڑا کرتے اور ہاتہون کو اونپر رکہتے آپکی نشست
آنحضرت کی تربع یعنی چار زانو کی تہی ابوداؤد نے اپنی سنن مین اسپنے
اسناد سے ذکر کیا ہی عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتے تطلع الشمس حسناء جابر بن سمرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا اونہون نے تہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز فجر کی ادا کر چکتے چار زانو بیٹہتے اپنی نشست مین یہانتک
کہ نکل آتا بخوبی آفتاب کہ زردی باقی نہ رہتی اور صاف ہو جاتا چاہیے
کہ آفتاب نکل آنے کے بعد دوگانہ ادا کرے جیسا کہ پہلے گذرا اور التزام
کرے سوائے ان امور کے دوسرے کامون کا جو حدیث سے ثابت
ہوئے جیسے اوراد احادیث کے اونکے یاد کرنے کے لیے حصن حصین کو
دیکھنا چاہیے لیکن حصر اوسپر نہین بلکہ بعض اوراد دوسری کتابون مین پائے جاتے ہین

اور اوراد کے باب مین ضعیف حدیثون کو بھی ترک نہ کرنا چاہیے اس لیے
فضائل اعمال مین ضعیف حدیثین بھی مقبول ہین لیکن موضوعات سے بچتا
رہے چونکہ یہ مختصر احاطہ اوراد کی وسعت نہین رکھتا ہی بلکہ اوسمین کتابین
مدون کیے گئے ہین اختصار اون اوراد پر جو فقیر کے عادی ہین کیا گیا لہٰذا
ہر نماز فرض کے سُبْحَانَ اللهِ تینتیس ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ
چونتیس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دس بار اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ایک بار اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ایک بار اور اپنے استاذ
استاذ الفقہا قدوۃ المحققین فقیہ البحر والبر مفتی مولوی محمد اصغر قدس اللہ
سرہ العزیز سے سننے مین آیا ہی کہ تمامی اس دعا کی اس طرح پر ہی
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اور آیۃ الکرسی فیہا خالدون تک ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار اور
ایک روایت مین ہی سات بار اور ایک روایت مین ہی سو بار اور یہ بین

اپنے شیخ قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین شیخ المشائخ پیر دستگیر جناب فانی فی اللہ باقی باللہ مرشد دو جہان محقق رموز باری مدقق کنوز لاابالی حضرت مولانا مولوی محمد عبد الوالی سلمہ اللہ تعالی و افاض اللہ علینا من برکاتہ اور اپنے اوستاد کو یعنی فقیہ مولوی محمد اصغر مغفور کو دیکھا ہی کہ بعد ہر نماز کے سات بار لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑہتے تہے اور صبح و شام اوراد ماثورہ کہ حصن حصین مین مذکور ہین پڑہنا چاہیے اور اگر التزام ورد حصن حصین کا کرے بہت نفع دیتا ہی اور بہی صبح کے وقت نماز صبح کے بعد التزام اوراد فتحیہ کا بہی نفع عظیم رکہتا ہی اور اوراد ماثورہ سے بہی ہی اور التزام دلائل الخیرات کا بہی احسن اور احب ہی کہ جامع درود کا ہی اور فقیر کا معمول ہی کہ نماز صبح کے بعد اول ہُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ	اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ

نام ۱۲۲۱ / نام ۱۲۲۲

الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ
اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ	الْحَلِيْمُ	الْعَظِيْمُ	الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ	الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ	الْحَفِيْظُ	الْمُقِيْتُ	الْحَسِيْبُ	الْجَلِيْلُ	الْكَرِيْمُ	الرَّقِيْبُ
الْمُجِيْبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيْمُ	الْوَدُوْدُ	الْمَجِيْدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيْدُ
الْحَقُّ	الْوَكِيْلُ	الْقَوِيُّ	الْمَتِيْنُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيْدُ	الْمُحْصِيْ
الْمُبْدِئُ	الْمُعِيْدُ	الْمُحْيِيْ	الْمُمِيْتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	الْوَاجِدُ
الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الْاَحَدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ
الْمُؤَخِّرُ	الْاَوَّلُ	الْاٰخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِيْ	الْمُتَعَالِيْ
الْبَرُّ	التَّوَّابُ	الْمُنْعِمُ	الْمُنْتَقِمُ	الْعَفُوُّ	الرَّؤُفُ	مَالِكُ
الْمُلْكِ	ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	الرَّبُّ	الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	
الْمُغْنِيْ	الْمُعْطِيْ	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	النُّوْرُ	الْهَادِيْ
الْبَدِيْعُ	الْبَاقِيْ	الْوَارِثُ	الرَّشِيْدُ	الصَّبُوْرُ		

الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ایک بار لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

سات بار بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تین بار اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ تین بار
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ سورہ اخلاص تین بار سورہ فلق تین بار سورہ ناس تین بار
فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ آیۃ الکرسی
حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تین بار اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ

وخير ما بعده و اعوذ بك من شر ما في هذا اليوم و شر ما بعده رب
اعوذ بك من الكسل و سوء الكبر رب اعوذ بك من عذاب
في القبر و عذاب في النار اللهم اني اعوذ بك من الكسل و الهرم
و سوء الكبر و فتنة الدنيا و عذاب القبر اصبحنا و اصبح الملك
لله رب العلمين اللهم اني اسألك خير هذا اليوم فتحه و نصره
و نوره و بركته و هداه و اعوذ بك من شر ما فيه و شر ما بعده
اللهم بك اصبحنا و بك امسينا و بك نحيى و بك نموت و اليك
النشور اصبحنا و اصبح الملك لله و الحمد لله لا شريك له
لا اله الا هو و اليه النشور اللهم فاطر السموات و الارض
عالم الغيب و الشهادة رب كل شيء و مليكه اشهد ان لا اله
الا انت اعوذ بك من شر نفسي و شر الشيطان و شركه و
ان نقترف على انفسنا سوءا او نجره الى مسلم اللهم اني
اصبحت اشهدك و اشهد حملة عرشك و ملائكتك و
جميع خلقك بانك لا اله الا انت و ان محمدا عبدك و رسولك
اللهم اني اصبحت اشهدك و اشهد حملة عرشك و ملائكتك

وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ چار بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ
مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ
وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا
وَّرَسُوْلًا تین بار اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ
اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تین بار اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تین بار
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ

لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عِلْمًا أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا
مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ
أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ تین بار
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَأَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَأَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَأَرْأَفُ
مَنْ مَلَكَ وَأَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطٰى أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ إِلَّا بِإِذْنِكَ
وَلَنْ تُعْصٰى إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيْدٍ
وَأَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَأَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ
الْآثَارَ وَنَسَخْتَ الْآجَالَ الْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ
عَلَانِيَةٌ الْحَلَالُ مَا أَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ

وَالْاَمْرُ مَاقَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ
الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ
السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَلَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ
اَنْ تُقْبِلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ وَفِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ
وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ تین بار حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَعَلَیْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سات بار لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ
سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ
سو بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَ
زِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ تین بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَسَلِّمْ دس بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ
وَقَهْرِ الرِّجَالِ تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْٓ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً يَّتْبَعُهَا
فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ
يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ستائیس بار اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ
لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا
وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا اَسْاَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ
يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ
حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ
كَانَ وَمَا لَمْ تَشَاْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتُ
وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا
بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ
بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ
خَطِيْئَةً مُّحْبِطَةً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ
وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ
وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ
وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بعد اسکے اوراد فتحیہ دعاء رقاب کے
ساتھ بعد اوسکے شجرہ طیبہ اپنا اور مناجات صدیقیہ اور دو مناجات علیہ
اور جب آفتاب صاف ہو جاے پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا
وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَ
اَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ پھر اشراق کی نماز چار رکعت
دو سلام سے بعد اوسکے نماز ضحی آٹھ رکعت دو سلام سے پڑھکر ایک
منزل قرآن مجید بحساب فمی بشوق شروع جمعہ سے ختم پنجشنبہ کرے یعنی باین طور کہ فاتحہ سے
مائدہ تک وہان سے یونس تک وہانسے بنی اسرائیل تک وہانسے شعراء تک وہانسے والصافات
تک وہانسے ق تک وہانسے آخر تک اور کبھی ختم عثمانی وہ بھی ہفتہ مین ہوتا ہی اور یہ ختم مقصد
حاصل ہونے کے لیے بہت نافع ہی بعد اسکے ایک منزل دلائل الخیرات کی بعد اسکے ایک
منزل حصن حصین کی پھر دعاے سریانی پھر قصیدہ بردہ پھر دعاء کبریت احمر اور دوسری دعائین
کہ جنکو فقیر نے اپنے طرز پر احادیث سے استخراج کیا ہی اور جامع اوراد نام رکھا ہی فقط
(مترجم کہتا ہی جامع الاوراد آخر مین اس رسالے کے مینے ملحق کر دیا ہی) اور شب مین
سورہ ملک اور سورہ الم سجدہ اور دوسری سورتین کہ احادیث صحیحہ سے
پڑھنا جنکا ماثور ہی پڑھے اور بھی مستحب ہی کہ آخر رکوع سورہ آل عمران

ختم عثمانی مقصد حاصل ہونے کے لیے بہت نافع ہے

ان فی خلق السموات سے آخر سورہ تک التزام کرے جسوقت نماز تہجد کے لیئے سوتے سے اوٹھے جیساکہ شمائل ترمذی مین ہی اور سنن ابی داؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے اوٹھتے اپنی آنکھون کو ملتے اور آخر سورۂ آل عمران ان فی خلق السموات سے پڑہتے تھے اور بھی اختیار کرے التزاماً اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی قدرت اپنے مین ہو اسلیے کہ احاطہ تمام اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرت بشریہ سے ہماری خارج ہی کہ اللہ جل شانہ اپنے قول انك لعلی خلق عظیم سے عظمت اوسکی بیان فرماتا ہی اور بعض اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالۂ تنشیط العشاق فی احوال النبی المشتاق مین مین نے ذکر کیئے ہین جو تفصیل چاہتا ہو اوسکو چاہیئے کہ اوس رسالے کو دیکھے و ایضا

یلتزم الجماعة فیما وردت فیه لتاکدها اور بھی التزام کرے جماعت کا اون نمازون مین جنمین جماعت کا مؤکد ہونا ثابت ہی یعنی التزام کرنا جماعت کا اون نمازون مین جنکا ادا کرنا جماعت کے ساتھ ثبوت کو پہونچا ہی ضروری ہی ہرگز ہرگز اوس سے غفلت نکرے ہو اسلئے کہ تاکید جماعت کی بہت حدیثون سے ثابت ہی اور وہ نمازین جنمین جماعت

ماثور ہی پانچون وقت کی فرض نمازین اور جمعہ اور نماز دونون عید کی اور نماز سورج گہن کی اور تراویح کی نماز اور وہ وتر جو بعد تراویح کے پڑھی جاوے لیکن وتر بدون رمضان کے تنہا ادا کرنا چاہیے اور جماعت اوسمین مکروہ ہی اور ایسے ہی نوافل سواے ان نمازون کے جو مذکور ہوے جماعت اونمین مکروہ ہی بالاتفاق اور تفصیل اوسکی رسالہ منہاج الرضوان فی قیام رمضان مین مین نے لکھی ہی پس نماز تہجد اگر جماعت کم چار آدمی سے ادا کی جاوے تو کوئی قباحت نہین رکھتی ہی اسلیئے کہ شمائل ترمذی اور سنن ابوداؤد وغیرہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی نماز تہجد مین تو معلوم ہوا کہ جماعت بدون تداعی کے کوئی حرج نہین رکھتی ہی بلکہ تداعی کہ عبارت ہی کثرت مقتدیون سے چار شخصون تک اور کم اس سے جائز ہی ایسا ہی درمختار مین ہی ولا یصلی الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان ای یکرہ ذلک لو علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة لواحد کما فی الدرر اور نہ نماز پڑھی جاوے جماعت کے ساتھ مگر وتر اور نہ کوئی نفل رمضان کے باہر یعنی مکروہ ہی یہ اگر ہو علی سبیل التداعی باین طور کہ اقتدا کرین چار

ایک شخص کی جیسا کہ در رمین ہی ویلتزم مداومۃ القران بان یختم فی
شہر او فی عشرۃ او فی اسبوع او فی ثلثۃ ایام اور التزام کرے
ہمیشہ قرآن پڑھنے کا باین طور کہ ختم کرے قرآن ہر مہینے مین یا ہر عشرہ مین
تو ہر مہینے مین تین ختم پڑھیگا یا ہر ہفتہ مین (تو ہر ماہ مین چار ختم اور کچھ زیادہ
ہونگے) یا ہر تین روز مین (تو ہر ماہ مین دس ختم ہونگے) ولا یزید علی ذلک
الا فی رمضان اور اسپر زیادہ نہ کرے سوائے رمضان کے یعنی جلد ختم کرنا
تین روز سے کم مین جائز نہین ہی بجز رمضان کے ایسا ہی خزانۃ المفتیین
مین ہی لیکن فضل یہ ہی کہ ختم کرنے مین جلدی نکرے سوائے رمضان کے
ایک ہفتہ سے کہ حدیث مین ممانعت اسکی میری نظر سے گذری ہی مشکوۃ
مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے باب صیام تطوع مین تمامی
حدیث صیام مین مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
واقرأ القران فی کل شہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم
صوم داود علیہ الصلوۃ والسلام صیام یوم وافطار یوم واقرأ فی کل
سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذلک پڑھ قرآن کو ہر مہینے مین یعنی ایک ختم
کہا (یہ مقولہ عبد اللہ کا ہی) کہ مین تحقیق زیادہ طاقت رکھتا ہون کہا

آنحضرت نے روزہ رکھ افضل روزہ کہ صوم داؤد علیہ السلام ہر اد رود سلام
ہوا ونیز اد رود بھیجنا غیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدون ملائے
نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص حضرت کے ساتھ ہی دوسرونکو
نہ چاہیئے جیسا کہ اوپر گذرا اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
درود بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام پر مخصوص آنحضرت کے ساتھ ہی
وہ روزہ ایک روز کا ہی اور افطار دوسرے روز کا (یہ تفسیر صوم
داؤد کی ہی اور ہر ہفتہ مین ایک ختم پڑھ اور اسپر زیادہ نکر یہ نہی تحریمی نہین
بلکہ بیان فضلیت کا ہی اسلیے کہ بیان فضل کا متعلق ایجاب کے ساتھ
نہین ہوسکتا ہی لیکن تین روز سے کم مین ختم کرنا کروہ ہی مشکوۃ مین ہی
باب آداب تلاوت مین عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لم یفقہ من قرأ القران فی اقل من ثلث رواہ الترمذی
وابوداود والدارمی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین کا اور دانائی وہ شخص نہین پاتا ہی
جو قرآن کو تین روز سے کم مین پڑھتا ہی روایت کیا ہی اسکو ترمذی اور
ابوداؤد اور دارمی نے پھر طریق ختم ہفتہ کا کہ ہر روز ایک منزل منازل فمی

منازل فمی بشوق

بشوق سے پڑھے مراد فا سے سورۂ فاتحہ اور میم سے مائدہ اور یا سے
یونس اور با سے بنی اسرائیل اور شین سے شعرا اور واو سے والصافات
اور قاف سے سورۂ قاف ہی اور افضل یہ ہی کہ شروع کرے جمعہ کے
روز اور ختم کرے پنجشنبہ کو جیسا کہ شاہ اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ
دہلوی نے اپنے رسالہ مسمی بہ چہار باب مین لکھا ہی اور عین العلم مین
مرقوم ہی والاحزاب المرویة سبعة ثلث سور ثم خمس ثم سبع ثم تسع ثم احدی
عشرة ثم ثلث عشرة ثم الباقی وکان عثمان یبتدئ لیلة الجمعة و یختم
المائدة ثم هود ثم مریم ثم طس ثم ص ثم الرحمن ثم الباقی
یعنی جو منزلین کہ مروی ہین سات ہین تین سورتین پھر پانچ سورتین پھر سات
سورتین پھر نو سورتین پھر گیارہ سورتین پھر تیرہ سورتین پھر باقی اور امیر المومنین
عثمان رضی اللہ عنہ شروع کرتے تھے جمعہ کی شب مین اور تمام کرتے تھے
سورۂ مائدہ پھر سورۂ ہود پھر مریم پھر طس پھر صاد پھر رحمان پھر باقی اور طرز
ختم سہ روزہ کا منازل فیل ہی فا سے فاتحہ یا سے یونس لام سے لقمان مراد ہی
اور چونکہ رمضان مستثنی ہی تلاوت کے بارے مین دوسرے روزون سے
فان شاء ختم فیه کل یوم ولیلة مرتین تو اگر چاہے ختم کرے رمضان مین

ہر دن رات مین دو مرتبہ لانہ شہر جلد و تشمیر اسلیے کہ یہ مہینہ مشقت
اور ریاضت کا ہی تو کثرت عبادت کی اسمین اولی ہی جیسا کہ مشکوۃ مین ہی
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
اول لیلۃ من شہر رمضان صفدت الشیاطین و مردۃ الجن و غلقت
ابواب النیران فلم یفتح منہا باب و فتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منہا باب و
ینادی مناد یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر و للہ عتقاء من النار
و ذلک کل لیلۃ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و رواہ احمد عن رجل
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اونھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب پہلی شب رمضان کی ہوتی ہی یعنی غرۂ رمضان بند اور قید
ہو جاتے ہین شیطان اور بد اور مفسد جن اور بند ہو جاتے ہین دروازے
دوزخ کے یہانتک کہ کوئی دروازہ نہین کھلتا ہی اونمین سے اور کھولے
جاتے ہین جنت کے دروازے یہانتک کہ بند نہین ہوتا کوئی دروازہ
اوسکا اور آواز دیتا ہی آواز دینے والا یعنی ہاتف غیبی ای نیکی ڈھونڈھنے
والے نیکی زیادہ کر یعنی نیکی دوسرے دنون سے اسمین زیادہ کرنا چاہیئے
اور چونکہ اور دنون مین علاوہ رمضان کے تین دن تک ختم کرنیکی رخصت دی گئی ہی

اور اس ماہ مین ہم مامور ہین زیادہ نیکی کرنے کے اور تلاوت بھی نیک کام
مین سے ہی بلکہ کل ذکرون سے افضل ہی کہ بعض کتب حدیث مین نظر سے
گذرا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الذکر تلاوۃ القرآن
بزرگ تر ذکرون کا تلاوت قرآن کی ہی تو زیادہ تلاوت کرنا اس ماہ مین
اولی ہوا اور ای بدی کرنے والے کم کر یعنی بدی اپنی اور غفلت بھی
برائیون مین ایک برائی ہی تو ذکر کرنا زیادہ چاہیے اور روایت کیا ہی
اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ہی احمد نے ایک مرد سے

کہ جسکا نام نہین ذکر کیا صح عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ انہ کان یختم فی شہر

رمضان احدی وستین فی الیوم مرۃ وفی اللیل مرۃ وفی التراویح مرۃ
وھکذا عن الشافعی اور صحت کو پہونچا ہی ہمارے امام اعظم ابی حنیفہ کوفی سے رحم
کرے اللہ اوپر کہ تحقیق ختم کرتے تھے یعنی قرآن کو رمضان مین اکسٹھ بار
دن مین ایک بار اور رات مین ایک بار تو یہ ساٹھ ختم تمام ماہ مین ہوے
اور تراویح مین ایک بار یعنی پورے مہینے مین تو سب اکسٹھ ختم ہوے
اور ایسا ہی روایت کیا ہی قاضی خان اور صاحب برہان وغیرہ نے
اور ایسا ہی مروی ہی امام شافعی رحمہ اللہ سے یعنی رمضان مین اکسٹھ ختم پڑھتے

روایت کیا ہی اسکو شہاب الدین قسطلانی نے مواہب مین وایضا یلتزم
تکثیر الصلوۃ علی النبی والہ فان فیہا برکۃ اور بھی التزام کرے کثرت سے درود پڑھنے کا درود کی کثرت کرے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل پر آنحضرت کے اسلیے کہ اسمین
برکت عظیم ہی کہ فضائل اوسکے حدیث مین بہت آئے ہین کہ یہ مختصر اوسکے
بیانکی وسعت نہین رکھتا ہی لیکن تھوڑا اوسمین سے تبرکا بیان کرتا ہون
تاکہ طالب خیر کو کفایت کرے سنن ابی داؤد مین مروی ہی عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایک بار رحمت کرتا ہی خدا اوسپر دس بار
دلائل الخیرات مین مرقوم ہی کہ جو شخص درود بھیجے مجھپر دس بار رحمت کرتا ہی
اللہ اوسپر سو بار اور جو شخص درود بھیجتا ہی مجھپر سو بار رحمت کرتا ہی اللہ اوسپر
ہزار بار اور جو شخص درود بھیجتا ہی مجھپر ہزار بار حرام کرتا ہی اللہ اوسکے
بدن کو آگ پر دوزخ کے اور ثابت رکھتا ہی اوسکو اللہ ثابت بات یعنی
کلمۂ توحید لا الہ الا اللہ پر دنیا کی زندگی مین اور آخرت مین نزدیک سوال
منکر نکیر کے اور اوسکو داخل کرتا ہی جنت مین اور ہو جائیگا درود اوسکے لیے

نور قیامت کے روز پل صراط پر اوس مسافت تک کہ پانچ سو برس مین
ختم ہوتی ہی اور دیتا ہی اللہ اوسکو عوض مین اوسکے ہر درود کے جو اوسنے
مجھپر بھیجا ہی ایک محل جنت مین کم درود ہو یا زیادہ اور بھی ابوداؤد
مین ہی عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال
من سره ان يكتال بالمكيال الاوفی اذا صلی علينا اهل البيت فليقل
اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجه امهات المؤمنين وذريته
واهل بيته كما باركت علی ال ابراهيم انك حميد مجيد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو پسند آئے کہ تُل جائے
اوس پیمانے مین جو زیادہ پورا ہی یعنی کامل کہ کم نہین ہوتا ہی جب درود
بھیجے مجھپر اور یا میرے گھر والون پر چاہیے کہ کہے اللهم صل علی محمد
النبي الامی وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما باركت
علی ال ابراهيم انك حميد مجيد یعنی ای بار خدایا درود بھیج محمد پر جو نبی
ہین ن پڑھے ہین کسی مخلوق سے (یعنی کسی مخلوق کی تعلیم نہین پائی ہی بلکہ خدا
کا دیا ہوا علم تھا بلا واسطہ مخلوق کے نہ یہ کہ معنی ہون بے علم کے اسلیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کامل اور بہت تھا جیسا کہ سعدی کہتے ہین

اوس بچہ سے کہ قرآن کو بغیر درست کیے کتب خانے کتنے مذہبون کے دستو
اور اونکی بیبیون پر کہ مان ہین ایمان دارونکی یعنی وہ کل ایماندارونکے
لیے مثل ماؤن کے ہین تعظیم اور تکریم مین اور اونکی ذریت اور گھروالون پر
کہ وہ عبارت ہی اہل وعیال سے جیسا کہ برکت اور زیادتی بھیجی تونے اولاد
ابراہیم پر تو ہی ستودہ یعنی لائق تعریف ہی اور سواے تیرے کوئی نہین
اس جگہ سے سمجھا جاتا ہی کہ ثواب درود کا بدون ملائے اہل بیت کے
موجب کمال کو نہین تو درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ بدون ذکر
اہل بیت کے موجب قلت ثواب کو ہی اور مشکوۃ شریف مین لکہا ہی
عن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیٔ
حتی تصلے علی نبیك رواہ الترمذی حضرت عمر بن الخطاب سے (کہ خلیفہ ثانی ہین)
رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا لگی
رہتی ہی آسمان اور زمین کے درمیان اوپر نہین چڑہتی کوئی چیز اوسمین سے
یہانتک کہ درود نہ بھیجے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روایت کیا ہی اسکو
ترمذی نے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ دعا بدون درود نہ بھیجنے کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درجۂ قبولیت کو نہین پہونچتی تو مقصد حاصل
ہونا بدون اسکے غیر متصور ہی ویداوم مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث
والفقہ والتصوف اور بھی چاہیے کہ ہمیشگی کرے کتب تفسیر کی مطالعۃ
اور زیادہ صحیح تفسیرون مین بیضاوی اور مدارک اور جلالین اور معالم ہین
اور یہ اہل فن والون کے نزدیک درسیات مین ہی اور کتب حدیث
کتب حدیث کے چار طبقے ہین پہلا طبقہ وہ ہی جسمین احادیث ضعیف نہون اور
مشہور ہو درمیان علماے فقہ اور محدثین کے اور اوسپر عمل کیا جاتا
ہو اور فقہا کے نزدیک مستند ہون اور اگر اتفاقا کوئی حدیث ضعیف
اوسمین مذکور ہو تو اوسکے احوال بھی اوسکے ساتھ ہون اور اس
طبقے مین تین کتابین ہین پہلی اوسکی موطا امام مالک ہی صحیح بخاری
اور صحیح مسلم طبقہ دوسرا وہ ہی کہ امور مذکورہ مین صحیحین کے درجہ پر نہ
عبارت بخاری اور مسلم سے ہی نہ پہونچے لیکن صحیحین کے قریب ہو شامل
جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی اور ان چھون کو صحاح ستہ
کہتے ہین لیکن سنن ابن ماجہ وہ کم ہی ان چھ سے اور بعضون نے اسکو
صحاح ستہ مین گنا ہی اور موطا کو خارج کیا ہی اونسے اور افضل جامع

تیسرا طبقہ وہ ہی کہ تصانیف سے اون علما کے ہو جو صحیحین سے پہلے گذرے
یا زمانے مین ہون انکے یا انکے ملنے والون مین ہون اور التزام
صحت مثل اونکے نہ رکھتے ہون جیسے مُسندِ امام شافعی اور مُسندِ دارمی
اور مُسندِ ابو یعلیٰ موصلی اور مصنّف عبد الرزاق اور مصنّف ابی بکر بن
ابی شیبہ اور مُسند عبد اللہ بن حُمید اور مُسند ابی داؤد طیالسی اور یہ
ابی داؤد صاحب سنن کے علاوہ ہین اور سُنَنِ دارقطنی اور صحیح ابن
حبان اور مُستدرکِ حاکم اور بیہقی کی کتابین اور طحاوی کی کتابین
اور تصنیفین طبرانی کے اور ان کو تحقیق صحت و ضعف سے کے بعد
عمل مین لانا کوئی حرج نہین رکھتا ہی اور تینون مُسندین امام اعظم رح
کی بھی صحاح مین سے ہین اور جاننا چاہیے کہ ضعیف حدیث بھی
فضائل اعمال مین مقبول ہی لیکن غیر فضائل مین اگر مرتبہ حسن کو پہونچ جائے
مقبول ہی ورنہ نہین جیسا کہ مقدمہ ترجمہ مشکوۃ مین شیخ عبد الحق دہلوی
نے لکھا ہی اور بھی ہمیشگی کرے کتب فقہ دیکھنے کی اور فقہ علم ہی مسائل
کا جو مستنبط ہین اصول اربعہ سے کہ کتاب و سنت و اجماع و قیاس ہی
لیکن طریق استنباط کا تو داخل ہی اسمین علم کلام بھی کہ عبارت ہی علم عقائد سے

اور اصح کتب اوسکی شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی ہی اور شرح عقائد نسفیہ اور
شرح عقائد جلالی اور سواے انکے جو علما کے درمیان متداول ہین مثل شرح
مواقف غیرہ کے اور کتب علم اصول اور اصح اوسکا منار اور حسامی اور
توضیح شرح تنقیح اور تلویح حاشیہ اوسکا ہی اور اصول بزدوی اگر مل جاوے
تو زیادہ نافع ہی اور فقہ مین داخل ہین علم جزئیات فرعیہ اور اصح اوسکا
درمختار اور بحرالرائق اور ہدایہ اور سوا اوسکے اور متن) اور بھی التزام کرے
کتب تصوف کا اسواسطے کہ زیادہ نفع دیتا ہی جیسے فصوص الحکم اور فتوحات
مکیہ اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور پندنامہ فریدالدین عطار
کا اور اسرارنامہ اونکا اور مثنوی مولانا روم اور دیوان حافظ اور
گلستان اور بوستان سعدیؒ کے فانی سمعت شیخی یروی من شیخہ انہ کان
یقول من داوم علی مطالعۃ مثنوی المولوی المعنوی فانا ضامن انہ لا یخرج من الدنیا
اسلیے کہ مین نے اپنے شیخ سے سنا ہی کہ وہ اپنے شیخ سے (یعنی حضرت
قدوۃ العرفا میرے دادا کے باپ مولوی انوار الحق قدس سرہ العزیز سے
روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے جو شخص ہمیشہ مطالعہ کرے مثنوی
مولوی معنوی (یعنی حضرت جلال الدین رومی قدس سرہ کا) تو مین اوسکا

ضامن ہون کہ وہ دنیا سے نجائیگا مگر عارف ہوکر وفی الدر المختار فی باب المرتد

فی رد من قال لفصوص الحکم انہ خارج عن الشریعۃ نقلا عن صاحب القاموس بعد ثناء

للشیخ اور درمختار مین لکھا ہی باب المرتد مین رد مین اوس شخص کے جو کہے فصوص الحکم

کے بارے مین کہ وہ شریعت سے باہر ہی یعنی خلاف شرع ہی نقل کرکے

صاحب قاموس سے بعد اونکی تعریف کرنے کے شیخ کے یعنی محی الدین

بن عربی کی لفظ بعد ثناء کے عبارت درمختار کی ہی ومن خواص کتبہ انہ من

واظب علی مطالعتہا انشرح صدرہ لفک المعضلات وحل المشکلات وقد

اثنی علیہ العارف عبد الوہاب الشعرانی سیما فی کتابہ تنبیہ الاغبیاء علی

قطرۃ من بحر علوم الاولیاء فعلیک بہ وباللہ التوفیق انتہی اور

خاصیت اور تاثیرات سے اونکی کتابونکی یعنی محی الدین عربی کی یہ ہی

کہ جو شخص ہمیشگی اونکے کتابون کے مطالعہ کی کرے کشادہ ہوگا اوسکا

سینہ باریکیون اور پیچیدگیون کے حل کرنے اور مشکلات کے کھلنے کے

لیے اور اونکی تعریف کی ہی عارف عبد الوہاب شعرانی نے خصوصاً

اپنی کتاب تنبیہ الاغبیاء علی قطرۃ من بحر علوم الاولیاء مین پس لازم کر تو

اپنے اوپر مطالعہ اوسکا یعنی اونکے کتب کا اور اللہ کے پاس اکھٹا کرنا

مثنوی کا درس دینے والا عارف ہوکر دنیا سے جاویگا

اسباب خیر کا ہے انتہا کو پہونچی عبارت درمختار کی ویلتزم پاس انفاس یان

یجری لا اله مع النفس التی تلج فی البدن والا الله مع النفس التی تخرج اور چاہیئے

کہ التزام کرے پاس انفاس کا کہ وہ عبارت ہے عاشقوں کے نزدیک

اس سے کہ جاری کرے کلمۂ لا الٰہ کو اوس سانس کے ساتھ جو پیٹ

مین جاتی ہے اور باطنی جاری کرنے کے ساتھ تصور کرین نفی اپنی ذات کی اور

دوسری مخلوقات کی اور جاری کرے کلمۂ الا اللہ کو اوس سانس کے

ساتھ جو اوپر کو آتی ہے پیٹ سے اور اثبات ذات باری کا کرے فاذا

استقر بذلک فلیلتزم الله الله هکذا مع کلتا النفسین اور جب قرار پکڑ جاوے

اور عادی ہوجاوے اوسکا تو چاہیئے کہ اسم ذات کو لازم پکڑے کہ وہ

الله الله ہے دونون سانسون کے ساتھ اور یہ بھی پاس انفاس ہے واذا

استقر جمیع ماذکر واعتاد به فلیراقب اور جب قرار پکڑین یہ سب چیزین جو ذکر

کی گئین اور انکا عادی ہوجاوے تو اوسکو چاہیئے کہ مراقبہ کرے

وهو ان یتصور نفی نفسه عند شخص لا اخر وهی مرتبة الفناء اور مراقبہ یہ ہے

کہ تصور کرے اور ذہن مین رکھے اپنے نفی کو سامنے دوسرے کے

صورت کے اور یہی مرتبہ فنا کا ہے وطریقها ان یجلس مستقبلا الی القبلة

علی هیئۃ التشہد و یغمض عینیہ و یضم فمہ و یشد منخریہ بوسطی یدایہ و یضع

ابہامیہ علی صماخیہ داو لاینفی نفسہ عند شخص شیخہ ١ اور طریقہ اوسکا یعنی مراقبہ کا

یہ ہی کہ بیٹھے رو بقبلہ بصورت تشہد یعنی جیسے نماز مین بیٹھتے ہین دوزانو

اور بند کرے دونون آنکھون کو اور مُنہ بند کرے اور ناک کو بند کرے

باین طور کہ دونون ہونٹون کو لیوے درمیان دونون چھنگلیا اور

اوسکی پاس والی اونگلی کے دونون ہاتھون سے اور سخت بند کرے

دونون سوراخ کو ناک کے دونون ہاتھونکی بیچ والی اونگلی سے اور دونون آنکھون پر دونون

ہاتھونکی کلمہ کی اونگلی رکھے اور دونون انگوٹھون کو دونون کانون کے سوراخ مین رکھے

اور چاہیے کہ نفی کرے اپنی ذات کی اپنے شیخ کی صورت کے سامنے (یعنی میرا وجود

کالعدم ہی اور جو کچھ ہی شیخ ہی) واستقرار ذلک الامر فناء فی الشیخ اور اس امر کا

قرار پکڑنا فناء فی الشیخ ہی و اذا استقر الفناء فی الشیخ ای صار عرضا لازما

لہ فلیتصور نفی شیخہ ایضا فی شخص الرسول و ہو فناء فی الرسول

اور جب قرار پکڑے فنا فی الشیخ یعنی مانند عرض لازم کے اوسکے لیئے

ہو جاوے کہ جدا نہو اوس سے بلکہ تصور شیخ کا ہر وقت ذہن مین رکھے

تو چاہیے کہ تصور کرے نفی شیخ کو بھی صورت مین رسول کی وہی فنا فی الرسول ہے

واذا استقر ذلك فليتصور نفيه ایضا فی اسم الذات لکون شخصه تعالے

غیر مقید و محاط بالذھن ھو فناء فی اللہ آہ اور جب قرار پکڑے یہ یعنی فنا فی الرسول

تو چاہیئے کہ تصور کرے اوسکی نفی کا اسم ذات مین یعنی اسم اللہ میں اس لیے

کہ ذات اوس خدا کی مقید نہین اور ذہن سے احاطہ نہین ہوتا ہی یعنے

اوسکی ذات کو ذہن احاطہ نہین کرسکتا ہی یہی فنا فی اللہ کا مرتبہ ہی کہ وہ

الگ ہی تمام موجودات سے فاذا استقر ذلک الامر حتی صار بان لا یری

غیر اللہ موجودا فی وقت فھو المشاھدۃ وھی البقاء باللہ ومراتبہ غیر

عدیدۃ پھر جب کہ قرار پکڑے یہ امر یعنی فنا فی اللہ یہانتک کہ

ہوجاوے وہ شخص اس مرتبہ پر کہ نہ دیکھے غیر خدا کو موجود کسی وقت مین

پس یہی مشاہدہ ہی اور یہی بقا باللہ ہی اور اسکے درجے بہت ہین کہ حیطۂ

ضبط سے باہر ہین مترجم کہتا ہی کہ مین نے اپنے اوستاد مدظلہ سے سُنا ہی

کہ گو اثر کل اذکار کا بدون تعلیم شیخ ظاہر نہین ہوتا ہی اور اسکو بزرگون نے

تجربہ کیا ہی مگر یہ مراقبہ بدون تعلیم شیخ اور توجہ شیخ ٹھیک ہو ہی نہین سکتا

ہی اور بدون تعلیم شیخ کرنے مین سخت اندیشے ہی بلکہ بہت سے لوگ

اسمین صراط مستقیم سے علیحدہ ہوجاتے ہین اسلیے تعلیم و توجہ شیخ

پر ضرور ہی المکاشفۃ ھی ثمرۃ الفناء وھی عبارۃ عن کشف الاشیاء الغائبۃ

عن بصرۃ الظاھری واللہ اعلم بالصواب اور مکاشفہ ثمرہ فنا کا ہی اور وہ عبارت

کھل جانے سے اون چیزون کے ہی کہ جو اوسکے ظاہری آنکھون سے پوشیدہ

ہین اور یہ جو کچھہ ہی بسبب توفیق اور تعلیم خدا کے ہی اور علم غیب نہین اسلیئے

کہ علم غیب عبارت ہی پوشیدہ چیزون کا جاننا بدون کسی کی تعلیم کے اور

وہ مخصوص خدا کے ساتھہ ہی اور خدا زیادہ جانتا ہی خاتمہ جو کہ اب مین

بیان کرتا ہون اوسی پر کتاب کو ختم کرتا ہون اعلم ان کل ذلک لایحصل

الابکسر النفس ھو عبارۃ عن تبدل الامارۃ باللوامۃ او المطمئنۃ

ای بھائی جان لے کہ جو کچھہ مین نے اس رسالے مین ذکر کیا ہی ہاتھہ

نہین آتا بدون نفس توڑنے کے اور وہ نفس امارہ کا نفس لوامہ یا مطمئنہ کے

ساتھہ بدل جانا ہی اور نفس کا توڑنا اہم کام ہی اور واجب ہی وجوب اوسکا

خدا کے اس کلام سے ثابت ہوتا ہی واما الذین استنکفوا واستکبروا فیعذبہم

عذابا الیما ولا یجدون لہم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا اور جو لوگ عار

کرتے ہین بندگی کرنے سے اور اپنے کو بزرگ جانتے ہین اور یہ امر

نفس کی خاصیتون سے ہی تو عذاب کریگا خدا اونکو دکھہ دینے والا سخت عذاب

(حاشیہ: مکاشفہ سے بھی نہین علم غیب خدا کی اور کو)

اور نہ پائینگے اپنے لیے خدا کے علاوہ کوئی دوست اور نہ کوئی یار اور نفس
سے مطمئن نہ رہے کیونکہ وہ دشمن ہی گھات میں جیسا کہ مولانا رومی فرماتے ہین شعر

نفسِ کافر کُش جہان را زندہ کُن خواجہ را گشتست ورا بندہ کن

نفس کافر کو مار جہان کو زندہ کر؛ اپنے آقا کو اوسنے ارا ہی اوسے زیر کر

اعلم ان النفس علی ثلثۃ انواع نفس امارۃ وھی التی تامر الی الخبائث،
وتھم الانسان علیھا نھی عن الخیر جان لے ای بھائی کہ نفس کی تین
قسمین ہین ایک اونمین سے امارہ ہی اور وہ اوس نفس کو کہتے ہین
جو حکم کرے اور رغبت دلائے بدی کی اور آمادہ کرے لوگون کو اوسپر
اور روکے اور منع کرے نیکی سے اور یہ سب نفسون مین بدتر ہی کہ
قرآن مین ہی ان النفس لامارۃ بالسوء تحقیق نفس یعنی نفس امارہ حکم کرنیوالا
اور آمادہ کرنے والا بدی کا ہی پس بدی اور شومی کو اوسکی خدا نے
ذکر کیا ہی اس سے بدتر کیا ہوگا ولوامۃ وھی عبارۃ عن التی تلوم الانسان
علی افعالہ لئلا یظن افعالہ حسنۃ فیتکی علیہا اور دوسرے نفس لوامہ ہی
نفس لوامہ وہ نفس ہی کہ جو انسان کو ملامت کرتا ہی اوسکے افعال پر
تاکہ اپنے افعال کو اچھا سمجھکر اونپر بھروسہ نہ کرے کہ مبادا اوسکا باعث ہو

اور یہ نفس ابرار کا ہی خدانے اوسکی قسم کھائی ہی فرمایا ہی لا اقسم بالنفس اللوامۃ
یعنی قسم کھاتا ہون مین نفس لوامہ کی لا اسجگہ زائد ہی اشارہ ہی قسم کے
بزرگ رکھنے کا و مطمئنۃ وھی التی استقرت بذکر اللہ واستغنت عن غیریتہ
تیسری نفس مطمئنہ ہی اور وہ وہ نفس ہی جسنے قرار پکڑا اور عادت کرلی ذکر خدا
کی اور بے نیاز ہو گیا غیر خدا سے خدا کی مدد سے یعنی غیریت کو دور
کیا اپنے خیال خام سے اور بے نیاز ہو گیا غیر خدا سے اور یہ نفس
عاشقون کا ہی اور مقبولیت اوسکا ثمرہ ہی کلام اللہ مین ہی یاایتھا النفس
المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی
یعنی ای نفس مطمئنہ متوجہ ہو اپنے پروردگار کی طرف خوش اور خوشنود
ہو کر داخل ہو میرے بندون مین یعنی مقربون مین اگرچہ درحقیقت سب
اوسکے بندے ہین لیکن یہ اضافت اشارہ تقرب کا ہی اور داخل ہو
میری جنت مین جو قبولیت کا باغ ہی اسلیئے کہ جنت اوسکی مملوک ہی پس
اضافت باعتبار قبولیت کے ہی واللہ اعلم بالصواب طریق کسرہا
تقلیل الاکل والنوم والکلام و صحبۃ العوام والتحرز عن جمیع المحرمات
والتحرز عن جمیع ما تشتھیہ النفس من الحلال الا عند ضرورۃ طریقہ نفس امارہ کے

توڑنے کا کھانا کم کر دینا ہی شمائل ترمذی مین ہی عن مالك بن دينار قال ماشبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز قط ولا من لحم یعنی مالک بن دینار سے مروی ہی کہا اونھون نے کہ کبھی سیر نہین ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روٹی سے اور نہ گوشت سے اور کم سونیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مین حکم ہوا ہی یا ایھا المزمل قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا یعنی ای چادر اوڑھنے والے (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور خدا کا خطاب کرنا اس صفت کے ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوجہ سے ہی کہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت آپ چادر اوڑھے لیٹے تھے اور ذکر نکرنا نام کا تعظیم کے قبیل سے ہی جیسا کہ محب لوگ تعظیم محبوب کی کرتے ہین نہ جیسا کہ تعظیم چھوٹے بڑونکی کرتے ہین) قیام کر رات کا مگر کم آدھی رات یا اوس سے کم کر یا زیادہ اور قرآن پڑہ خوب اور یہ حکم مخصوص آنحضرت کے ساتھہ ہی دوسرون پر نماز تہجد کا پڑھنا فرض نہین ہی بدلیل قول اللہ تعالی جل شانہ کے فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی نماز تہجد پڑہ اور کوشش کر درحالیکہ فرض ہونا اوسکا تیرے ساتھہ حاصل ہی لیکن

دوسرون پر سنت ہی اسلیئے کہ مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسپر بطریق عبادت کے تھی اسواسطے کہ اداے فرض عبادت ہی واللہ اعلم اور اگر احیانًا سوگیا تو تہجد کی قضا پڑھنا بعد طلوع آفتاب کے قبل زوال کے مستحب ہی سنن ابی داؤد مین امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شئ منہ فقرأہ مابین صلوة الفجر و صلوة الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سوگیا اپنی حزب سے (یعنی نفل سے جسکی اوسکو عادت تھی) بالکل سے یا تھوڑے سے (یعنی کچھہ ادا کیا اور کچھہ رہ گیا) پس پڑھا درمیان فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے لکھا جائیگا اوسکے لیئے گویا ادا کیا ہی یہ حزب رات مین (یعنی ثواب اوسکا پائیگا جیسا ثواب اوسکا شب مین پڑھنے کا ہی یہ تحریص کے قبیل سے ہی تو کم سے کم مستحب ہوگا اور یہ جو کتب فقہ مین ہی کہ سنت کی قضا اداے سنت مین شمار نہین کیجاتی ہی مراد اس سے سواے سنت فجر اور نماز تہجد ہی تاکہ حدیث کے خلاف نہو واللہ اعلم اور بھی عوام کی صحبت کم کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ باطن کے

خراب کرنے والی اور اوقات کے کھونے والی ہی مولانا جلال الدین رومی
ایک جگہ اپنی مثنوی مین فرماتے ہین ؎

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی صحبت اچھونکی تجکو اچھا کرتی ہی اور صحبت برون کی تجکو برا کرتی ہی اور
دوسری جگہ مثنوی مین ہی ؎

ہیچ کنجی بے دد و بی دام نیست	جز بخلوتگاہ حق آرام نیست

یعنی کوئی خزانہ دد اور دام سے خالی نہین سوائے خلوتگاہ حضرت حق کے
آرام نہین اور شیخ سعدی شیرازی اپنے پندنامہ مین کہتے ہین ؎

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش	نیامیختہ چون شکر شیر باش

جاہل سے مثل تیر کے بھاگتا رہ۔ نہ یہ کہ مثل شیر و شکر کے اوسکے ساتھ میل جول سے رہ
اور نفس توڑنے کے طریقون مین یہ ہی کہ باز رہے تمام حرام چیزون سے
اور تمام نفس کی حلال خواہشون سے بجز ضرورت کے یعنی بقدر
ضرورت حلال چیز کو کام مین لانا مضائقہ نہین رکھتا ہی اور زنادہ اوس سے
نفس کی تائید ہی ایسا ہی مین نے سنا ہی طریقت کی راہ چلنے والون سے

مقدمۂ اسباب کسرا لنفس العیش نفس کے توڑنے والے سببون مین سب سے

حاشیہ: فائدہ اسباب نفس کی ... حاشیہ

کاملترین اور بہترین سبب عشق ہی اسلیئے کہ کسر نفس کے جتنے اسباب
مذکور ہوئے سب اسمین موجود ہین وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب ملاحظۃ اللہ
اور وہ یعنی عشق کہتے ہین بیہوشی کو خدائے برتر کی خواہش مین ایسا کہ
خدا کی خواہش کے غالب ہونے سے ہوش بجا نہین رہتے ہین و
ھو نوعان اور اوسکی دو قسم ہین مجازی ایک اون مین سے
مجازی ہی وھو عبارۃ عن البھتۃ فی حب احد من المخلوقات من حیث
مظہریتہ للہ تعالی یعنی وہ عشق مجازی بیہوش ہونا ہی کسی مخلوق کی
جیسے ہر
محبت مین باعتبار اوسکے مظہر ہونے کے یعنی خدا کی قدرت اوس
مخلوق مین ظاہر ہونے کے اعتبار سے و حقیقی اور دوسرا حقیقی ہی
وھو عبارۃ عن البھتۃ فی تصور صفات اللہ بلا واسطۃ المظہر حقیقی کہتے ہین
صفات خدا کے تصور مین مدہوش ہونے کو اسلیے کہ ذات خدا حصر مین
نہین آتی تو تصور اوسکا بدون صفات کے پردے کے بے واسطہ
مظہر کے غیر ممکن ہی اور یہ مرتبہ عالی ہی حصول اوسکا بے عشق مجازی کے
مشکل ہی اما البھتۃ فی حب احد من حسان الصورۃ مع قطع النظر عن المظہریۃ
فسق لیکن مدہوش ہونا کسی خوبصورت کی محبت مین قطع نظر مظہریت سے

پس یہ فسق اور گناہ ہی اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی عینان تزنیان یعنی دونون آنکھین زنا کرتی ہین اور آنکھ کا زنا سوائے نظر کے دوسری چیز نہین ہی مثنوی مولوی معنوی مین ہی ؎

عشقهاے کز پی رنگی بود	عشق نبود عاقبت ننگی بود

وہ عشق جو کسی رنگ کی وجہ سے ہوتا ہی عشق نہین ہی انجام اوسکا ننگ وعار ہی وهو ایضا نوعان وہ بھی دو طرح پر ہی فاحش وهو عبارة عن البهتة فی حب احد من غیر غرض لحلال والحرام ایک فاحش ہی جو عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین کسی شخص کی بے غرض حلال وحرام کی والفحش وهو عبارة عن البهتة فی حب شخص لغرض الحرام دوسرا افحش ہی وہ عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین کسی خوبصورت کی غرض حرام سے اور یہ زنا سے قلیب ہی اما العشق بنوعیه احب واحسن قال المولوی عبدالرحمن الجامی لیکن عشق جو عبارت ہی مدہوش ہونے سے محبت مین ملاحظہ خدا کے اپنی دو قسمون کے ساتھ بہتر اور خوب ہی مولوی عبدالرحمن جامی نے فرمایا ہے ؎

متاب از عشق رو گرچہ مجازیست	کہ آن بہر حقیقت کارسازیست

منہ مت موڑ عشق سے اگرچہ مجازی ہووے اسلیے کہ وہ حقیقت کے کام بتانے والا ہی یعنی عشق مجازی بھی خوب ہی تو اوسکو بھی ترک نہ کرنا چاہیئے کہ وہ پہونچانے والا عشق حقیقی تک ہے اور حضرت مولانا روم فرماتے ہین ؎

عاشقی گرزین سرو گرزان سراست	عاقبت ما را بدان شہ رہبرست

یعنی عاشقی خواہ اس خیال سے خواہ اوس خیال سے ہو آخر کار ہمکو اوس بادشاہ حقیقی تک راہ بتانے والی ہی و لیعلم ان فی ھذا الطریق اعداء کثیرۃ لا یستطیع احد ان یدفعہا الا بتعلیم مرشد کامل و اعانتہ اور جاننا چاہیئے کہ اس راہ مین دشمن بہت ہین کہ دفع نہین کرسکتا اونکو کوئی شخص بے سکھلائے کسی کامل مرشد کے اور بے اوسکی مدد کے و ذلک موقوف علی الصحبۃ اور یہ یعنی تعلیم مرشد کی موقوف ہی صحبت پر جسدی صحبت ہو یا روحی اسلیے کہ تا وقتیکہ اوستاد کو نہین دیکھتا ہی تعلیم و تعلم ہاتھ نہین آتا ہی تو اگر صحبت جسدی ہو تو خیر ورنہ صحبت روحی بھی کافی ہی اسلیے کہ یہ تعلیم باطنی ہی روح سے تعلق رکھتی ہی فان مات شیخہ فلیراقب بتصور تمثال الشیخ یتعلم منہ و یستفیض تو اگر مر جاے پیر اوسکا چاہیے اوسکو کہ مراقبہ کرے اور تصور کرے پیر کی شکل کو کہ تعلیم پاتا ہی اوس سے

اور فیضان حاصل کرتا ہے ولا یمکن ذلک الا بکشف القبور و الارواح
اور یہ ممکن نہین ہی بدون کشف قبور اور کشف ارواح کے اسلیے کہ فیض
حاصل کرنیوالے کے لیے استعداد بہی شرط ہی وطریق ھذا الکشف ان یضرب
فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ
وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور طریقہ اس کشف کا یہ ہی کہ ضرب کرے
داہنی جانب سُبُّوحٌ اور بائین جانب قُدُّوسٌ اشارہ احاطۂ صفت پاکی کا ہی
کہ بغیر اوسکے حصول ایسے امور عظیمہ کا غیر متصور ہی اور ضرب کرے آسمانکی
جانب رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ اور قلب مین لفظ وَالرُّوح باشارہ علو شان خدا تعالے
واحاطہ صفت ربوبیت کے وہان سے لیکر اپنی ذات اور جمیع
اسافل تک اویضرب یا علیم فی السرۃ ویا مبین فوقہا وتحت اللبۃ ویا خبیر
فی اللبۃ وھکذا یھبط من اللبۃ الی السرۃ ویبدأ بیا خبیر یا ضرب کرے یَا عَلِیْمُ
ناف مین اور یَا مُبِیْنُ اوسکے اوپر سر سینہ سے نیچے اور یَا خَبِیْرُ سر سینہ پر
اور اسی طور سے نزول کرے سر سینہ سے ناف تک اور شروع کرے
یَا خَبِیْرُ سے یعنی ضرب کرے یَا خَبِیْرُ سر سینہ پر اور یَا مُبِیْنُ درمیان سینہ
اور ناف کے اور یَا عَلِیْمُ ناف پر یہ پورا ایک بار ہوا اسمین تفاول ہی

ساتھہ احاطہ کرنے صفات علمیہ کے سانس جاری ہونیکی جگہوں کو اویضرب

یَا عَلِیمُ یَاسَمِیعُ یا بَصِیرُ هکذا یا ضرب کرے یَا عَلِیمُ یَاسَمِیعُ یَا بَصِیرُ کی اوسی طرز

سے یعنی یا علیم ناف پر اور یا سمیع درمیان ناف اور سر سینہ کے اور یا البصیر

سر سینہ پر اور اسی طرح نزول کرے اور یہ بھی صفات علمیہ سے ہی تو وہی

تفاول ہوگا فهذه منافع البیعة یعنی پس جاننا چاہیئے کہ یہ امور مراتب فنا

اور بقا اور کشف وغیرہ کی بعیت کے منافع ہین بشرطیکہ بعیت پوری

بجالائے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماٰب اور خدا زیادہ آگاہ ہی ٹھیک

بات سے اور اوسکی جانب رجوع اور آرامگاہ سبکی ہی **مسئلة** اما تکرار

البیعة علی ید الشیخین فان کان فی حضور شیخه الاول فلا یجوز حیث قال الشیخ

ولی اللہ الدہلوی فاعلم ان تکرار البیعة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما تو رو کذلک عن الصوفیة اما من شخصین فان کان بظهور خلل فیمن

بایعه فلا باس کذلک بعد موته او غیبته المنقطعة واما بلا عذر فانه یشبه

التلاعب ویذهب البرکة ویصرف قلوب الشیوخ عن تعهده واللہ اعلم

لیکن بعیت کی تکرار دو پیرون کے ہاتھہ پر اگر یہ امر اول پیر کے روبرو ہو

تو جائز نہین ہی جیسا کہ شیخ ولی اللہ دہلوی کہ فقیر کے اوستاد کے اوستاد کے استاد ہین

علم حدیث مین کہتے ہین کہ جان تو کہ تکرار بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے منقول ہی چنانچہ وہ حدیثین جو احوال مین بیعت عقبہ ثانیہ کے
وارد ہوئین دلالت رکھتی ہین اسپر اور ایسے ہی صوفیہ سے یعنی مکرر بیعت کرنا
ہاتھہ پر ایک پیر کے صوفیہ سے بھی منقول ہی لیکن دو پیرون سے پس اگر
ہووے بیعت کرنا دوسرے پیر کے ہاتھہ پر بسبب اول پیر مین کوئی خلل
ظاہر ہونے کے جیسے زنا یا لواطت مین مبتلا ہونا یا سواے اسکے
وہ چیزین جو احتمال تاویل کا نہین رکھتی ہین اگر اوس شخص مین ظاہر ہون تو ایسے
حال مین دوسرے سے بیعت کرنے کا کوئی حرج نہین اور ایسے ہی بعد
اول پیر کے مرجانے کے یا غائب ہو جانے کے اسطرح پر کہ امید ملاقات
کی باقی نہ رہے لیکن بغیر کسی عذر کے بیعت کرنا دو پیرون سے تو یہ مشابہت
رکھتا ہی کھیل کرنے سے اور کھیل کرنا امر مشروع کے ساتھہ ممنوع ہی اور برکت
جاتی رہتی ہی اسکی وجہ سے اور پھر جاتے ہین دل پیرون کے اوسکی ذمہ داری

سے اور اللہ زیادہ جانتا ہی فعلم انہ لا یجوز غیبوبۃ الشیخ ایضا بلا ضرورۃ لانہ

لما ذھبت البرکۃ و تبرأ الشیخ عن التعھد لزم الغاء امر ما ثور من النبی صلی اللہ

علیہ وسلم وھو غیر جائز تو جانا گیا اس سے کہ نہین جائز تکرار بیعت کی

پیر کے غائب ہونے کے وقت بھی بے ضرورت کے اسلیے کہ جب
برکت جاتی رہی اور پیر بیزار ہوگیا اپنی ذمہ داری سے لازم آیا لغو کرنا
اوس امر کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور لغو کرنا اوسکا نا روا
ہی تو ملزوم بھی اوسکا نا روا ہوگا وایضا مشہور فیما بینهم ان المرید
بین الشیخین کالزوجة بین الزوجین یعنی ان البیعة علی ید
الشیخین کنکاح المرأة بالزوجین فمن یفعل کذا
فلا مروة له ولا فائدة اور بھی مشہور ہی اونکے درمیان
یعنی مشائخ کے گروہ مین کہ مرید دو پیرون کا مانند اوس عورت کے ہی
جو دو شوہرون کے درمیان مین ہو یعنی بیعت کرنا دو پیرون کے ہاتھ پر
جیسے نکاح کرنا ایک عورت کا دو خاوندون کے ساتھ جو ایسا کرتا ہی وہ
بے مروت ہوتا ہی اور کوئی فائدہ اوسکو نہین ملتا ہی **مسئلة** والاسترشاد
من غیر شیخه فان کان حیا فباجازته لا باس وبغیر اذنه لا یجوز لانه بایع علی
اطاعته فان خالف نکث وان بعد الموت فلا باس به لان المرید کالابن
والشیخ کالاب والولد اذا مات ابوه یتعلم من غیره فکذا هنا وعکذا سمعت من الشیخ
اور استرشاد یعنی افاضہ عشق کا طلب کرنا اور طریق سلوک سیکھنا غیر پیر سے

فیض لینا اور سلوک سیکھنا غیر سے بے اجازت پیر کے درست نہین

اگر پیر اوسکا زندہ ہے باجازت اوسکے کوئی حرج نہین رکھتا ہی اور بے اذن
اوسکے جائز نہین اسلیے کہ اوس شخص نے اس پیر کی بعیت کی ہی اوسکی
اطاعت کرنے پر تو اگر خلاف اطاعت اوسکے کریگا تو بعیت کا توڑنا لازم
آئیگا اور یہ ممنوع اور ناروا ہی اور اگر استرشاد کیا دوسرے شخص سے بعد پیر کے
مرجانے کے تو کوئی حرج نہین ہی کیونکہ مرید موافق بچے کے ہی اور پیر مثل باپ کے
ہی اور لڑکا جب اوسکا باپ مرجاتا ہی تو وہ دوسرے سے سیکھتا ہی تو ایسا ہی
اس جگہ ہی اور ایسا ہی سُنا مین نے اپنے شیخ دامت فیوضہ علینا سے

وروی عن الشیخ ولی اللہ دہلوی اذا سئل عن الاسترشاد من غیر الشیخ

فقال الاب واحد والاعمام کثیرۃ فعلم ان الشیخ کالاب والمرشد کالعم واللہ اعلم

اور روایت کیا گیا ہی شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سے کہ راوی اوسکے مرزا
حسن علی محدث ہین وہ شاہ عبد العزیز سے اور وہ شیخ موصوف سے
روایت کرتے ہین جب پوچھا گیا شیخ ولی اللہ محدث قدس سرہ سے استرشاد
کے بارے مین تو فرمایا کہ باپ ایک ہی اور چچا بہت ہین تو جانا گیا کہ پیر مانند
باپ کے ہی اور مرشد موافق چچا کے ہی اور دستور ہی کہ باوجود حیات پدر کے
تعلیم لینا چچا سے بے اجازت اپنے والد کے معیوب جانتے ہین اور

باجازت اوسکے کوئی حرج نہین ہی اور مرنے کے بعد باپ کی تعلیم چچا کے متعلق ہوجاتی ہی اور خدا زیادہ جانتا ہی **فائدہ** جاننا چاہیے کہ امور مذکورہ سے مقصود اعظم اور مطلوب اہم عشق ہی ان سب امور سے درگذر کرکے رجوع اوسکی طرف کرنا چاہیے کہ یہ وسائط ہین جیسا کہ ایک دوہرہ کسی عاشقون مین سے اس پر دلالت کرتا ہی ۵ انکھیان جو ہتین اب نین بھئین کجرا جو دیے مرگ چھونن کے ٭ جب باری ہتین اب ناری بھئین پیا سیج کے بیچ بچھونن کے ٭ مری جان تم اب چترائی سکھوات تھوڑ رہے دن گونن کے ٭ اب کھیل جو کھیل پیا سنگ کھیل گئے دن کھیل کھلونن کے یعنی آنکھین تھین کہ دیکھتی تھین اور پہچانتی نہ تھین مانند اون آنکھون کے کہ جو نہ دیکھین اور نہ پہچانین لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وہ خدای تعالی آنکھون کو پالیتا ہی اور اوسے آنکھین نہین پاتین یعنی تاوقتیکہ چشم دل نہ کھلے اور عشق نصیب نہو ہرگز خدا کو کوئی نہین پاویگا اب آنکھین شناسا ہوئین یعنی جب ہوش مین آیا اور عاشق ہوا اور غفلت دور ہوئی پایا مین نے اور پہچانا مین نے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ چند منہ عشق کے دن کہ قیامت عاشق کی عشق ہی کا وقت ہی اس دلیل سے

کہ خدانے شروع کیا اس سورۂ قیامہ کو نفس لوامہ کے قسم کے ساتھ جسکے
بعد نفس مطمئنہ حاصل ہوتا ہی اور وہ مرتبہ عشق کا ہی تروتازہ یعنی فارغ
اور بے پروا من وتوسے پروردگار کی طرف دیکھتے ہین (یعنی دل کی آنکھون سے
اور اُس جہان مین سب اوسکو جسد کی آنکھون سے دیکھین گے اسلیے کہ جسد
اوس جگہ روحانیت کے مرتبے تک پہونچ جائیگا اور اس مرتبہ کا حاصل ہونا
بسبب فقر وفنا کے سرمہ لگانے کے اپنی ہستی کی آنکھون مین ہوتا ہی کہ مثل
ہندی شان مین گھنگچی کی مشہور ہی ۵ پانت پانت کر آپ لٹاوے کالا
مُنہ کر جگت کھلاوے تب لالن کی لالی پاوے + پارہ پارہ کرکے اپنے کو
برباد کرے یعنی خود کو نیست کرے کہ جو مرتبہ فنا کا ہی منہ سیاہ کرکے خلق کو
دکھلاوے یعنی خلق سے عار نہ رکھے کہ مرتبہ موت کا ہی تو سُرخی سرخروئی کی
پاتا ہی کہ وصل ہی اوسوقت کہ جب عشق نہین تھا مانند کنواری لڑکیون کے
بے شعور تھی (اور عاشقون کو عورتون کے اسم سے تعبیر کرنا باعتبار معشوق کی
شان کے رفیع ہونے کے کہ مرد فضیلت رکھتا ہی عورت پر وگرنہ عاشق
مردی اور زنی سے فارغ ہی کیونکہ یہ سب دلیل ہستی کی ہی اور عشق عبارت ہی
مدہوشی اور نیستی سے) اب کہ مرتبۂ وصل اور عشق سے فارغ ہوئی مانند جوان

اور بلغ کے ہوگئے یعنی دیکھنے سے گذر گئے اور بل گئے مانند اوس عورت کے
کہ خاوند کے ساتھ بچھونے مین سوتی ہو اور دوئی کا پردہ اوٹھ جائے
درمیان سے اوسکے من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری ٭ مین تو ہوا اور تو مین مین تن ہوا
اور تو جان ٭ یہان تک کہ کوئی دوسرا نہ کہے کہ مین دوسرا ہون اور تو دوسرا
ہی ٭ یعنی حقیقت سبکی ایک ہی اور غیریت باعتبار تشخص کے ہی اور یہ تشخص جو
ہی وہ مظہر اوسی کا ہی اے میری جان یہ خطاب طالب صادق کو ہی جو عاشق
عشق مجازی کے ساتھ ہی اب کہ مرتبہ عشق مجازی کو پایا جان اوسکو یعنی
عشق حقیقی سیکھ یعنی مظاہر سے درگذر اب زمانہ کم رہگیا ہی ایام وصال
حقیقی کا کہ موت ہی تاکہ وصل سے فائز ہو کیونکہ جو اس جہان مین عشق نہین
رکھتا ہی وہ اوس جہان مین وصل نہین پاتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی من کان
فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ جو شخص کہ اس جہان مین اندھا
یعنی محروم ہی عشق سے وہ اوس جہان مین اندھا یعنی محروم وصل سے ہی
جو کھیل تو کھیلتا ہی اب یار کے ساتھ کھیل یعنی جو کچھ ریاضت اور اعمال
سے کرتا ہی تو اوسکی طلب مین کر اور ثواب عقاب سے کام نہ رکھ کہ گئے دن

طفیل کو دسکے یعنی وقت غفلت اور دوئی کا نہین رہا کہ وقت عاشقی کا پہونچا اور طلب ثواب اور خواہش جنت بے غرض دیدار کے عاشقون کا پیشہ نہین ہی شیخ علاء الدین اودی فرماتے ہین ؎

ما مقیمان کوی دلدار یم	رخ بدنیا و دین نمی آریم

ہم رہنے والے اپنے دلدار کے کوچے کے ہین رخ دنیا اور دین کی طرف نہین کرتے اور دوسرا عارف کہتا ہی ؎

ذوق نامش عاشق مشتاق را	از بہشت جاودانی خوشتر است
گرچہ در فردوس نعمتہا بسی ست	وصل او از ہرچہ دانی خوشتر است

ذوق اوسکے نام کا عاشق مشتاق کے لیے بہشت جاودانی سے خوش زیادہ ہی اگرچہ فردوس مین نعمتین بہت سی ہین وصل اوسکا ہر چیز سے جسکو تو جانے خوش زیادہ ہی اور یہ سب جو کچھ ریاضت وغیرہ سے ہی اوسکے حکم کی اتباع کی وجہ سے ہی اور عاشق کبھی حیطۂ اطاعت سے باہر نہین ہوتا ہی تو ترک کرنا اوامر کا اور ارتکاب کرنا نواہی کا مناقض عشق کے ہی اور طلب جنت ثواب کی غرض سے نہین بلکہ طمع دیدار سے ہی چنانچہ ایک عاشق کہتا ہی ؎

عاشقان دائم لقای دوست میدارند دوست		در غم و راحت رضای دوست میدارند دوست
وعدهٔ دیدار چون در جنت آمد لاجرم		عاشقان جنت برای دوست میدارند دوست

(عاشق ہمیشہ دوست کے ملنے کو دوست سمجھتے ہین غم اور راحت مین
خوشنودی دوست کی دوست رکھتے ہین ؛ وعدہ دیدار کا چونکہ جنت مین
ہوا ہی ؛ ناچار عاشق جنت کو دوست کے واسطے دوست رکھتے ہین)
اسکی کوئی حد نہین اور کچھہ متن سے باقی ہی سو جہ سے تمام کرنا اسکا ضروری ہے

رو تمام این حکایت باز گو — این ندارد آخر از آغاز گو

(یعنے چل پوری حکایت پھر کہہ ؛ آخر نہین رکھتا ہی پہر آغاز سے کہہ)

الحمد للہ الذی وفق الفقیر الضعیف ذمیم الاخلاق محمد عبد الرزاق ابن المولوی
جمال الدین احمد الانصاری افاض اللہ علینا من فیوضہ وبرکاتہ لتسطیر
ہذہ الرسالۃ الموسومۃ بعمدۃ الوسائل لتحصیل الفضائل والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وغفر اللہ لمحررہ
ولاباءہ ولکاتبہ وشیوخہ واساتذتہ اجمعین یارب العالمین

حمد ثابت ہو خدا کے لیے جسنے توفیق دی اس فقیر ضعیف ذمیم الاخلاق
محمد عبد الرزاق کو جو فرزند مولوی جمال الدین احمد کے ہین کہ فیض سے انصار کے

ہین پہونچاسے خدا ہم تک فیوض اونکے اور برکات اونکے توفیق دے خدای تعالی لکھنے کی اور جمع کرنے کی اس رسالے کی کہ اوسکا نام عمدة الوسائل لتحصیل الفضائل رکھا درود و سلام ہو رسول پر اور جو محمد ہین اور اونکی اولاد پر اور اونکے یارون پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکے تابعین پر راضی اور خوشنود ہو خدا اونسے اور بخشے خدا گناہ اس رسالے کے لکھنے والے اور اونکے باپ اور اونکے باپ کے باپ ابی ایوب انصاری تک کے اور اونکے پیرون اور اونکے اوستادون کے ایسہی اے پالنے والے تمام عالمون کے چونکہ اعتبار کتاب کا بے دریافت اوسکے جمع کرنے والے کے ناجائز ہے اور پیران طریقت کا ذکر بذریعۂ نقل شجرہ کے ابتداے رسالے مین مندرج ہوا اپنے نام کا لانا ابتدا مین بے ادبی ہوتا ناچار عادت سے مولفون کی عدول کرکے آخر مین لایا تمت فی لیلة الخمیس الثالثة والعشرین خلت من ذی القعدة الحرام عام الستین والمائتین بعد الالف من الہجرة النبویة علیه الصلوة والسلام وعلی اله الکرام واصحابه العظام اور تمامی اسکی حاصل ہوئی شب پنجشنبہ تیسوین شب ماہ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۶۰ ایک ہزار دو سو ساٹھ ہجری

نبوی مین صلی اللہ علیہ وسلم درود ہوا نپر اور سلام ہوا دسنکے آل کرام اور
اصحاب عظام پر آور ترجمہ فارسی لکھنے سے شب پنجشنبہ اٹھائیسوین ماہ
محرم ۱۲۶۱ھ ایک ہزار دو سو ایکسٹھ ہجری کو زیور اختتام پہنا اور اوس
زمانے مین عمر فقیر کی پچیس برس ایک ماہ اور آٹھ روز کی تھی کہ ولادت
فقیر کی ۱۲۳۶ھ ایک ہزار دو سو چھتیس ہجری مین بیسوین تاریخ ذی الحجہ کی
والدہ ماجدہ کے کلام سے سمجھی جاتی ہی اور بس ۵

مترجم فقیر قیام الدین محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ ابن مولانا
محمد عبد الوہاب دام ظلہ ابن حضرت مرشدنا مولانا محمد عبد الرزاق قدس اللہ
سرہ العزیز ابن حضرت مولانا جمال الدین احمد نواسہ بحر العلوم ابن حضرت
ملک العلما مولانا علاء الدین احمد ابن حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد
انوار الحق ابن حضرت شیخ الشیوخ مولانا احمد عبد الحق ابن شیخ المشائخ
ملا محمد سعید ابن قطب الاقطاب مولانا مولوی قطب الدین سہالوی
قدس اللہ اسرارہم اور نانہالی سلسلہ مترجم کا یہ ہی کہ مترجم نواسہ
عمدۃ العلما مولانا ظہور علی ابن ملک العلما مولانا محمد حیدر ابن حضرت
قدوۃ المحققین ملا مبین ابن حضرت ملا محب اللہ ابن حضرت مولانا احمد عبد الحق

ابن شیخ المشائخ حضرت ملا سعید بن قطب الاقطاب مولانا قطب الدین
شہید سہالوی قدس اللہ سرہ العزیز کہتا ہی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا
کہ جو چیزین ہمارے خاندان مراقبہ انواریہ والیہ کے ہر اس سلسلے
والے کو کرنا چاہیے وہ زبان اُردو مین قلمبند کردو کہ خدا جسکو توفیق
دے وہ بجالاوے مین تمکو اور اپنے جملہ پیر بھائیون کو اوسکے کرنے کی
اجازت دیتا ہون میرے خیال مین آیا کہ حضرت جدی و مرشدی قدس سرہ
نے شرح عمدۃ الوسائل کو معمولی روزمرہ کے اوراد کے بارے مین
تالیف کیا ہی اوسی کا ترجمہ ہو جاوے تو خوب ہی بس مین نے ترجمہ
اسکا بزبان اُردو مع بعض زیادات مفیدہ کیا اور اختتام اسکا
بتاریخ چودھوین ماہ رمضان المبارک روز سہ شنبہ سنہ ۱۳۱۲ھ
نصف النہار کے وقت ہوا واللہ اعلم بالصواب

رسالۂ جامع الاوراد

مرتبہ حضرت مولانا شاہ محمد عبدالرزاق قدس اللہ سرہٗ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ
وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَ
الْعَاهَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ
وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا الْخَطِيْئَاتِ
وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا
عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ
مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَعِنْدَ الْمَمَاتِ وَبَعْدَ
الْوَفَاتِ يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ۔ سَبْعًا
سات بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّىَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا
تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِى التُّرَابِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ
اَجْمَعِيْنَ۔ سبعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ
فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاۤءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ
خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ
وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ
وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ
الْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ
الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ
نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ
دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ

أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ اَللّٰهُمَّ
إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ
وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ
وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ
وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ
أَوْ أُظْلَمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنَ التَّرَدِّيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِي الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ
الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَدْوَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ
الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ
اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَتَنَ عَنْ دِيْنِنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ
وَّدَوَاءٍ وَّبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَّشِفَاءٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَخَطَايَ وَعَمَدِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ

وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ
فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ
الْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَاَيَ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ
ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ مِنْ يَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْيَا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى
طَاعَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ
وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ
وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا

معادی واجعل الحیوۃ زیادۃ لی فی کل خیر واجعل الموت
راحۃ لی من کل شر اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی
واھدنی رب اعنی ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی
وامکرلی ولا تمکر علی واھدنی ویسر الھدی لی وانصرنی
علی من بغی علی رب اجعلنی لک ذکارا لک
شکارا لک رھابا لک مطواعا لک مخبتا الیک
اواھا منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب
دعوتی وثبت حجتی وسدد لسانی واھد قلبی واسلل
سخیمۃ صدری اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد
وبارک وسلم اللھم اغفر لنا وارحمنا وارض عنا وتقبل
منا وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار واصلح لنا شاننا
کلہ اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا
واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور و
جنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی
اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ
مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ
فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ
نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا
وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِيْمًا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ
بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ
جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا
وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى
مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا
وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا
وَارْضَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى
وَصَامَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ
وَقَامَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ رُشْدَ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ
وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ
غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ
عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ
مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ كَمَا رَزَقْتَنِيْ
مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ
عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ
بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ
عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاَرِنِيْ فِيْهِ ثَاْرِيْ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا
لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا
عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ
وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ
وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ
فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَ
الْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ
وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ
وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ

كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا
اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ
رُشْدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ كُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ
قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ
بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ
بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ
عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ عِيْشَةً
نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِعَدَدِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ
بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَايَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا
شَيْءَ بَعْدَكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ نَاصِيَتُهَا
بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ
كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ
الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاۤءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ
وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَ خَيْرَ الْحَيٰوةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَ
ثَبِّتْنِىْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِىْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِىْ وَارْفَعْ دَرَجَتِىْ
وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِىْ وَاغْفِرْ خَطِيْۤئَتِىْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ
وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ
وَ بَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَ مِلْاَ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِىْ وَخَيْرَ مَاۤ اَفْعَلُ وَ خَيْرَ
مَاۤ اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ
الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ
ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِىْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِىْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِىْ وَتَغْفِرَ

ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ
وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ
وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْاَلُكَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَ وَعَمَدِیْ یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ
الْعُیُوْنُ وَلَا یَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَیِّرُهُ الْحَوَادِثُ
وَلَا یَخْشَی الدَّوَائِرَ یَعْلَمُ مَثَاقِیْلَ الْجِبَالِ وَمَكَایِیْلَ
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ
الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْهِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ
عَلَیْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِیْ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ
اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَّا فِیْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِیْ وَعْرِهٖ
اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَهٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَهٗ
وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ فِیْهِ یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ

تُبَشِّرُنِي بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقْتَ الدُّنْيَا وَ اَهْلَهَا وَ
مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَآءِ وَ
بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ
مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا
غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ
عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَ
فِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ
فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ
كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا

وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيرًا وَفِي اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خَلَقْتَ الدُّنْيَا

وَمَا فِيهَا بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ

الطَّيِّبَاتِ وَفِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِي

اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ

قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ

وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَ

اَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ

اَمْرِي وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ

لِذَنْبِي وَاَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِي وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّي اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي

اِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا

رَزَقْتَنِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ
يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ
بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ
التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ
يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَيَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى
يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِءَ النِّعَمِ
قَبْلَ اِسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلٰنَا
وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِيَ
خَلْقِي بِالنَّارِ تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ
عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَّ يَدَكَ
فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ
الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ
الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاُهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى
رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَشْفِي السَّقِيْمَ

وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِالَائِكَ اَحَدٌ
وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُّ وَمَا اَسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
خَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ
مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ
خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ ثَلٰثًا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِيْ
السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ
قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ
لَقِّنِّيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِىْ فَارْحَمْنِىْ بِرَحْمَةٍ
تُغْنِيْنِىْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ
تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تُعْطِيْهِمَا
مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ ارْحَمْنِىْ رَحْمَةً
تُغْنِيْنِىْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُبَدِّلَ نَفْسِىَ الْاَمَّارَةَ لَوَّامَةً
وَمُطْمَئِنَّةً تَطْمَئِنُّ بِذِكْرِكَ وَتَنْفِرُ عَنْ غَيْرِكَ ثَلٰثًا اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِهٖ بِعَدَدِ
مَا فِىْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ
حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ
صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَعُوْذُ

بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِنَ الْخِنْزِبِ ثَلٰثًا (تین بار ۳)
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ شَہِیْدًا فِیْ سَبِیْلِكَ وَاقْبُرْنِیْ فِیْ بَلَدِ
نَبِیِّكَ وَفِیْ جِوَارِ نَبِیِّكَ وَارْزُقْنِیْ زِیَارَۃَ حَبِیْبِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا (تین بار ۳) اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ
الْاِسْلَامَ بِیْ وَشَرِّفْنِیْ بِاِعَانَۃِ الْاِسْلَامِ وَاحْفَظْنِیْ عَنْ
شَوَائِبِ ھَتْكِ الدِّیْنِ ثَلٰثًا (تین بار ۳) اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّكَ
الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ
وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا
عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ثَلٰثًا (تین بار ۳) اَللّٰھُمَّ
اَسْكِرْنَا بِشَرَابِ مَحَبَّتِكَ وَمَحَبَّۃِ نَبِیِّكَ
وَمَنْ یُّحِبُّكَ وَاقْتُلْنَا بِسَیْفِ اشْتِیَاقِكَ وَ
اغْسِلْنَا بِمَاءِ حُسْنِكَ وَاقْبُرْنَا فِیْ قُبُوْرِ
الْعَاشِقِیْنَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاكِیْنِ

وَاَدْخِلْنَا فِيْ عِبَادِكَ الْعَارِفِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِعِبَادِكَ
الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثَلٰثًا
تین بار ۱۲
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ
الَّذِيْٓ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ سَبْعًا وَسُوْرَةُ الْفَلَقِ سَبْعًا
قل ہو اللہ سات بار ۱۲ قل اعوذ برب الفلق سات بار ۱۲
وَسُوْرَةُ النَّاسِ سَبْعًا وَسُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ سَبْعًا
قل اعوذ برب الناس سات بار ۱۲ الحمد سات بار ۱۲
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَبِاِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِكَ
وَبِمُوْسٰى نَجِيِّكَ وَعِيْسٰى رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ
وَبِتَوْرٰىةِ مُوْسٰى وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ
وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ وَكُلِّ وَحْيٍ اَوْحَيْتَهٗ وَقَضَاءٍ
قَضَيْتَهٗ وَاَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ اَنْزَلْتَهٗ
فِيْ كِتَابِكَ وَاسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ غَيْبِكَ وَاَسْاَلُكَ
بِاسْمِكَ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ

وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
اَنْ تَرْزُقَنِيَ الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ وَاَنْ تَخْلِطَهٗ بِلَحْمِيْ
وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ
بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ
اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ
ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا
جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً لِّيْ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ
تین بار ۱۲ ثلثا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ثلثا ستابار ۱۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

النّبیّ و ازواجہٖ امّہات المؤمنین و ذرّیّتہٖ
واہل بیتہٖ کما صلّیت علیٰ اٰل ابراہیم
انّک حمید مجید اللّٰہمّ انزلہ المقعد المقرّب
عندک یوم القیمۃ سبعا۔

تمّت

بفضلہ العمیم فالحمد للّٰہ والصّلوٰۃ علیٰ نبیّہٖ
(محمّد وّ اٰلہٖ اجمعین و السّلام)

مخفی نرہے کہ کتاب ہذا ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۰ ہجری حسب فرمایش
عالیجناب سبحان علیخانصاحب نائب ریاست اودترولہ باہتمام
محمد عبدالخالق منیجر مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ
مطبع ہذا مین چھپکر شایع ہوئی فقط